ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ کو یہ زیبا ہے
محمد ﷺ کے گلستاں کی بہار بے خزاں کہیے

سلسلہ وار
خیرپور سندھ

نظام خلافت راشدہ

جنوری 2013ء بمطابق صفر المظفر 1434ھ شمارہ نمبر 1 جلد 4

پاکستان کی بقا کیلئے
خلافتِ راشدہ کا نظام ناگزیر ہے

مولانا محمد احمد لدھیانوی کی میڈیا سے بات چیت

مولانا اورنگزیب فاروقی پر قاتلانہ حملہ
ڈرائیور، 4 پولیس اہلکار 2 گن مین شہید

آئی جی گلگت
یرغمال بن گئے

جرنیل سپاہ صحابہ ممبر قومی اسمبلی
حضرت مولانا شہید رح
ایثار القاسمی
شہادت 10 جنوری

حضرت خطیب پاکستان
مولانا رح
محمد ضیاء القاسمی
تاریخ ساز جدوجہد

ایران پاکستان
کا دوست ہے؟
تاریخی حقائق پر مشتمل سوال

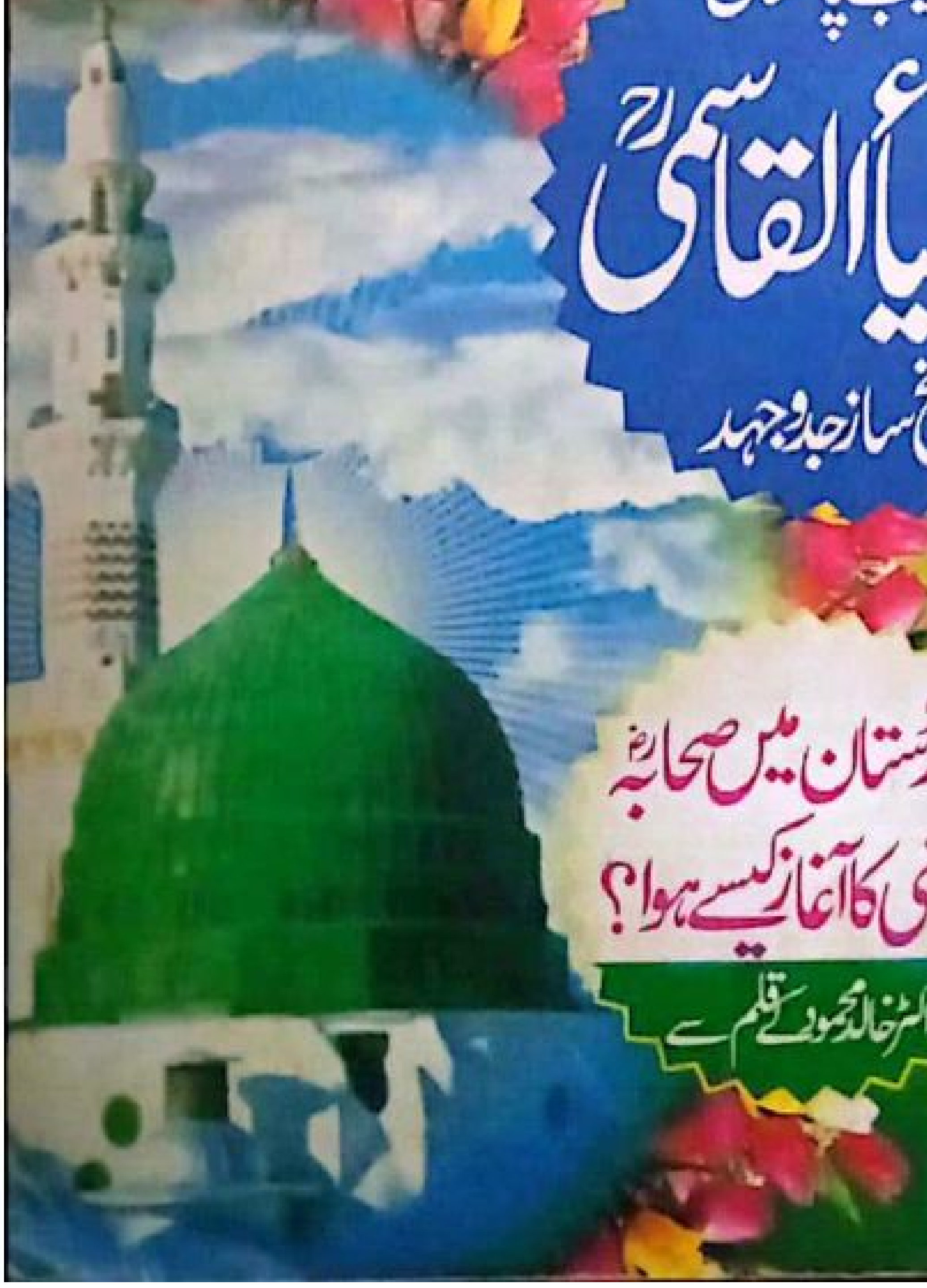

ہمارى بے بسی
کا ذمہ دار کون؟
ایمان افروز تحریر

شیعہ دہشت گرد ڈاکٹر علی
قاتلوں کا سرغنہ ہے
سنسنی خیز انکشافات

ہندوستان میں صحابہؓ
دشمنی کا آغاز کیسے ہوا؟
ڈاکٹر خالد محمود کے قلم سے

نعت شریف

میں ہوں شاعر مجھے شاگردِ خدا کہتے ہیں
میں نے قرآن سے سیکھی ثنا خواجہؐ کی

عاصی ہوں مگر میرے خدا مجھ کو عطا ہو
توفیق ثنا خوانی سرکارِ دو عالم

لہجہ ہے ترا شہد کی چھلکی ہوئی چھاگل
تو زیست کے تپتے ہوئے صحراؤں پہ بادل

تو قاسم دانائی و حکمت و بصیرت
تو مظہر رعنائی و زیبائی و سیرت

اسوہ ہے ترا بخشش و رافت کا وسیلہ
نازاں ہے تری ذات پہ آدم کا قبیلہ

کیا ہے خلق زمانے کو مصطفےٰ کے لئے
وہ مصطفےٰ جو ہدایت ہیں دوسرا کے لئے

اٹھو بوقتِ تہجد خدا پکارتا ہے
کہ مانگو ہم سے ہیں آمادہ ہم عطا کے لئے

ابھر کے مطلعِ عالم پہ آفتاب حرا
ضمیر تیرہ شبی کو اجالنے آیا

نجات جورِ خزاں سے ملی گلستاں کو
وہ چہرۂ گل و لالہ نکھارنے آیا

یہ ندا آفاق سے آئی لبِ اظہار پہ
بارشِ انوارِ یزداں ہے تری گفتار پہ

میں نے جب سوچا کہ نعتِ سرورِ عالم کہوں
چاند کتنے ہو گئے نازل مرے افکار پہ

وہ رشکِ ماہ جسے کہکشاں سلام کہے
مکاں سلام کہے، لامکاں سلام کہے

شعور و فہم سے بالا ہے مرتبہ اس کا
کہ جس کو خالقِ کون و مکاں سلام کہے

ہزاروں چاند نازل ہو گئے میرے دل و جاں پہ
تصور میں جو محبوبِ خدائے ذوالجلال آیا

نادر موقع
حفظِ قرآن کا ثواب حاصل کرنے کا

گلشن فاروق شہید جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے درجنوں بچے آپ کے تعاون کے منتظر ہیں۔

آئیے اپنے بچے کو قرآن پاک حفظ کروائیں

اگر یہ ممکن نہیں تو کسی دوسرے بچے کے حفظ کی مکمل کفالت کر کے آپ یہ سعادت حاصل کر سکتے ہیں اگر آپ اولادِ نرینہ سے محروم ہیں تو پریشان نہ ہوں کسی مسافر بچے کے حفظ کا مکمل ذمہ لیں اور جنت کے حق دار بن جائیں

ایک طالب علم کے قیام، طعام، تعلیم، علاج کا مکمل خرچ **4000** ماہانہ ہے درمیانہ ذہن رکھنے والا طالب علم تین سال میں حفظ مکمل کر لیتا ہے

گویا کہ ایک طالب علم کے مکمل حفظ قرآن پاک پر ایک لاکھ چوالیس ہزار روپے خرچ آتے ہیں آئیے ایک بچے کے کفیل بنیں، اپنی کفالت میں لے کر اس کے کوائف حاصل کریں۔ ماہانہ سالانہ یا مکمل اخراجات اپنے ذمہ لیں، جونہی آپ کی کفالت میں حافظ تیار ہوگا آنحضورؐ کے ارشاد پاک کے مطابق آپ جنت کے حق دار بن جائیں گے کفالت میں لئے ہوئے بچے کے مکمل کوائف سہ ماہی رپورٹ سالانہ خواندگی دینی اور دنیاوی تعلیم کا ریکارڈ تعلیمی کارکردگی اور مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں

منجانب: شعبہ تعلیم جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری
فیصل آباد
041-3420896
03007793296

ناموس صحابہ واہل بیت کے تحفظ کا علمبردار

سلسلہ وار نظامِ

خلافتِ راشدہ

خیرپور سندھ

بانی
علامہ علی شیر حیدری شہید

سرپرست اعلیٰ
قائد اہلسنت مولانا
محمد احمد لدھیانوی
صدر اہلسنت والجماعت پاکستان

نگران
مولانا
اورنگزیب فاروقی
مرکزی چیئرمین اہلسنت میڈیا بورڈ پاکستان

جنوری 2013ء — شمارہ نمبر 1 — جلد 4

امیر عزیمت حضرت العلامہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید
امیر عزیمت اسلام حضرت العلامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید
ناموس صحابہ حضرت العلامہ مولانا محمد اعظم طارق شہید

چیف ایڈیٹر
انجینئر طاہر محمود

مجلس مشاورت
☆ سید غازی بریل شاہ (سندھ)
☆ حاجی غلام مصطفیٰ جاڑون (خیبر پختونخواہ)
☆ مولانا شمس الرحمن معاویہ (پنجاب)
☆ مولانا ثناء اللہ فاروقی (بلوچستان)
☆ مولانا تصدق حسین (آزاد کشمیر)
☆ مولانا عبد اللہ حیدری (گلگت)

مجلس ادارت
☆ سید سکندر شاہ
☆ سید علی معاویہ شاہ
☆ غلام رسول
☆ محمد ظہیر
☆ محمد طارق
☆ محمد معاویہ

فہرست

ضرب حیدری	6
تفسیر آیات حفاظت قرآن	7
رہبر و راہنما	11
خلافت راشدہ کا نظام ناگزیر ہے	15
حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ	17
حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ	23
ایران پاکستان کا دوست ہے......؟	25
ہماری بے بسی کا ذمہ دار کون......؟	27
نگر نگر مشن ہمارا	30
ہندوستان میں صحابہ دشمنی کا سد باب	31
غور و فکر کی دعوت	35
بزم قارئین	39
شیعہ کا مکر و فریب	41
شیعہ ٹارگٹ کلر ڈاکٹر علی دہشت گردی میں ملوث ہے	43
ہم کامیاب کیسے ہوں گے......؟	45
میری کہانی میری زبانی	47
آپ کی مشکلات کا روحانی وطبی حال	50

فی شمارہ 35 روپے، سالانہ 500 روپے، رابطہ کیلئے:

0300-7916396
صبح 8 سے شام 5 بجے
0306-7610468، 041-3420396
Khelafaterashida@yahoo.com ------- tahirsmi@gmail.com

پبلشر نظام خلافت راشدہ فاؤنڈیشن اعظم کالونی لقمان خیرپور سندھ

فرمان الٰہی سبحانہ و تعالیٰ

اور (ان لوگوں کے لیے بھی) جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کر کے) گھر (یعنی مدینے) میں مقیم ہوئے۔ اور ایمان میں (مستقل رہے اور) جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں۔ ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش اور خلش نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں۔ خواہ خود ان کو احتیاج ہی ہو۔ اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا۔ تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

سورۃ الحشر آیت 9

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا............بحوالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

لوگو! میرے صحابہؓ کی عزت کرنا کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں۔ اور جس کو جنت کا وسط پسند ہو تو وہ صحابہؓ کی جماعت ہی سے منسلک ہو جائے۔ اس لیے کہ الگ رہنے والے کے ہمراہ شیطان سے ہوگا۔

مشکوٰۃ: صفحہ 455

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم

آپ نے دیکھا جن لوگوں نے صحابہ کرام کو بیوقوف کہا خدا نے خود انہی کو بیوقوف اور احمق قرار دیا اس قرآنی اصول کا تقاضا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو ان کے مخالفین جن الفاظ سے یاد کریں گے۔ ہم ان کو انہی الفاظ میں پکاریں گے۔ یہ خدائی سنت اور منشائے قرآن ہے صحابہ کرامؓ کو قدیم روافض نے صرف بیوقوف کہا لیکن جدید روافض شیعہ اور خمینی کے پیروکاروں نے اس مقدس ہستیوں کو کافر، منافق، مرتد، جہنمی شیطان العیاد دنیا کی غلیظ سے غلیظ ترین گالیاں دی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم شیعہ کو انہی الفاظ سے یاد کرتے ہیں ہمارا یہ انداز ذاتی یا اختراع شدہ نہیں بلکہ قرآنی اور خدائی ہے۔ صحابہ کرامؓ کو برا کہنے سے خدا کا سارا دین باطل ہو جاتا ہے آنے والے ان حالات سے خدا سے زیادہ کون واقف تھا۔ اس ہستی نے 1400 سال قبل ہی منافقین مدینہ اور روافض قدیم کے اعتراضات کو صرف اسی جامع پیرائے میں آخری نکتے تک پہنچا دیا ہے کہ اگر قرآن پاک میں صرف ایک آیت صحابہ کرام کی صفائی میں نازل ہوئی اور اس کے علاوہ کوئی حکم ان کے تقدس پر شاہد نہ بھی ہوتا تب بھی ان کی عظمت و تقدس میں اس خدائی حکم کے بعد کسی مزید تاکید کی ضرورت نہ تھی۔

فکر جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

میرا مشن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم بلند کرنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کردہ معاشرے کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔ میرا مشن وہی ہے جس کا اعلان خلافت فاروقی میں ایرانی لشکر کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نمائندے نے رستم کے سامنے کیا تھا کہ ہمارا مقصد دنیا سے ظلم و جور کو ختم کرنا اور انسان کو مخلوق کی غلامی سے نکال کر خالق کی بندگی کی طرف لانا ہے سن لو! ہم موجودہ معاشرے کو اور فحاشی و عریانی پر مبنی ماحول کو اس کی جڑوں سے اُکھیڑ کر اسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جنتی معاشرے کے نقش قدم میں چلانا چاہتے ہیں۔ انہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم کی طرف دعوت دینا میرا مشن ہے۔ ان کی اسوۂ حسنہ کی طرف لوگوں کو بلانا میری تحریک ہے اور ان کے معاشرے کو دوبارہ زندہ کرنا میری زندگی کا مقصد وحید ہے۔ میں اسی خاطر چلنا چاہتا ہوں اور اس کی خاطر مرنا چاہتا ہوں اگر اس کی راہ میں میری جان چلی جائے تو میں خود کو کامیاب ترین انسان تصور کروں گا۔

علامہ فاروقی شہید نے فرمایا

اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انتہائی مقام حاصل ہے۔ خود اسلام کی عظمت اور اس کی تعلیمات کا فروغ بھی اسی گروہ کے تقدس سے وابستہ ہے، قرآن، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم، خاندان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم، شیعہ سے مزعومہ بارہ امام حتی کہ عیسائی، یہودی، اور ہندوؤں تک ہر دور میں مؤرخین اور سکالروں نے انتہائی کھلے دل سے صحابہ کرامؓ کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ ہر صدی اور ہر عہد کی بڑی بڑی شخصیات نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اور اہلبیت رضی اللہ عنہم عظام کی عظمت و صداقت، دیانت و عدالت کو نہ صرف یہ کہ تسلیم کیا ہے بلکہ ان کی عدالت کے اقرار کو اسلام کا حاصل اور بنیادی نقطہ قرار دیا ہے۔

فرمودات اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ

''میرا اللہ گواہ ہے کہ اپنی ذات کے لیے کوئی مفاد حاصل نہیں کیا''۔ ''اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سپاہ صحابہؓ کو بیرونی امداد ملتی ہے تو سزائے موت کے لیے تیار ہوں''۔ ''آج میں جیل میں بلند حوصلوں' جواں جذبوں اور پختہ ارادوں کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں لیکن اس وقت بھی اپنے مشن و موقف پر چٹان کی طرح قائم ہوں''۔ ''گولیوں کی بارش' بموں کے دھماکے' جھوٹے مقدمات' ریاستی جبر و تشدد اور قید و بند کی صعوبتیں ہمیں اسلام' ختم نبوت اور ازواج مطہراتؓ و صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کی سازشوں کا پردہ چاک کرنے اور منافقوں کے چہروں سے نقاب اتارنے سے نہیں روک سکتی''۔ ''ہم تختہ دار پر چڑھ سکتے ہیں' تیغ ظلم سے کٹ سکتے ہیں' بم دھماکوں سے اڑ سکتے ہیں وقت کے فرعون سے ہاتھوں خاک و خون میں تڑپ سکتے ہیں لیکن توحید کے منکر' ختم نبوت کے باغی عصمت قرآن کے منکر اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن و گستاخ کو کافر کہنے سے باز نہیں رہ سکتے''۔

قائدِ کراچی مولانا اورنگزیب فاروقی پر قاتلانہ حملہ

یوم قائدِ اعظم کے موقع پر کراچی میں اہلسنت والجماعت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات' چیئرمین میڈیا بورڈ اور سلسلہ وار میگزین نظام خلافت راشدہ کے نگران حضرت مولانا اورنگزیب فاروقی پر شیعہ دہشت گردوں نے اس وقت شدید حملہ کیا جب وہ اپنی رہائش گاہ سے مسجد صدیق اکبر جا رہے تھے۔ جس سے ان کے ڈرائیور 40 سالہ عبدالوکیل ذاتی گن مین' 25 سالہ عبدالرحمٰن اور سکیورٹی پر مامور پولیس موبائل کے سوار 35 سالہ سپاہی وحید خان' 30 سالہ سپاہی ارشد خان، 30 سالہ سپاہی عمران، 40 سالہ پولیس موبائل کے ڈرائیور سپاہی سلیم شہید ہو گئے۔ جب کہ مولانا اورنگزیب فاروقی ٹانگ میں گولی لگنے سے اور 40 سالہ اے ایس آئی گردن پر گولی لگنے سے شدید زخمی ہو گئے۔ دریں اثناء شدید فائرنگ کی وجہ سے مولانا اورنگزیب فاروقی کی گاڑی درخت سے ٹکرائی جب کہ پولیس کی موبائل وہاں مارکیٹ کے پلر سے ٹکرائی۔ مولانا اورنگزیب فاروقی کی گاڑی پر 20 سے زائد گولیاں لگیں جب کہ پولیس موبائل پر 35 سے زائد گولیاں ماری گئیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق پولیس نے جائے وقوعہ سے کلاشنکوف اور ٹرپل ٹو کے 100 سے زائد خالی خول اپنی تحویل میں لیے جب کہ جائے وقوعہ سے 2 کرکٹ بیگ بھی برآمد ہوئے۔ دہشت گردوں نے منصوبہ بندی اور بھرپور تیاری کے بعد مولانا اورنگزیب فاروقی کے قافلے پر حملہ کیا۔ ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مولانا اورنگزیب فاروقی پر قریبی عمارتوں سے بھی فائرنگ کی گئی تھی۔ جب کہ دہشت گردوں کی ایک کار اس قافلے کا تعاقب کرتے ہوئے آ رہی تھی۔ ذرائع کے مطابق جائے وقوعہ پر کھڑی ہوئی ایک بس سے بھی مولانا اورنگزیب فاروقی پر فائرنگ کی گئی تھی۔ حملہ آور دہشت گردوں کی تعداد 16 سے زائد بتائی جاتی ہے۔ مولانا اورنگزیب فاروقی کے گن مینوں کی طرف سے حملہ آوروں پر جوابی فائرنگ بھی کی گئی۔ اس کے باوجود تمام حملہ آور موقع سے فرار ہو گئے۔ مولانا اورنگزیب فاروقی پر حملے کے دوران شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں اور اہل سنت والجماعت کے جیالے شہیدوں کی نماز جنازہ قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی دامت برکاتہ' نے پڑھائی جس میں اعلیٰ پولیس حکام اور اعلیٰ حکومتی عہدیدار بھی شریک ہوئے انہوں نے دعا کی کہ شہداء کو اللہ پاک اعلیٰ درجات عطا فرمائیں۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازیں۔

مقامی پولیس نے مولانا اورنگزیب فاروقی پر قاتلانہ حملے کے ملزمان میں سے افتخار، ذوالفقار، الطاف، عزادار، اور ذیشان حیدر کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے جن سے پوچھ گچھ جاری ہے۔

مولانا اورنگزیب فاروقی پر قاتلانہ حملے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے قبل بھی دو سے زائد مرتبہ قیوم آباد، چورنگی، اور لانڈھی کے نزدیک مولانا اورنگزیب فاروقی پر قاتلانہ حملہ ہوا اور اللہ کے فضل وکرم سے مولانا اورنگزیب فاروقی محفوظ رہے۔ مولانا اورنگزیب فاروقی پر حملہ سے پہلے سپاہ صحابہ کراچی کے مرکزی قائدین محمود صدیقی شہید، مولانا ہارون القاسمی شہید، حافظ احمد بخش شہید، مولانا عبدالغفور ندیم شہید، انجینئر الیاس زبیر شہید سمیت سینکڑوں علماء اور کارکن دہشت گردوں کی گولیوں کا نشانہ بن چکے ہیں قاتلوں میں کئی دہشت گرد موقع پر ہی پکڑے بھی گئے تھے لیکن ہماری بدقسمتی ہے کہ آج تک سپاہ صحابہ یا اہلسنت والجماعت کراچی کے کسی قائد یا کارکن کے قاتل کو سزا نہیں ہو سکی ہے۔ مولانا اورنگزیب فاروقی اس حملہ میں بھی محفوظ رہے اس عظیم نعمت پر اللہ پاک کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ مولانا اورنگزیب فاروقی مدظلہٗ کی عیادت کے لیے متحدہ دینی محاذ کے قائدین مولانا سمیع الحق، جے یو آئی ایف کے راہنما حافظ حسین احمد، مولانا طاہر محمود اشرفی سمیت پاکستان بھر کے جید علماء کرام، صحافی حضرات اور سیاسی جماعتوں کے راہنما تشریف لا چکے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے صوبائی اور مرکزی حکمرانوں کو ہوش کے ناخن لیتے ہوئے مولانا اورنگزیب فاروقی مدظلہٗ پر حملہ کرنے والے تمام دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دلوانے میں کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیے۔

استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالستار تونسویؒ کی رحلت

مناظر اہلسنت والجماعت استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالستار تونسویؒ گزشتہ دنوں قضاء الٰہی سے انتقال کر گئے "اناللہ وانا الیہ راجعون" مولانا عبدالستار تونسویؒ، پاکستان ہی نہیں عالم اسلام کے جید راہنما، مناظر اور عظیم مفکر کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ ان کا شمار سپاہ صحابہ کے بانی علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے مشفق ترین اساتذہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے برصغیر پاک وہند میں سب سے پہلے مدح صحابہ کی تحریک کو مناظرانہ انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا جس نے لاکھوں لوگوں کو صحابہ دشمنی کے زہر سے محفوظ رکھنے کا عظیم کارنامہ انجام دیا۔ آنحضور ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ ایک عالم کی موت ایک جہان کی موت ہوتی ہے بلاشبہ مولانا عبدالستار تونسویؒ اس حدیث پاک کے صحیح مصداق تھے۔ خداوندِ کریم سے دعا ہے اللہ پاک مولانا عبدالستار تونسویؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ (آمین)

CamScanner

ضربِ حیدری

علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ

عشق و محبت میں مجبوری ہوتی ہے اور جو مجبور ہو وہ اللہ نہیں
ہوتا اللہ وہ ہے جو "صمد" ہو ماننے پر آئے تو ایک دعا مان لے' ماننے پہ آئے تو انگلی کا اشارہ
مان لے نہ ماننے پہ آئے رو رو کر دعائیں مانگے بھی نہ مانے۔ عزیزو! عاشق وہ ہوتا ہے جو تکلیفیں برداشت
کرتا ہے مزاج بگڑ گیا ہے نا آج! پتہ ہی نہیں کہ عاشق وہ ہوتا ہے جو تکلیف برداشت کرتا ہے' آج یہ پتہ ہی نہیں۔ ہم
چونکہ ان کے وارث ہیں اس لیے پتہ ہے کہ عاشق جو ہوتے ہیں وہ تکلیفیں برداشت کرتے ہیں آپ نے یہ سمجھا عاشق جو ہوتا ہے۔ وہ
مٹھائیاں کھاتا ہے۔ عاشق جو ہوتا ہے ..... وہ حلوے کھاتا ہے۔ آپ نے سمجھا عاشق جو ہوتا ہے' اس کے مزے ہوتے ہیں نہیں! عاشق جو ہوتا
ہے ...... وہ جیل جاتا ہے۔ عاشق جو ہوتا ہے ..... اس پر پتھر برستے ہیں۔ عاشق جو ہوتا ہے ...... وہ گالیاں برداشت کرتا ہے۔ عاشق جو ہوتا ہے ..... وہ
ماریں کھاتا ہے۔ عاشق جو ہوتا ہے ..... اسے اپنا وطن چھوڑنا پڑتا ہے۔ عاشق جو ہوتا ہے ..... اسے خون بہانا پڑتا ہے۔ عاشق جو ہوتا ہے ..... اسے سر کٹانا پڑتا ہے۔

عزیزو! عرض کر رہا تھا کہ رب نے فرمایا مجھے راضی کرنا ہے تو حبیب کو راضی کرلو یہ جو طریقہ بتلائیں گے میرا ہوگا ...... یہ جو راہ بتلائیں گے میری ہوگی ...... اور حضورؐ نے بتلایا ہمیں وہ اپنانی ہے اپنی طرف سے اس میں کچھ بڑھانا گھٹانا نہیں ہے۔

حضور ﷺ نے نماز جمعہ کی فرض رکعتیں بتلائیں دو' اور تین اور جس نے ملا کے پڑھیں' ہوئی؟ ہو گئی؟ ...... صرف وہ تین نہ ہوئیں یا پہلی دو بھی گئیں؟ ...... پہلی دو بھی گئیں۔

حضور ﷺ نے کلمہ سکھایا اس کے حصے کتنے ...... دو ...... ایک آدمی آیا اس نے تین حصے اپنی طرف سے اور بھی ملائے ...... ہو گیا کلمہ؟ نہیں ...... صحیح ہو گیا ...... نہیں! یہ بعد والے تین حصے گئے یا پہلے دو بھی گئے؟ پہلے دو بھی گئے ......!

سمجھ آئی بات؟ ...... یہ ویسے ہی کافر ہے جیسے کلمہ پڑھا ہی نہیں تھا؟ نہیں نہیں ...... بلکہ تھوڑا فرق ہے۔ فرق کیا ہے؟ ...... ایک وہ تھا جو نماز میں نہیں آیا مثلاً صبح کو سو رہا ہے ...... صبح کی نماز دو رکعت فرض ہے ...... یہ سوتا رہا نہیں اٹھا نماز نہیں پڑھی، گنہگار ہے۔ جاگ بھی گیا نہ اٹھا، نماز نہ پڑھی گنہگار ہے۔ جاگ کر بھی سوتا رہا نماز نہ پڑھی گنہگار ہے گندا ہے۔

اور ایک آیا سردیوں میں اٹھا وضو کر کے صبح کی نماز پانچ رکعت فرض پڑھیں یہ بھی گندا ہے۔ ایک نے نہ پڑھی اور ایک نے بگاڑ کر پڑھی گندے دونوں ہیں لیکن زیادہ گندہ کون؟ نہ پڑھنے والا یا بگاڑ کر پڑھنے والا؟ بگاڑ کر پڑھنے والا ......!

علماء سے پوچھئے فرمائیں گے کہ جس نے نہ پڑھی گنہگار ہے اور جس نے بگاڑ کر عمداً پڑھی ...... کافر ہے تو یہ زیادہ گندا ہوا نا؟ وہ بدتر یہ بدترین ......! وہ بد ہو تو یہ بدتر ہے ......! وہ بدتر ہو تو یہ بدترین ......! یہ اس سے زیادہ گندا ہے۔ نہ پڑھنے والے سے بگاڑ کر پڑھنے والا زیادہ گندا ہے ......!

اب آیئے! حضور ﷺ نے کلمہ سکھایا ...... کتنے حصے؟ ...... دو حصے! ایک وہ ہے، جس نے وہ دو حصے بھی نہ پڑھے ...... وہ بھی گندا ہے، اور اس گندے کا درجہ کیا ہے؟ کافر ہے! حضورؐ کا سکھایا ہوا کلمہ ہندو نے نہیں پڑھا ...... تو وہ کافر ہے ...... اور ایک وہ آیا، جس نے بگاڑ کر پڑھا، کس نے بگاڑ کر پڑھا؟ ...... شیعہ نے! ...... اس نے بگاڑ کر پڑھا، تو ہندو نہ پڑھنے والا، یہ بگاڑ کر پڑھنے والا، نہ پڑھنے والا کافر ...... تو بگاڑ کر پڑھنے والا اس سے بدتر کافر ...... اس لیے کہتے ہیں۔ نہ پڑھنے والا ہندو ہے ...... اور بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ ہندو سے زیادہ گندا ہے۔ نہ پڑھنے والا سکھ ہے، اور بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ سکھ سے گندا کافر ہے۔ نہ پڑھنے والا مجوسی ہے، بگاڑ کر پڑھنے والا شیعہ ہے، یہ مجوسی سے زیادہ گندا کافر ہے۔ یہی تو ہے ...... کہ وہ کافر ہیں، اور یہ غلیظ ترین کافر ہے

CamScanner

تفسیر آیاتِ حفاظتِ قرآن

جس میں قرآن عزیز کی آیات انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ان علینا جمعه و قرآنه اور انه لکتاب عزیز لا یاتیه الباطل الآیة سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کی تحریف لفظی و معنوی سے پاک ہے نیز یہ امر روز روشن کی طرح واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید میں کسی قسم کی بھی تحریف ناممکن ہے جو قرآن کا ایک زندہ معجزہ ہے۔

از: حضرت مولانا عبد الشکور صاحب فاروقی قدس سرہٗ

(۱۱):...... تفسیر روح المعانی میں اسی آیت کریمہ کے تحت ہے:

ترجمہ:...... ''بتحقیق ہم قرآن کی حفاظت کرنے والے ہیں یعنی تمام ان چیزوں سے جو قرآن میں قدح

حدیث پاک میں ہے کہ ''جو شخص قرآن مجید حفظ کرے اس کے والدین پر عذات کی تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگرچہ وہ مشرک ہوں''

کرنے والی ہوں جیسے تحریف اور زیادتی اور کمی اور اس کے علاوہ جو چیز بھی ایسی ہو (قرآن کی محفوظیت کی یہ شان ہے کہ) اگر کوئی باہیبت استاد ایک نقطہ کا بھی فرق کر دے تو بچے اس پر اعتراض کر دیں گے اور ہر شخص کہہ دے گا کہ صحیح یوں ہے (پھر چند سطور کے بعد لکھتے ہیں کہ) حسن (بصری) نے کہا ہے کہ قرآن کی حفاظت کی صورت یہ ہے کہ اسکی شریعت قیامت تک باقی رکھی جائے گی اور متعدد مفسرین نے بیان کیا ہے کہ قرآن کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ بزور اعجاز ہر وقت میں اسکی حفاظت کی جائے گی۔ ہر زیادتی اور کمی اور تحریف و تبدیل سے چنانچہ جملہ اسمیہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ حق سبحانہ نے اسطرح کسی کتاب کی حفاظت نہیں کی بلکہ اگلی کتابوں کا محافظ خدا نے ربانیوں اور احبار کو بنایا تھا۔ لہٰذا ان میں ہوا جو کچھ ہوا اور قرآن کی حفاظت خود اپنے ذمہ لی۔ لہٰذا وہ ہر زمانہ میں (ہر آفت سے) محفوظ رہا۔ (پھر چند سطور کے بعد لکھتے ہیں) ہماری تقریر سے معلوم ہو گیا کہ له کی ضمیر ذکر کی طرف پھرتی ہے یہی قول ہے مجاہد اور قتادہ اور اکثر مفسرین کا اور یہی ظاہر ہے۔

قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے اور اس کو کسی اپنے یا غیر کے سپرد نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ وہ قرنہا قرن کے بعد بھی محفوظ ہو گیا ہے

(۱۲) تفسیر سراج المنیر میں اسی آیت کریمہ کے تحت ہے:

ترجمہ:...... ''بتحقیق ہم نے اپنی عظمت و قدرت کے ساتھ نازل کیا یعنی بتدریج جبریل علیہ السلام کی زبان پر ذکر کو یعنی قرآن کو اور بتحقیق ہم اسکی حفاظت کرنے والے ہیں یعنی تحریف اور زیادتی اور کمی سے اس کی نظیر حق تعالیٰ کا یہ قول ہے ولو کان من عند غیر الله، یعنی اگر قرآن غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت اختلاف ملتا۔

پس قرآن عظیم ان تمام چیزوں سے محفوظ ہے۔ کوئی شخص تمام مخلوقات میں سے جن ہو یا انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ قرآن میں کوئی لفظ یا کوئی حرف بڑھا دے یا کوئی لفظ یا حرف گھٹائے۔ یہ بات قرآن عظیم کے ساتھ مخصوص ہے۔ بخلاف باقی کتب سماوی کے کہ بعض میں تحریف اور تبدیل اور بیشی کمی (سب کچھ) ہو گئی۔ (اسکے بعد لکھتے ہیں کہ) له کی ضمیر نبی ﷺ کی طرف پھرتی ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم محمد ﷺ کی حفاظت کرنے والے ہیں ان لوگوں سے جو اسکے ساتھ برائی کرنا چاہیں۔

(۱۳) تفسیر غرائب القرآن میں ہے:

ترجمہ:...... ''پھر اللہ نے کافروں کے اس استہزاء کا رد کیا جو یا ایها الذی نزل علیه الذکر میں ہے اور بطور تاکید کے فرمایا کہ بتحقیق ہم نے اس ذکر کو نازل کیا ہے پھر اللہ نے یہ بتایا کہ قرآن ایک معجزہ ہے جو اللہ پاک کی طرف سے اترا ہے۔ فرمایا کہ بتحقیق ہم اس کے محافظ ہیں کیونکہ اگر وہ انسان کا کلام ہوتا یا معجزہ نہ ہوتا تو تغیر اور اختلاف سے محفوظ نہ رہتا۔ اور کہا گیا ہے کہ له ضمیر رسول خدا ﷺ کی طرف پھرتی ہے۔ اس صورت میں مطلب وہی ہو گا جو والله یعصمک من الناس کا ہے۔ مگر پہلا قول زیادہ واضح ہے اور قرآن کی حفاظت کی صورت بعض مفسرین نے یہ بیان کی ہے کہ اللہ نے اس کو معجزہ بنایا اور انسانی کلام سے ممتاز کر دیا یہاں تک کہ اگر کوئی اس میں کچھ بڑھا دے تو ضرور عقلمندوں پر یہ بات ظاہر ہو جائے گی پوشیدہ نہ رہے گی۔ اسی وجہ سے قرآن تحریف سے محفوظ رہا اور بعض نے کہا کہ قرآن کی حفاظت کی صورت یہ ہوئی کہ خدا نے اس کے پڑھنے اور اس کی بحث و تحقیقات کا سلسلہ قائم کر دیا ہمیشہ کچھ لوگ ایسے رہے جو قرآن کو حفظ کریں اور پڑھائیں اور کاغذوں میں بڑی احتیاط اور بڑی محنت سے لکھیں (اب چھاپے خانوں کی وجہ سے لکھنے کی وہ محنت تو نہ رہی مگر تصحیح کی محنت اب اس سے بھی زائد ہے کاپی اور پروف اور مطابق کی تصحیح دو دو مرتبہ کی جاتی ہے یعنی ہر ورق کی تصحیح کم از کم چھ مرتبہ ہوتی ہے) (قرآن کی محفوظیت) یہاں تک ہے کہ اگر کوئی باہیبت استاد اتفاقاً کسی حرف میں غلطی کرے تو بچے اس سے کہہ دیں گے کہ آپ سے غلطی ہوئی اور قرآن کے معجزات اور اس کی سچائی کی ایک بات یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس کے باقی رہنے اور تغیر و تحریف سے محفوظ رہنے کی پہلے ہی سے خبر دے دی اور آج چودہ سو برس گذرنے پر بھی وہ پیشین گوئی سچی ہے لہٰذا موحد کو قرآن کے اعجاز میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ یہاں ایک نکتہ ہے کہ اللہ نے قرآن کی حفاظت خود اپنے ذمہ لی اور اسکو اپنے غیر کے سپرد نہ کیا لہٰذا وہ قرنہا قرن کے بعد بھی محفوظ رہ گیا بخلاف اگلی کتابوں کے اللہ نے ان کی حفاظت اپنے ذمہ نہ لی ربانیوں سے اور احبار

سے ان کی حفاظت طلب کی لہٰذا ان میں باہم اختلاف پڑا اور (اس اختلاف کی وجہ سے) تحریف ہوگئی۔

(۱۴) تفسیر روح البیان میں ہے:

سابقہ آسمانی کتب کا محافظ خدا نے ربانین اور احبار کو بنایا تھا جو باہم اختلاف کی وجہ سے حفاظت نہ کرسکے اور ان کتب میں تحریف ہوگئی

(ترجمہ)..... ''تحقیق ہم نے نازل کیا اس ذکر کو جس کے یہ لوگ منکر ہیں اور اس کے نزول کے بھی منکر ہیں اور اسی وجہ سے آپ کو جنون کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کے نازل کرنے والے کو گمنامی میں ڈال کو فعل مجہول کا استعمال کیا اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ ایک ایسا کام ہے جس کا کوئی صادر کرنے والا نہیں اور ایک ایسا فعل ہے جس کا کوئی فاعل نہیں۔ کاشفی نے بیان کیا ہے کہ ذکــر بزرگی کے معنی میں آتا ہے یعنی یہ کتاب پڑھنے والوں کے لیے بزرگی کے معنی میں آتا ہے یعنی یہ کتاب پڑھنے والوں کے لیے بزرگی کا سبب ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی جیسا کہ دوسری آیات میں فرمایا بل اتینــا هــم بذکرهــم یعنی ہم نے ان کو وہ چیز دی جس میں انکی بزرگی اور عزت ہے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تحقیق ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ہر وقت میں تمام ان چیزوں سے جو اس کے لائق نہ ہوں مثلاً اعتراضات سے اس کی حفاظت، اس کی حقانیت میں جھگڑنے سے حفاظت، تکذیب واستہزاء سے حفاظت، تحریف اور تبدیل اور بیشی اور کمی اور اسی کے مثل دوسری چیزوں سے حفاظت ولیکن اگلی کتابوں کی حفاظت چونکہ خدا نے اپنے ذمہ نہیں لی تھی بلکہ لوگوں کو انکا محافظ بنایا تھا اس لیے ان میں خلل آگیا اور تبیان میں ہے کہ شیاطین سے اور ان کے وسوسوں سے اور ان کے خلط ملط کرنے سے حفاظت مراد ہے یعنی شیطان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اس میں کوئی چیز ازقسم باطل بڑھا دے یا کوئی چیز ازقسم حق اس میں سے کم کردے۔ بحرالعلوم میں ہے کہ قرآن کی حفاظت خدا نے اس طور پر کی کہ لوگ اس کی تحریف اور کمی بیشی پر قادر تھے جیسا کہ تورات وانجیل میں

ایسے شخص کو مقرر کرتا رہے گا جو دین کی تجدید کرے اس حدیث کو ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے اور اسمیں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ قرآن لوگوں کے درمیان میں ہمیشہ رہیگا اور کبھی روئے زمین قرآن کے علماء وقراء وحفاظ سے خالی نہ ہوگا روایت ہے کہ اخیر زمانے میں قرآن مصاحف سے اٹھالیا جائے گا صبح کو لوگ دیکھیں گے تو ایک ایک مصحف کے اوراق بالکل صاف ہوں گے مثل اس تختی کے جس پر کوئی حرف نہ ہو اس کے بعد قرآن دلوں سے بھی نکال لیا جائے گا کہ ایک کلمہ بھی اسکا یاد نہ ہوگا اس کے بعد لوگ اشعار کی طرف اور گانے بجانے کی چیزوں اور جاہلیت کی خبروں کی طرف متوجہ ہوجائیں گے یہ سب مضامین فصل الخطاب میں ہیں۔ پس عقلمند کو لازم ہے کہ قرآن کے ساتھ تمسک کرے اور اسکی عبارت اور معنی کو یاد کرے نجات اس میں ہے حدیث میں ہے کہ جو شخص قرآن کو حفظ کرے اسکے والدین پر عذاب کی تخفیف ہوجاتی ہے اگرچہ وہ مشرک ہوں اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ قرآن کو پڑھو اور اس کو حفظ یاد کرو کیونکہ اللہ پاک اس دل کو عذاب نہ دے گا جس میں قرآن ہو۔

(۱۵) علامہ ابوسعود اپنی تفسیر مشہور بتفسیر ابوسعود میں لکھتے ہیں:

ترجمہ:...... تحقیق ہم نے نازل کیا ذکر کو۔ یہ رد ہے کافروں کی اس بات کا کہ وہ قرآن کے منزل من اللہ ہونے کا انکار کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرآن کی وجہ سے تمسخر کرتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے لیے تسلی ہے (مطلب آیت کا یہ ہے کہ) ہم نے اپنی عظمت شان اور برتری بارگاہ کے ساتھ اس ذکر کو جس کے یہ لوگ منکر ہیں اور آپ کے اوپر اس کے نزول کا انکار کرتے ہیں اور اس کی

کے لائق نہ ہوں ان نالائق چیزوں میں سب سے بڑی چیز انکی تکذیب اور انکا تمسخر ہے لہٰذا یہ آیت تمسخر کرنے والوں کے لیے وعید ہے اور صرف تحریف اور بیشی اور کمی اور اسی قسم کی چیزوں سے حفاظت مراد لینا اس مقام کے مناسب نہیں پس بہتر یہ ہے کہ تمام ان چیزوں سے حفاظت مراد لی جائے جو قرآن کے لیے موجب اعتراض اور انکی حقانیت میں جھگڑنے کا باعث ہوں اور ہوسکتا ہے کہ قرآن کی حفاظت بذریعہ اعجاز کے مراد لی جائے تا کہ یہ حفاظت اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہوجائے کیونکہ اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بیشی اور کمی اور اختلاف ہوجاتا۔ ان دونوں جملوں کے سیاق میں حق تعالیٰ کی کمال کبریا اور جلالت اور قرآن مجید کی شان کی عظمت کا اظہار ہے یہ بات مخفی نہیں ہے اور دوسرے جملہ کو جملہ اسمیہ لانے میں دلیل اس بات کی ہے کہ قرآن کی حفاظت ہمیشہ ہمیشہ رہے گی واللہ سبحانہ اعلم اور کہا گیا ہے کہ ضمیر مجرور رسول مقبول کی طرف پھرتی ہے صورت میں مطلب وہ ہوگا جو واللہ یعصمک من الناس کا ہے۔

(۱۶):...... علامہ قرطبی (تفسیر قرطبی کا ایک قلمی نسخہ سید صدیق حسن خاں مرحوم کے کتب خانہ دارالعلوم ندوہ میں ہے اور سنا گیا ہے کہ ایک نسخہ اس کا دنیا میں اور ہے) اپنی تفسیر جامع احکام القرآن کی جلد ۹ ورق ۱۰۱ میں فرماتے ہیں:

ترجمہ:...... ''تحقیق ہم نے نازل کیا اس ذکر کو یعنی قرآن کو اور تحقیق ہم اسکی حفاظت کرنے والے ہیں اس بات سے کہ اس میں بڑھایا جائے یا اس سے گھٹایا جائے قتادہ اور ثابت بنانی نے کہا ہے کہ اللہ نے اسکی حفاظت کی ہے اس بات سے کہ شیاطین اس میں کوئی خلاف حق بات بڑھا سکیں حق سبحانہ نے قرآن کی حفاظت خود اپنے ذمہ لی لہٰذا وہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رہا قرآن کے سوا دوسری کتابوں

باجماع مفسرین قرآن مجید کا تحریف وغیرہ سے محفوظ رہنا ایک معجزہ ہے جو صرف قرآن مجید کے ساتھ مخصوص ہے

انہوں نے تحریف کی مگر اللہ نے اس کو اس سے باز رکھا یا اس طور پر حفاظت کی کہ علما کو حفاظت کی اور ان کتابوں کے تصنیف کرنے کی توفیق دی جو قرآن کے الفاظ معانی کی شرح میں تصنیف کی گئی ہیں۔ مثل کتب تفسیر وقرأت وغیرہ کے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کے شروع میں

وجہ سے آپ کو جنون کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اس کے نازل کرنے والے کا نام پوشیدہ کر کے فعل مجہول کا استعمال کرتے ہیں۔ اس بات کے ظاہر کرنے کے لیے کہ یہ ایک ایسا کام ہے جس کا کوئی صادر کرنے والا نہیں اور ایک ایسا فعل ہے جس کا کوئی فاعل نہیں اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں یعنی تمام ان چیزوں سے جو اس

کے لیے اللہ نے فرمایا بما استحفظوا یعنی ان کتابوں کی حفاظت انسانوں کے سپرد کی تھی لہٰذا انہوں نے ان میں تغیر و تبدل کر دیا اور کہا گیا ہے کہ مطلب آیت کا یہ ہے کہ ہم محمدؐ کے محافظ ہیں اس بات سے کہ وہ ہم پر افتراء کریں یا اس بات سے کہ ان پر افتراء کیا جائے یا اس بات سے کہ ان کو ایذا پہنچائی جائے یا وہ قتل کردیے جائیں انکی نظیر

واللہ یعصمک من الناس ہے۔

(۱۷) علامہ طنطاوی اپنی تفسیر الجواہر (یہ تفسیر قریب زمانہ کی لکھی ہوئی ہے یورپ کے علوم رائج الوقت کو مد نظر رکھ کر یہ تفسیر لکھی گئی۔ مصر میں چھپ رہی ہے تیرہ جلدیں چھپ کر آ چکی ہیں جن میں سورۂ یوسف تک کی تفسیر ہے) کی جلد ۸ صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ:...... تحقیق ہم نے نازل کیا اس ذکر کو تم لوگ تکذیب کرنے والے اور گمراہ اور ہمارے نبی کے ساتھ تمسخر کرنے والے لوگ ہو مگر تمہارا استہزاء ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم اسکی حفاظت کرنے والے ہیں تم انکو مجنون کہو مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم اس کتاب کی حفاظت کریں گے جو ہم نے ان پر نازل کی ہے زیادتی اور کمی اور تغیر و تبدل اور ہر قسم کی تحریف سے اور اس بات سے کہ کوئی اس کے مثل بنا سکے اور اسکو فنا کر سکے یا اس کو بگاڑ سکے اور عنقریب ہم علماء کو آئندہ نسلوں میں آمادہ کریں گے کہ اس کی حفاظت کا کام کریں اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیں اور لوگوں کے لیے ان علوم کو ظاہر کریں جو اس میں پوشیدہ ہیں تاکہ (قرآنی تعلیم) زمانہ حال کے مناسب ہو جائے اور تاکہ روشن خیال بننے والے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں اور بے علم لوگ اور علم حاصل کرنے والے لوگ اس کو پڑھیں پس (اب بتاؤ کہ) تم نے جوان کو مجنون کہا اس کہنے کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے لہٰذا اے محمدؐ آپ ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہوں۔

بالفعل صرف ان سترہ تفسیروں کی عبارتوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے ابھی بہت سی تفسیریں مشہور و غیر مشہور باقی ہیں جن میں سے اکثر عربی میں ہیں اور بعض فارسی یا اردو میں جن کو بخیال طول نہیں لیا گیا۔ تفاسیر منقولہ کی عبارتوں سے حسب ذیل امور معلوم ہوئے۔

(۱)...... ذکر سے باجماع مفسرین قرآن مجید مراد ہے۔

(۲)...... لہ لحافظون میں لہ کی ضمیر ائمہ مفسرین نے ذکر کی طرف پھیری ہے۔

(۳)...... لہ کی ضمیر رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیرنا ایک قول مجہول و مردود ہے۔

(۴)...... آیت مذکورہ باجماع مفسرین قرآن مجید کے آخر بتائے دنیا تک تمام ان اشیاء سے محفوظ رہنے پر دلالت کرتی ہے جو اس کی شان کے لائق نہ ہوں جن میں ایک چیز تحریف بھی ہے۔

(۵)...... باجماع مفسرین قرآن مجید کا تحریف وغیرہ سے محفوظ رہنا ایک معجزہ ہے جو قرآن مجید کے ساتھ مخصوص ہے۔

(۶)...... صورت حفاظت میں مفسرین کے اقوال مختلف و متعدد ہیں یعنی یہ کہ قرآن مجید کی حفاظت حق تعالیٰ نے کس طریقہ سے کی ان شاء اللہ اسکے متعلق قول فیصل مبحث چہارم میں بیان ہوگا۔

☆☆☆☆☆

خداوندِ کریم نے ایک جماعت کو اس بات پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ قرآن کو حفظ کرے اس کا درس دے اور مخلوقات میں آخر دنیا تک اس کی اشاعت کرتی رہے

غلام صحابہؓ

میرا عشق صحابہؓ
میرا پیار صحابہؓ
میری مسکراہٹ صحابہؓ
میری چاہت صحابہؓ
میری محبت صحابہؓ
میری زندگی صحابہؓ
میری سوچ صحابہؓ
میری فکر صحابہؓ
جب میں مر جاؤں تو
میری قبر پر لکھ دینا غلام صحابہؓ

انصر معاویہ دریاخاں

علامہ اورنگزیب فاروقی مدظلہٗ

اللہ نے اہلسنت کو اک ستارا دیا ہے
سنیت کو جس نے سہارا دیا ہے

اے اللہ تو خود کر حفاظت اس شیر اسلام کی
ہم نے اورنگزیب فاروقی تیرے حوالے کیا ہے

جھکا نہ سکا اب تک اسے کوئی بھی فرعونِ وقت
اللہ نے اس پر اپنی رحمت کا سایہ جو کیا ہے

ہم کیوں نہ شکر خدا کا کریں اختر
قائد جو فاروقی سا پیارا دیا ہے

جھنگوی تیرا قافلہ رواں دواں رواں دواں

خادم الصحابہ، ڈاکٹر قاری رشید اختر قاسمی فیصل آباد

CamScanner

سلسلہ وار **نظام خلافت راشدہ** کی فخریہ پیشکش

نئے سلسلے — نیا لہجہ — نئے انداز

کارکنوں کے پرزور اصرار پر ''نظام خلافت راشدہ'' کی طرف سے

- بچوں کے لیے نظام خلافت راشدہ
- خواتین کے لیے نظام خلافت راشدہ
- طلبہ کے لیے نظام خلافت راشدہ

انتہائی دلچسپ اور کم قیمت بے بہا معلومات
کا سلسلہ عنقریب شروع کیا جا رہا ہے

منجانب اشاعت المعارف بخاری چوک قاسم بازار سمندری فیصل آباد
0306-7810468 صبح 8 سے شام 5 بجے

امیر عزیمت حضرت مولانا
حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ
کے سوانح وافکار اور مشن سے مکمل آگاہی کے لئے

نظام خلافت راشدہ
خصوصی شمارہ نمبر 1
جلد 2 کا مطالعہ فرمائیں

ہدیہ 35 روپے

سٹاک میں دستیاب ہے

منجانب فاروق پبلی کیشنز قاسم بازار بخاری چوک سمندری
0306-7610468 صبح 8 سے شام 5 بجے

اسلامی تاریخ کے عظیم حکمران حضرت سیدنا **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ کے عدل وانصاف اوران
کی زندگی کو منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرنے والی 1600 سے زائد اشعار پر مشتمل منفرد کتاب

مناقب
مرادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سٹاک میں دستیاب ہے

اسلامی تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے عظیم شاعر
حدید مرزا
مرحوم کے قلم سے

150 روپے

ناشر

اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد پاکستان 0300-7916396/041-3420396

سیرۃ النبیؐ کے عنوان پر ایمان افروز تحریر

رھبر و راھنما

ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے قلم سے

سیرت عربی کا مخصوص لفظ ہے اس کا وزن فِعْلَۃٌ ہے، علم صرف کے قواعد کے مطابق کلام عرب میں جو لفظ بھی اس وزن پر ہوگا، اس میں خاص صفت نوعیہ کے معنی پائے جائیں گے۔ جیسے "جِلْسَۃٌ" کسی خاص قسم کا بیٹھنا "صِبْغَۃٌ" خاص قسم کا رنگنا، پس لفظ سیرت، جو "سَار" سے ماخوذ ہے جس کے معنی چلنے کے ہیں۔ اس وزن کے اعتبار سے کسی خاص قسم کے چلنے پر بولا جائے گا۔ یہ تو کا اس لغوی معنی ہوا۔ اصطلاح شریعت میں یہ لفظ جب بھی بولا جائے گا اس سے آنحضرت ﷺ کی مخصوص زندگی کے اعمال و افعال مراد ہونگے۔

اصطلاحِ شریعت میں "سیرت" جب بھی بولا جائے گا اس سے آنحضرتؐ کی مخصوص زندگی کے اعمال وافعال مراد ہوں گے

قرآن حکیم جو کلام الٰہی کا مرقع ہے اپنی آیات میں نبی کریم ﷺ کے اخلاق و کردار اور اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے، انسانیت کی سرخروئی کے لیے اطاعت رسولؐ کا حکم دیتا ہے۔ معاشرت و معاملت میں زندگیوں کو سنوارنے کے لیے شاہراہ نبوت پر چلنے کی تاکید کرتا ہے، طمانیت و قرار، قلب کی بھوک اور پیاس اور شک و اضطراب کی شطحیات کو دور کرنے کے لیے قائد انسانیت ﷺ کے بتائے ہوئے نقوش پر چلنے اور ان پر ثابت قدم رہنے کا سبق دیتا ہے آخر میں ان احکام کی بجا آوری کرنے والے سعید بخت کو دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کی ضمانت دیتا ہے، یوں کہیے قرآن اپنے صاحب کی عظمت و صداقت کا اعلان کر رہا ہے، کیونکہ صداقت قرآن کے لیے صاحب قرآن کی عظمت کا جانچنا ایک لازمی امر ہے، سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی سیرت قرآن ہے (مشکوۃ ص ۱۱۱ ج ۲/مسند الامام الاعظم ص ۸۷/اسوۂ رسول اکرم ﷺ ص ۳۶/رحمۃ اللعالمین ص ۳۷۸ ج ۲/حیاۃ الصحابہ ؓ ص ۴۷۳ ج ۲ مطبوعہ لاہور) اور قرآن حضور ﷺ کی سیرت ہے پس یہ قرآن سرزمین یثرب پر چلتا پھرتا قرآن ہے اور وہ اقلام عصر کے اثر سے صفحۂ قرطاس پر زیب عنوان ہے، یا یوں کہیے قرآن علم ہے سیرت نبوی عمل ہے۔ قرآن اجمال ہے نبی ﷺ تفصیل ہے، قرآن متن ہے نبی ﷺ شرح ہے۔

علاوہ ازیں ایک سیرت نگار کے نزدیک قرآن ہی سب سے اول محکم، مستند سیرت کا ماخذ ہے یہی کتاب ہر تغیر سے پاک اور ہر تبدیلی سے معرا ہے، ابتدائے نزول سے اب تک اس میں کوئی ترمیم و تنسیخ ہوئی ہے نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔ ایک حرف اور اس کا ایک لفظ بھی کسی عہد اور کسی دور میں نکالا یا بڑھایا نہیں گیا۔ جس طرح حضور ﷺ پر نازل ہوا تھا، ایک نقطے کی کمی بیشی کے بغیر آج ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے اور یقیناً ہمیشہ اسی طرح رہے گا ایسا اس لیے ہوا کہ خود ہی باری تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں وعدہ فرمایا (انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون) یعنی ہم نے اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں" پ ۱۴ سورہ حجر آیت ۹ (القرآن)

کلام پاک کی نسبت صرف یہ ہم مسلمانوں کا ہی عقیدہ نہیں بلکہ انگریز مؤرخ و سیرت نگار سر ولیم میور لائف آف محمد LIFE OF MUHAMMAD میں لکھتا ہے......

اس پرفتن دور میں بھی فروعی اختلافات سے دل برداشتہ شخص کے لیے سیرت نبویؐ کے مطالعہ سے باطل نظریات کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں

"اس بات کی تسلی اور قابل اطمینان اندرونی و بیرونی شہادت موجود ہے کہ قرآن اس وقت بھی ٹھیک اسی شکل و صورت میں محفوظ و مامون ہے جس حالت میں محمد ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا"

(دیباچہ لائف آف محمد ص ۲۶ انگریزی سے ترجمہ)

جن یورپین مستشرقین نے اس امر میں انتہائی کوششیں کی ہیں کہ قرآن کریم کو کسی طرح محرف اور مبدل ثابت کریں اس کے متعلق جرمنی کے مشہور اور اعلسٹ نولڈ یکی کا فتویٰ یہ ہے:......

"یورپ کے جن مصنفین نے اس بات کے معلوم کرنے میں زبردست جدوجہد اور سعی کی ہے کہ کسی طرح قرآن میں تحریف ثابت کریں اور اپنی ان تمام کوششوں میں حیرت انگیز طور پر ناکام ہوئے ہیں۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا زیر تحت لفظ قرآن)

مثلاً جرمن مستشرقین نے من بعدی اسمه احمد پ ۲۸ میں احمد کی جگہ قسم یا قنامۂ بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا وغیرہ وغیرہ۔ مسیحی مستشرقین میں نکولا ویکو، مراتشی، بلیا ئمرؔ پریدو، پروزایل، انوساں ہشتم، فوسٹر اور جیر ووٹو جن نے آنحضرت ﷺ کے خلاف جو زہر اگلا ہے میرے قلم کی زبان اسے واگزار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ ان مسیحی مستشرقین نے آنحضرت ﷺ کے خلاف جی بھر کر لکھا، اسلام پر بوگس قسم کے اعتراضات کئے کلام پاک کو ہدف تنقید بنایا، تاہم عقل سلیم ان اعتراضات کو متعصب ذہنیت سے تعبیر کر کے ناقدین ہی کے منہ پر چپت رسید کرے گی۔ کیونکہ اس مواد رات میں کوئی اعتراض بھی تو دل کو نہیں بھاتا۔ (معترضین مستشرقین میں فریڈرک شالے، منٹگمری واٹ، جارج بیل، آرتھر جیفر، اور نولڈیکی شامل ہیں یہاں ان کے اعتراضات دوہرانے کا موقعہ نہیں۔ از مذہب التفسیر الاسلامی مصنفہ گولڈزمیر)

ان کی وہ کتاب کسی فرانسیسی مورخ اور مستشرق [illegible] نے بھی آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کی جسارت کی۔ غرض قرآن اور صاحب قرآن کے خلاف زبان و قلم استعمال کرنے والے معاندین کا ایک گروہ ہر دور میں اپنے ناپاک عزائم کے مطابق کھلم کھلا اسلام کی مخالفت کرتا رہا ہے۔ اور انہیں کی طرف سے بعض لوگ مسلمانوں کے مابین ایسے پیدا کیے جاتے رہے کہ انہوں نے نام تو اسلام اور بانی اسلام کا لیا، خدام تو وہ قرآن اور صاحب قرآن کے کہلائے مگر ان کی سرگرمیاں، ان کی ہمدردیاں، ان کے قلم اور زبان سے چلنے والی عیاں اور نہاں تحریکوں کا اثر کبھی مسیحی مورخین کو ملا، کبھی یورپین مستشرقین نے اس سے فائدہ اٹھایا، کبھی تہذیب وتمدن کے انقلاب کی صورت میں ان کا مفاد امریکی استعماریت کو پہنچا اور کبھی ان کا کریڈٹ برطانوی سامراج نے لیا۔۔۔ بات اپنے موضوع سے دور نکل رہی ہے یہاں مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ چودہ سو سال کے مذہبی وسیاسی انقلابات، معاشرتی ومعاملاتی تصرفات اور مخالفین اسلام کے ہر قسم کے تغیرات کے باوجود قرآن جوں کا توں ہمارے سامنے ہے۔ یہی قرآن سیرۃ النبی کا اولین ماخذ ہے قرآن پاک کے بعد حدیث رسول ﷺ کو ہی سب سے زیادہ مستند ماخذ قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس کے لیے صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی شریف، ابن ماجہ، ابوداؤد اور نسائی شریف کے علاوہ دوسرے سینکڑوں احادیث کے گلدستے آنحضرت ﷺ کی احادیث کے پھولوں سے مہک رہے ہیں یہی گلدستے آپ ﷺ کی زندگی کے ہر قول وعمل کی نشاندہی کر رہے ہیں۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی سیرت کا سب سے بڑا ماخذ مغازی وسیر کی وہ چند کتابیں ہیں جو مسلمان، محققین، مصنفین نے ابتدائی زمانہ میں بڑی کاوش اور محنت کے بعد مرتب کیں۔ ان میں ابن اسحٰق، ابن ہشام، واقدی (محمد بن عمر الواقدی مورخ کے بارے میں امام ابوحنیفہ، امام

[illegible]

> **صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی شریف، ابن ماجہ، ابوداؤد اور نسائی شریف کے علاوہ دوسرے سینکڑوں احادیث کے گلدستے آپ ﷺ کی زندگی کے ہر قول وعمل کی نشاندہی کر رہے ہیں**

قابل ذکر ہیں۔ سیرت نبوی ﷺ کا چوتھا ماخذ وہ تفاسیر ہیں جو علمائے کرام اور محققین عظام نے وقتاً فوقتاً تفسیریں لکھیں، ان میں تفسیر ابن عباس، تفسیر ابن جریر، جامع البیان، [illegible] التاویل، تفسیر کشاف، تفسیر اصفہانی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر مظہری اور تفسیر روح المعانی شامل ہیں۔

پانچواں ماخذ عالم اسلام کی وہ قدیم اور ضخیم تاریخیں ہیں جو اسلامی مورخین نے قدیم زمانہ میں لکھیں ان کتابوں کو اگرچہ سیرت کی کتب تو نہیں کہا جاسکتا تاہم ان میں خلفاء اسلام اور سلاطین اسلام کے احوال کے ساتھ ساتھ سیرت نبوی کا بھی بہت سا مواد شامل ہے ان کتب میں تاریخ یعقوبی، تاریخ الامم والملوک، تاریخ طبری، التاریخ الکامل، تاریخ ابن خلدون اور تاریخ ابو الفداء کی کتابیں شامل ہیں جن میں محدثین اور مؤرخین نے ایک لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ کے سوانحی اذکار جمع کر کے عالم اسلام پر ناقابل فراموش احسان کیا ہے۔

فی الحقیقت ایک سیرت نگار کے لیے ان تمام کتب کا تاریخی مطالعہ نہایت ضروری ہے تاکہ سیرت نبوی ﷺ کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل تبصرہ ہوسکے ورنہ آج کل کی بیشتر سیرت کی کتابوں کا یہ حال ہے کہ کسی میں حوالہ جات کی کمی، کسی میں آنحضرت ﷺ کے سیاسی امور کے تذکرے سے پہلوتہی، کسی کتاب میں آپ ﷺ کی رحمت ورافت کے ابواب کا فقدان، کسی میں معجزات وغیرہ کا ترک ایسے امور ہیں جن کے باعث ان کو جامع نبی ﷺ کے احوال کی جامعیت کا نہ ہونا کامل سیرت کا نام نہیں پاسکتا۔ چند بڑی سیرتوں کو چھوڑ کر باقی کا یہی حال ہے جو گزشتہ سطور میں مذکور ہو چکا ہے۔

[illegible]

کی طرف توجہ ہوئی لیکن علامہ موصوف کی صحبتوں کا [illegible] رنگ نظر آیا اس سے طبیعت [illegible] دمشق پہنچا اور علامہ ابن تیمیہ کی صحبت میں داخل ہو گئے۔ شیخ واسطی کا بیان ہے کہ دمشق میں علامہ ابن تیمیہ سے ملا اب پہلی مرتبہ ان کے درس میں حاضر ہوا تو عجب اتفاق ہے ان کے یہاں بھی علم کلام کی بحث [illegible] اور امام موصوف فرما رہے تھے۔

"دنیا میں متکلمین سے بڑھ کر مضطرب، محروم اطمینان قلب اور سرور کی لذت سے بے خبر کوئی گروہ نہیں"

پھر علامہ نے مشاہیر فلاسفہ قدماء اور چند ارباب مقالات کے اقوال سنائے۔ جس میں انہوں نے خود اپنے وجود پر جہالت، نامرادی اور بدحالی و بے بصیرتی کا الزام لگایا۔ کیونکہ متکلمانہ تتبع وتلاش اور تحقیق وتدقیق ایسی مرض ہے کہ اس کا حامل توحید سے لے کر شریعت کے ہر مسئلہ میں عقلی گھوڑے دوڑاتا چلا جائے گا۔ اس طرح اس کے ذہن میں وحدانیت کے بارے میں بھی ضرور کوئی اعتراض جنم لے گا۔ چنانچہ شیخ واسطی کہتے ہیں علامہ ابن تیمیہ کی ایک ہی صحبت سے مجھ سے شکوک واضطراب کے سارے حجاب اٹھ گئے۔ میرے دل نے حلاوت ایمانی ولذت اور ایقان واطمانیت کی دولت حاصل کر لی، پھر جب علامہ موصوف میرے حال سے آگاہ ہوئے تو وصیت کی:

"ساری چیزیں چھوڑ کر صرف سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ کرو۔ اسی کے تدبر وفکر کو اپنے اوپر لازم ٹھہرالو، یقین اور ایمان کی تمام بیماریوں کے لیے یہی نسخہ شفا ہے"

(از رسول عربی ﷺ۔ ابوالکلام آزاد)

> **جو شخص اسلام کی ہمہ گیری اور جامعیت کا تجزیہ کرنا چاہے اسے سیرت نبویؐ کے گہرے مطالعے کی ضرورت ہے**

شافعی، امام احمد بن حنبل، امام نسائی رحمہم اللہ اور دوسرے آئمہ محدثین ومفسرین کی رائے ہے کہ اسے من گھڑت اور جھوٹی روایات بنانے اور انہیں خاص مقامات پر چسپاں کرنے میں بلا کی مہارت تھی اس لیے اس کی تاریخ کو بلاتامل صحیح نہیں کہا

سیرت نبوی ﷺ کے مقام کی بات چل رہی تھی۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی کتاب تاریخ کبیر "البدایہ والنہایہ" میں شیخ عمادالدین واسطی رحمہ اللہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ ابتدا میں ان کا مسلک دوسرا تھا۔۔ پھر دوسرا رنگ چڑھ گیا۔ ان کی

اس طرح سیرت کو ہر دور کے غوغائے فتن اور عقائد ونظریات کی خرابیوں میں ایک رہبر ورہنما کا مقام حاصل رہا، اس پرفتن دور میں بھی فروعی اختلافات سے دل برداشتہ شخص کے لیے سیرت نبوی ﷺ ایک ایسی ایمان کی

صحیح تصویر ہے۔ جس کے مطالعے سے باطل نظریات کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں، غلط عقائد کی برائی مضمحل ہوتی ہے۔ سیرت کے آئینہ شفاف سے دین اسلام کے مسائل اپنی صحت ودرستگی کے لباس میں بدیہہ اور واضح نظر آتے ہیں۔

ایک سیرت نگار کے لیے قرآن مجید، کتبِ احادیث، مغازی وسیر کی ابتدائی کتابیں اور تاریخ وتفاسیر کی اسلامی مؤرخین کی لکھی ہوئی قدیم کتب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے تاکہ سیرت نبویؐ کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل تبصرہ کر سکے

پس سیرت کے طالب علم کو چاہیے کہ وہ سید لولاک ﷺ کی زندگی کے ہر گوشے کا مطالعہ گہرے تدبر وفکر سے کرے آپؐ کی معاشی واقتصادی زندگی سے اپنی معیشت واقتصادیت کے خطوط سنوارتا چلا جائے، نبی کی سیاسی اور حکیمانہ زندگی کو ملکی معاملات کی تعمیر وترقی کا ذریعہ بنائے۔ بدر وحنین کے واقعات میں فتح کو رہبر خیال کرے۔ احد میں ہزیمت کی عبرتیں اور پسپائی کی حکمتیں مدنظر رکھے، سیاسی امور کے لیے مدنی زندگی اور صبر واستقلال کے محاسن کے لیے مکی زندگی کو رہنما بنائے۔ فخر رسل ﷺ کی خانگی اور ازدواجی زندگی سے اپنی معاملت ومعاشرت کے طریقے متعین کرے۔ یقیناً ایسا انسانی آنحضرت ﷺ کی سیرت کے تمام شعبوں کو ہر دور، ہر زمانہ اور ہر قرن کے لیے واضح اصولوں سے بھرپور کھلی ہوئی کتاب قرار دے گا۔ ایسا طالب علم عصر حاضر کی یورپی تہذیب سے متاثر ہونے کی بجائے عقل وفہم کے زاویہ میں تہذیب رسول ﷺ ہی کو انسانی زندگی کا جزو لاینفک قرار دے گا۔ جو شخص اسلام کی ہمہ گیری اور جامعیت کا تجزیہ کرنا چاہے اسے سیرت نبویؐ کے گہرے مطالعے کی ضرورت ہے جس انسان کو اسلام کی تعلیمات سے شناسائی کرنا ہو وہ بھی بانی اسلام ﷺ کی مقدس زندگی کے علمی، عملی اخلاقی اور سیاسی پہلوؤں کو تدبر وتامل کا گہوارہ بنائے یقیناً اسے آپ ﷺ کے انداز فکر اور مدبرانہ تعمق نظری سے سیاسیات کی عقدہ کشائی میں بیش بہا مدد ملے گی۔ دراصل وہ لوگ اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ ہیں جو اسلام کے کسی بھی مسئلہ پر نظر ہدف کیے ہوئے ہیں، فی الحقیقت انہیں اس جامع نظام کی حکمتوں پر احاطہ نہیں، انہیں چاہیے کہ وہ مطالعہ اسلام میں اتنی وسعت پیدا کریں کہ تفاسیر واحادیث اور تواریخ وروایات پر تو کم از کم سرسری نظر ہو جائے پھر کسی مسئلہ میں عقل وفہم کو تامل نہ کرنا پڑے گا۔

جو اجالا اجالے کے لیے آیا، جو نور افگن چاند، چاندنی کے لیے ظہور پذیر ہوا، جس تابدار کی تاب شمس وقمر نہ لا سکے۔ جس مرکز تجلیات کو سراج، منیر کا لقب ملا، یہ سراج، جو سورج سماوی سے ممتاز ہے جب آسمانی سورج غروب ہوتا ہے۔ تو یہ سورج ﷺ طلوع ہوتا ہے۔ جہاں مکانات کی دیواروں کے حجاب اور بیشتر پردوں میں آسمانی روشنی پہنچنے سے قاصر ہے وہاں اس دن رات کے سورج کی ہدایت کی کرنیں پہنچ چکی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے عشق میں ڈوب کو کہنے والے نے کیا خوب کہا۔

یہ شمس (ﷺ) نہار ولیل وہ شمس نہار بس ہے
یہ قمر (ﷺ) منیر عالم وہ قمر ستار بس ہے

جس کی دانائی، عقل وفہم اور منفرد عالی کردار پر قرآن شاہد عدل ہے۔ انجیل وتورات نے جس کے تقدس میں محمودیت کے نغمے گائے ہیں، جس کی صداقت وعظمت کی گواہی شجر وحجر دے چکے ہیں۔ جس کے دشمن عداوتوں کے باوجود عظمت ورفعت کے معترف رہے، جس کی تکذیب کرنے والے آخر تصدیق پر مجبور ہو گئے۔ جس کو سب وشتم کرنے والے مدح میں رطب اللسان رہے، جس نے مہد سے لحد تک انسانیت کی رہنمائی کی، جب اس کی سطوت کا پر توپڑا تو بتوں کے عزائم خاک میں مل گئے اسی عظیم نبیؐ نے قیصر وکسریٰ کے طلسم توڑ دیئے، خسرو اور ہرقل کی سلطنتیں لرزہ براندام کر دیں، دنیائے عالم کو ایک جامع اور ہمہ گیر نظام بخشا، بنی آدم کو حیوانیت وشیطنیت کی دہلیز سے اٹھا کر اشرف المخلوقات بنایا، انسان کو کفر وشرک کے اندھیروں سے نکال

قرآن حکیم اپنی آیات میں نبی کریمؐ کے اخلاق وکردار اور اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے

کر مصابح توحید کے سامنے بٹھایا، امت محمدیہ کو زندگی کے اصول بتائے، رہن سہن کے طریقے سمجھائے، امن وراستی کا سبق دیا، مضمار سیاست کے گر سکھائے، میدان کارزار میں اترنے، جرأت وشجاعت کی جولانیاں دکھانے اور استقلال واستقامت کے ساتھ نصب العین پر مرمٹنے کا درس دیا، دروغ گوئی، چور بازاری، عداوت وشقاوت، جدال وفساد کی لعنتوں سے محفوظ کر کے راست بازی، رافت والفت، صلح وآشتی کے زریں اصول بطور توشۂ حیات عالم کو دیئے یہ کلام اس نبیؐ کی نسبت ہو رہی تھی۔ جس کا نام آدم وحوا علیہم السلام کے نکاح کا مہر ٹھہرا۔ (مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

جس کا اسوہ آفاق ہستی کی کامرانیوں کا محور بنا، جس کا وجود باعث موجودات ہوا۔ جس کی تخلیق مقصد تخلیقات ہوئی۔

پس ہمیں ایسے عہد ریفارمر (REFORMER) مصلح، امام الانبیاء ﷺ کا دامن تھام لینا چاہیے ان کے اقوال پر اپنی عملی توتیں نچھاور کر دینی چاہئیں۔

تبصرہ کتب

◁ اچھی کتابیں کسی بھی معاشرے کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جب تک کسی کتاب کا تعارف نہ ہو اس وقت مارکیٹ میں اس کی مؤثر ترسیل ممکن نہیں ہو سکتی۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے ان صفحات میں نئی کتابوں کا تعارفی سلسلہ ''تبصرہ کتب'' کے نام سے شروع کر رہے ہیں۔ جو مصنفین اپنی کتابوں کا تعارف کروانا چاہتے ہیں وہ کتابیں روانہ فرمائیں۔

◁ اگر کوئی مصنف اپنی کتاب کا خود تعارف لکھ کر بھیج دے گا۔ وہ بھی ہم شائع کر سکتے ہیں۔

تبصرہ کے لئے 2 عدد کتابیں آنی ضروری ہیں

کتابیں بھیجنے کے لئے پتہ

انچارج تبصرہ کتب

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قاسم بازار سمندری

فیصل آباد پاکستان

صبح 8 سے شام 5 بجے

0306-7610468

گلگت بلتستان
آئی جی عثمان زکریا اور 30 پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا گیا

نول میں مظاہرین کے ہاتھوں آئی جی
کے مضافاتی علاقے
3 دسمبر 2012ء روزنامہ امت کراچی کی ایک رپورٹ کے مطابق گلگت
کے بعد مظاہرین نے آئی جی کو محافظوں
گلگت بلتستان 30 پولیس اہلکاروں سمیت یرغمال بنالیے گئے۔ مذاکرات اور گرفتار رہنما کی رہائی
کے تحت وحدت نام نہاد مسلمین گلگت بلتستان کے جنرل سیکریٹری
سمیت چھوڑ دیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں گلگت پولیس 16 ایم پی او
شیخ نیر عباس کو گرفتار کر کے لے گئی تھی۔ جس کے خلاف نول میں لوگ بڑی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے جو گرفتار رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کر
رہے تھے۔ اس دوران مظاہرین کو سمجھانے کے لیے آئی جی گلگت بلتستان عثمان زکریا اپنے 30 محافظوں سمیت پہنچے تو مظاہرین نے آئی جی
سمیت تمام پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا اور مطالبہ کرنے لگے کہ جب تک شیخ نیر عباس کو رہا نہیں کریں گے، ہم انہیں جانے نہیں دیں گے۔
جس کے بعد مظاہرین اور حکومت میں طویل مذاکرات ہوئے اور حکومت نے یقین دہانیاں کرائیں، تاہم مظاہرین نے حکومتی یقین دہانیوں کو
رد کر دیا اور اپنے مطالبات پر ڈٹے رہے، بالآخر حکومت نے مظاہرین کے مطالبات مان لیے اور شیخ نیر عباس کو رہا کر دیا، جس کے بعد
مظاہرین نے بھی آئی جی سمیت دیگر پولیس اہلکاروں کو چھوڑ دیا۔

فاروق پبلی کیشنز

آپ ملک یا بیرون ملک جہاں بھی ہوں **آن لائن پرنٹنگ** کے
ذریعے مطلوبہ چیز آپ کی دہلیز پر پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔

کتابیں | ڈائریاں | فلیکس بورڈ | رسائل | کیلنڈر | اشتہارات

ہر قسم کی سستی، معیاری اور اعلیٰ چھپائی کا بہترین مرکز

مارکیٹنگ مینجر **فاروق پبلی کیشنز**

زیرو پوائنٹ گوجرہ روڈ سمندری فیصل آباد پاکستان

0300-7916396

Email.farooqpc@hotmail.com

پاکستان کی بقا کے لیے

”خلافت راشدہ کا نظام ناگزیر ہے“

قائد اہلسنت والجماعت مولانا محمد احمد لدھیانوی کی میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت

قائد اہلسنت والجماعت حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی لیہ سے فیصل آباد جاتے ہوئے کچھ دیر کے لیے جامعہ عمر فاروق اسلامیہ سمندری تشریف لائے جہاں صاحبزادہ مولانا ریحان محمود ضیاء، صاحبزادہ مولانا معاویہ اعظم، مولانا محمد ابوبکر فاروقی، مولانا محمد عمر شہباز، مولانا شعیب بخاری، اور مولانا عثمان فاروق ضیاء نے ان کا استقبال کیا۔ جامعہ عمر فاروق اسلامیہ میں میڈیا کے نمائندوں سے جو بات چیت ہوئی قارئین ”نظام خلافت راشدہ“ کی نذر کی جاتی ہے۔ یہ گفتگو اہم اور حساس معلومات پر مشتمل تھی جس سے اہلسنت والجماعت کے آئندہ لائحہ عمل کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے تمام قومی اخباروں کے نمائندوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا......

”ہم نے ملک کی پانچ اہم دینی جماعتوں پر مشتمل سیاسی اتحاد قائم کیا ہے۔ جس میں جمعیت علماء اسلام کے دو دھڑے جمعیت علماء اسلام سواد اعظم گروپ، جمعیت اہلحدیث ابتسام الٰہی گروپ اور اہلسنت والجماعت شامل ہیں۔ ہم نے پچھلے دنوں معروف ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں سے ملاقات کی ہے انہوں نے دفاع پاکستان کونسل کے تحت جاری ہماری جدوجہد کو سراہتے ہوئے نئے سیاسی اتحاد کی پالیسی سے اتفاق کیا ہے۔

متحدہ دینی محاذ پاکستان میں نظام خلافت راشدہ کے احیاء کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ پاکستان کا مستقبل خلافت راشدہ کی طرز پر نظام حکومت سے وابستہ ہے۔ ہم نظام خلافت راشدہ پر یقین رکھنے والی جماعتوں کو اس اتحاد میں شامل کریں گے۔ یہ اتحاد آنے والے انتخابات میں بڑی قوت بن کر ابھرے گا۔ ہم بہت جلد مینار پاکستان لاہور کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں تاریخی جلسہ کی صورت میں سیاسی قوت کا مظاہرہ کر کے اپنی سیاسی جدوجہد کا آغاز کریں گے۔ اس جلسہ میں پہلی مرتبہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان عوامی اجتماع سے خطاب فرمائیں گے انہوں نے کہا پاکستان میں خلافت راشدہ کا نفاذ امریکی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنے کا سنگ میل ہے۔

> **متحدہ دینی محاذ پاکستان میں نظام خلافتِ راشدہ کے احیاء کے لیے قائم کیا گیا ہے اسی لیے ہم نظام خلافتِ راشدہ پر یقین رکھنے والی جماعتوں کو ہی اس اتحاد میں شامل کریں گے**

موجودہ حکمرانوں کی 5 سالہ کارکردگی کے سوال پر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا......

”موجودہ حکمرانوں نے عوام کو مہنگائی، بے روزگاری، لوڈ شیڈنگ، کرپشن، لوٹ مار اور سی این جی کے حصول کے لیے لمبی قطاروں کے سوا کچھ نہیں دیا۔ انہوں نے مہنگائی کے ذریعے غریب عوام کی کمر توڑ دی ہے۔

آئندہ ملک کی غریب عوام کی اکثریت ہمارے ساتھ ہوگی۔ انہوں نے ملک کو تباہی کے کناروں سے بھی آگے پہنچا دیا ہے۔

دیگر جماعتوں کو اس اتحاد میں شامل کرنے کے سوال پر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ جیسا کہ اس اتحاد کے نام سے ظاہر ہے کہ کوئی غیر مسلم جماعت ہمارے اتحاد کا حصہ نہیں بن سکتی ہے کیونکہ اللہ کا دین صرف اسلام ہی ہے۔ حال ہی میں پاکستان راہ حق پارٹی نے اس اتحاد میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ امید ہے کہ جماعت اسلامی بھی اس اتحاد کا حصہ بن جائے گی۔

ایم ایم اے سے متعلق سوال کے جواب میں مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا ایم ایم اے صرف فضل الرحمٰن کا نام ہے، مولانا فضل الرحمٰن کے شیعہ جماعت کے ساتھ اتحاد سے اسلام نافذ کرنے کے دعوؤں کی قلعی کھل گئی ہے۔ یہ تو مولانا فضل الرحمٰن ہی بتا سکتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو کر پاکستان میں شیعہ والا نظام نافذ کریں گے یا اسلام والا؟

سپاہ صحابہ پر پابندی کے سوال پر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ سپاہ صحابہ پر پابندی پرویز مشرف کے غیر آئینی اور غیر قانونی کاموں میں سے ہے۔ اگر پرویز مشرف کے دیگر احکامات کو ختم کیا گیا ہے۔ تو سپاہ صحابہ پر پابندی والا غیر آئینی اور غیر قانونی فیصلہ اب تک کیوں برقرار ہے؟

جھنگ سے الیکشن میں حصہ لینے کے سوال پر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد جھنگ کے غیور عوام نے ہر الیکشن میں سپاہ صحابہ کے امیدواروں کو کامیاب کروایا ہے۔ مولانا اعظم طارق شہید جیل کی کال کوٹھری میں بھی الیکشن جیت گئے تھے۔ گزشتہ انتخابات میں پرویز مشرف نے دھاندلی اور غنڈہ گردی کے ذریعے سپاہ صحابہ جھنگ کے عوام کی نمائندگی سے محروم کرنے کی مذموم کوشش کی۔ الیکشن کے بعد رات کے آخری پہر تک مجھے کامیاب قرار دیا گیا تھا۔ لیکن ایک سازش کے تحت میڈیا پر مخالف امیدوار کی کامیابی کا اعلان ہوا ہم نے اپنے حلقہ میں دھاندلی کے ثبوت عدالت عدلیہ میں پیش کیے۔ ہمارے مخالف امیدوار کی جعلی ڈگری کے تمام کاغذات بھی عدالت میں جمع ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے عدالت عالیہ نے فیصلہ نہیں

> **کسی دوسرے فرقے یا جماعت کی دل آزاری کا باعث بننے والے تمام اعمال پر پابندی لگائی جائے یا انہیں محدود کر دیا جائے**

CS CamScanner

سنایا اس کی وجہ یہی ہے کہ کچھ مقتدر قوتیں سپاہ صحابہ کو اسمبلی میں دیکھنا نہیں چاہتی تھیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ہمارے حلقہ کے جعلی ڈگری کا فیصلہ جلد از جلد سنایا جائے تا کہ قوم کے سامنے جھوٹ، منافقت اور دھاندلی کے ذریعے عوام کے حقیقی نمائندوں کو اسمبلی کی رکنیت سے محروم کرنے کی سازش بے نقاب ہو سکے۔

ملک گیر سطح پر امیدوار کھڑا کرنے کے سوال پر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا ہم نے بڑے غور و خوض کے بعد ہی ملک گیر سطح پر سیاست میں آنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سپاہ صحابہ اگر چہ ایک نظریاتی اور مذہبی تحریک ہے لیکن ہم نے گذشتہ ادوار میں تجربہ کیا ہے کہ جن لوگوں کو ہم ووٹ دے کر کامیاب کرواتے تھے۔ وہ لوگ ہمارے ساتھ معاہدہ کرنے کے باوجود اسمبلی میں جا کر ہماری بات سننے کے لیے بھی تیار نہیں ہوتے تھے۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ کسی بھی امیدوار کی مقامی جماعت کی طرف سے حمایت کی بجائے اتحاد کے لیے ملک گیر سطح پر بات کی جائے۔ ہم متحدہ دینی محاذ کی قیادت کے ذریعے دیگر سیاسی جماعتوں کی حمایت کریں گے۔

سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کے الزام کے سوال پر کہا اس الزام کا جواب ہم بار ہا دے چکے ہیں بلکہ ہم نے عملی طور پر بھی ثابت کیا تھا کہ ہمارا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے کچھ لوگ ہماری جماعت کے مرکزی راہنما ملک محمد اسحاق کی وجہ سے سپاہ صحابہ پر دہشت گردی کا الزام لگاتے ہیں میں ان پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ملک محمد اسحٰق پر قتل کے جھوٹے مقدمات تھے۔ لیکن انہوں نے بڑی بہادری، اور جرأت کے ساتھ ان مقدمات کا سامنا کیا ہے۔ اور عدالتوں کے ذریعے تمام جھوٹے مقدمات سے بری ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی رہائی کے لیے کسی سے بھیک نہیں مانگی بلکہ انہوں نے تمام الزامات کو عدالتوں میں جھوٹا ثابت کیا۔ جس کی وجہ سے ان کی رہائی ممکن ہو سکی ہے۔

اگر عدالت کسی شخص کو بری کرے تو پھر بھی اسے مجرم کہا جا سکتا ہے؟ اگر ایسا کیا جائیگا تو یہ عدالت کی توہین ہو گی۔ ہم تو آئینی جدوجہد کے ذریعے اپنے مطالبات منوانا چاہتے ہیں اسی لیے سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا تھا۔ ہم بھی اسی راستے پر اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ دہشت گردی کا الزام لگا کر ہمیں اپنے مشن سے دور نہیں کیا جاسکتا ہے۔

دہشت گردی کا الزام لگا کر ہمیں اپنے مشن سے دور نہیں کیا جاسکتا

ایم کیو ایم کی طرف سے مدارس اور مساجد کے

پاکستان میں خلافتِ راشدہ کا نفاذ، امریکی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنے کا سنگ میل ہے

کوائف جمع کرنے کے سوال پر کہا ہم کسی شخص یا جماعت کو مدارس یا مساجد کے کوائف لینے کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہ عمل ریاست کے اندر ریاست قائم کرنے کے مترادف ہو گا۔ ملک میں فرقہ واریت ختم کرنے کے لیے لائحہ عمل کے سوال پر مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا اگر ملی یکجہتی کونسل اور متحدہ علماء بورڈ یا عبدالستار نیازی کی سفارشات کو قانون کی شکل دے دی جاتی تو آج فرقہ وارانہ تصادم کے خطرات کا خاتمہ ہو جاتا۔ اب بھی اگر حکومت اس مسئلہ کو حل کرنے میں مخلص ہو تو فرقہ وارانہ فسادات کے آگے بند باندھا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے سب سے پہلے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسی دوسرے فرقے یا جماعت کی دل آزاری کا باعث بننے والے تمام اعمال پر پابندی لگا دی جائے۔ یا انہیں محدود کر دیا جائے۔ مثلاً شیعہ کی اذان اور کلمہ مسلمانوں کے لیے دل آزاری کا باعث ہے اس پر فی الفور پابندی لگا دی جائے۔ اس سے فرقہ وارانہ فسادات کا راستہ مکمل طور پر بند ہو سکتا ہے۔

آخر میں مولانا محمد احمد لدھیانوی نے وزیر اعلیٰ قائم علی شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کراچی میں گزشتہ ماہ ہمارے 35 سے زائد کارکنوں کو شہید کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ہمارے کارکنوں کی ٹارگٹ کلنگ اور خون ریزی کو روکیں۔ کراچی میں منظم سازش کے تحت سپاہ صحابہ کے کارکنوں کا قتل عام جاری ہے۔ ہمارے طلباء' مذہبی راہنماؤں' کارکنوں کا قتل ایک آزاد ریاست اور جمہوری عوامی حکومت کے دعویداروں کے لیے چیلنج ہے۔ وطن عزیز کی اقتصادی شہ رگ کراچی میں امن وامان اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لیے ہم ہر طرح کا کردار ادا کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔ ہم نے ایک وقت میں 40-40 جنازے اٹھا کر بھی ملک کا امن برقرار رکھا ہے۔ کبھی گاڑیوں، ٹرینوں اور قومی املاک کو آگ نہیں لگائی۔

گذشتہ یکم محرم کو کراچی میں تاریخی ریلی کے دوران دکانوں کو بھی بند نہیں کرایا گیا تا کہ دکانداروں کا نقصان نہ ہو۔ اتنی بڑی ریلی گزر جانے کے باوجود کسی دکاندار کا ایک پائی بھی نقصان نہیں ہوا۔

انہوں نے وفاقی اور سندھ حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ کراچی میں جاری خون ریزی اور امن وامان کی بگڑتی صورتحال کو کنٹرول کرے۔

☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

خوشخبری

اصحاب رسول ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کا علمبردار

نظام خلافت راشدہ

اب انٹرنیٹ پڑھی

نظام خلافت راشدہ ہر ماہ انٹرنیٹ پر باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جائے گا

نیا شمارہ پڑھنے یا DOWNLOAD کرنے کے لئے VIST کریں

FACEBOOK

Khelafaterashida

اپنی تجاویز اور آراء کے لئے ای میل کریں۔

khelafaterashida@yahoo.com

جرنیل سپاہ صحابہ ممبر قومی اسمبلی

حضرت مولانا ایثار القاسمی شہید رحمۃ اللہ علیہ

حالات وواقعات

''حضرت مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ بہادر، دلیر اور حق گو عالم دین تھے۔ وہ آندھی کی طرح آئے اور لاکھوں انسانوں کے قلب وجگر پر چھا گئے۔ ان کی بطور عالم عملی زندگی چھ سال اور سیاسی زندگی صرف ڈیڑھ سال تھی۔ وہ چند ماہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبر رہے انہیں اس وقت کی قومی اسمبلی میں سب سے کم عمر ممبر کا اعزاز حاصل تھا۔ انہوں نے ان مختصر ایام وشہور میں ایسے نقوش صفحات تاریخ پر مرتب کیے جو نصف صدی یا ربع صدی کا احاطہ کر سکتے ہیں'' یہ وہ الفاظ ہیں جو علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے لیے ادا کیے جو مولانا ثناء اللہ سعد کی کتاب نقوش ایثار میں موجود ہیں۔

مولانا ایثار القاسمی شہید کا شمار سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے ابتدائی رفقاء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کا مشن انتہائی جرأت، بہادری اور لگن کے ساتھ عوام الناس میں ہی نہیں بلکہ قومی اسمبلی کے ایوانوں میں پیش کیا اس کے لیے اپنی جان تک کی پروانہ کی۔ بالآخر اس مشن کی پاداش میں انہیں انتہائی بے دردی کے ساتھ جھنگ سٹی میں اپنی ہی چھوڑی ہوئی صوبائی اسمبلی کی سیٹ کے ضمنی انتخابات کے دن شہید کر دیا گیا۔ اور آج وہ اپنے قائد مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے پہلو میں محو خواب ہیں۔

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ 13 اکتوبر 1964ء کو چک 484 گ ب سمندری ضلع فیصل آباد میں رانا عبد الحمید کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم راجپوت فیملی کے درویش صفت انسان سمجھے جاتے تھے۔ جو قیام پاکستان سے قبل انبالہ سے ہجرت کر کے سمندری میں آباد ہوئے تھے۔

آپ انتہائی خدا ترس اور دینی ذوق کے حامل انسان تھے۔ انہوں نے اس گاؤں میں آکر موتی مسجد میں اعزازی طور پر امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کے والد خود عالم دین نہ تھے لیکن انہوں نے اپنے بیٹے محمد ایثار کو عالم دین بنانے کا فیصلہ کیا۔

مولانا ایثار القاسمی کے سات بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ بعض وجوہ کی بناء پر آپ کے والد محترم کو گاؤں چھوڑ کر اہل وعیال کے ساتھ لاہور میں سکونت اختیار کرنا پڑی۔

> مولانا ایثار القاسمیؒ نے سپاہ صحابہ کا مشن عوام الناس میں ہی نہیں بلکہ قومی اسمبلی کے ایوانوں میں بھی انتہائی جرأت، بہادری اور لگن کے ساتھ پیش کیا اور اس کے لیے اپنی جان تک کی پروانہ کی

لاہور میں مولانا ایثار القاسمی شہید کو گلبرک کے انگلش میڈیم سکول میں داخل کروا دیا، جہاں آپ نے پرائمری کی تعلیم مکمل کی۔ چھٹی جماعت میں داخل ہوئے ابھی چند دن ہوئے تھے کہ ایک بزرگ کے کہنے پر آپ کے والد محترم نے آپ کو سکول سے نکلوا کر گلبرک میں ہی دینی تعلیم کے لیے جامعہ اسلامیہ میں داخل کروا دیا جہاں آپ نے قرآن پاک حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ تجوید اور قرأت کی سند حاصل کی۔ اس کے بعد دار العلوم حنفیہ اور جامع عثمانیہ میں مولانا عبد العلیم قاسمی سے دینی تعلیم کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

درس نظامی سے فراغت کے بعد ٹاؤن شپ لاہور کے دینی مدرسہ مخزن العلوم اور پھر سید ابرار شاہ کے مدرسہ دار الحق میں قرآن پاک اور درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھاتے رہے۔ تدریس کے دوران ہی معروف مسجد دار السلام میں خطابت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ اس دوران آپ کے ذہن میں کاروبار کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ آپ نے اپنے آبائی شہر سمندری کے قاسم بازار میں سپلائی کارپوریشن کے نام سے ضرورت کی اشیاء قسطوں پر فراہم کرنے کی دوکان بنائی جس میں خسارہ کے باعث یہ کاروبار ترک کرنا پڑا۔

اس دوران آپ کی ملاقات اپنے ہم مکتب جاوید اقبال اور مولانا گل محمد مدنی سے ہوئی انہوں نے آپ کو کاروبار چھوڑ کر دینی کاموں میں زندگی وقف کرنے کے لیے قائل کر لیا۔ اوکاڑہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے امیر سید امیر حسین گیلانی کی وساطت سے صدیق نگر اوکاڑہ کی مسجد صدیقیہ میں امام وخطابت کے فرائض انجام دینے شروع کیے۔ اس دوران آپ نے ریلوے اسٹیشن اوکاڑہ کے نزدیک انوریہ مسجد میں طلبہ کو درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھانا شروع کیں۔

یہ جنرل ضیاء الحق شہید کے مارشل لاء کا دور تھا۔ جنرل ضیاء الحق کے خلاف بحالی جمہوریت (ایم آر ڈی) کی تحریک شروع ہو چکی تھی۔ مارشل لاء کے خلاف شہر شہر جلسے ہو رہے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام بھی اس تحریک میں پیش پیش تھی چونکہ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی وابستگی جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تھی اس لیے آپ نے اوکاڑہ شہر میں اس تحریک کے دوران زبردست خدمات انجام دیں۔ اور جلد ہی اوکاڑہ کے مذہبی اور سیاسی حلقوں میں معروف شخصیت کے طور پر ابھر کر سامنے آگئے۔

ایک بار اوکاڑہ میں مسلم کمرشل چوک راوی روڈ پر ایم آر ڈی پنجاب کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا جس میں پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر فخر زماں اور شاید جہانگیر بدر بھی مدعو کیے گئے تھے۔ اس جلسہ کی صدارت جمعیت علماء اسلام کے رہنما اور ایم آر ڈی پنجاب کے کنوینر سید امیر حسین شاہ گیلانی کر رہے تھے۔ جلسہ کے دوران معظم علی معظم نامی کسی شاعر نے سابق وزیر اعظم پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو پر نظم پڑھی۔ '' بھٹو دے نعرے وجن گے'' اور حسب

معمول بھٹو کو شہید، مظلوم اور پتا نہیں کیا کچھ کہا۔ قاسمی صاحب کو سخت کوفت ہوئی۔ اپنے خطاب کے دوران قاسمی صاحب نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ "بھٹو صاحب قتل کیس میں سزا یافتہ مجرم ہیں۔ عدالت عالیہ نے انہیں قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا دی ہے جس کی بناء پر انہیں شہید قرار دینا قطعاً درست نہیں اس جلسہ میں ایم آر ڈی میں شامل دیگر تنظیموں کے راہنما بھی موجود ہیں جن کو بہر حال بھٹو مرحوم کے واقعہ شہادت سے اتفاق نہیں ہے۔ شہادت ایک اعلیٰ ترین منصب ہے اور ہم یہ قطعاً برداشت نہیں کریں گے کہ آپ قتل کے جرم میں سزائے موت پانے والے کو شہید کہیں۔"

قاسمی صاحب کے ان ریمارکس پر جلسہ کے دوران شدید ردعمل ہوا۔ فخر زماں نے اپنی تقریر میں قاسمی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا......

"قاسمی صاحب آپ بھٹو صاحب کو شہید کہنے پر نالاں نہ ہوں۔ شہادت واقعی ایک اعلیٰ منصب ہے۔ اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر آپ جام شہادت نوش کریں تو ہم آپ کے لیے اس سے بھی بڑا جلسہ کریں گے"

فخر زماں کے اس لطیفہ پر مجمع میں زبردست قہقہے گونجنے لگے، بہر حال جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

ایم آر ڈی کی تحریک کے دوران ہی آپ کی خدمات نے آپ کو ضلع اوکاڑہ کی سیاست میں ایک منفرد حیثیت بخشی، آپ کی خطابت کے چرچے تو پہلے ہی سے ہو رہے تھے۔ اب آپ مزید ابھر کر سامنے آئے۔ اور آپ کا اثر و رسوخ مذہبی حلقوں کے علاوہ سیاسی حلقوں میں بھی بڑھنے لگا۔ آپ کی چال ڈھال اور گفتار و رفتار کی کشش سے نوجوان خون بہت متاثر ہوا۔

انہی دنوں آپ کو مولانا حق نواز شہیدؒ کی صدائے

کا فیصلہ کیا۔ چھ ستمبر ۱۹۸۵ء کو انجمن سپاہ صحابہ معرض وجود میں آئی۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اس انجمن کے بانی اور سرپرست اعلیٰ تھے۔

یہ انجمن ایران میں شیعہ انقلاب کے بعد پاکستان میں شیعیت کی روز افزوں جارحیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے لیے بنائی گئی۔ یہ گرم لہو جوانوں کی تنظیم تھی جس کے بانی مولانا حق نواز ایک عرصہ سے ضلع جھنگ میں ہر قسم کی قربانی دیتے اور جنرل ضیاء الحق کی مارشلائی حکومت کا جبر و تشدد برداشت کرتے ہوئے ایک دور افتادہ منزل کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے اور بے شمار ذہنی اور جسمانی امتحانات سے گزر چکے تھے۔

اس وقت پورے ملک میں شیعیت کا ڈنکا بج رہا تھا۔ صحابہ کرامؓ کے خلاف یاوہ گوئی، ازواجؓ رسولؐ کے خلاف ہرزہ سرائی پر مشتمل بیسیوں کتب دھڑا دھڑ شائع ہو کر مارکیٹ میں سستے داموں فروخت ہو رہی تھیں۔

ایران کے مذہبی آمر خمینی مردود نے اپنے پرانے ملاؤں اور آباء واجداد کی واہیات کتب کا گیارہ زبانوں میں ترجمہ کرا کر دنیا کے مختلف ممالک میں مفت تقسیم کرنا شروع کر دیا تھا۔ گویا خمینی نے دنیا کے ہر ہر ملک میں اپنے ناپاک عزائم پھیلانے شروع کر دیئے۔ اور اسلام کے روپ میں ایک خالصۃً کفریہ انقلاب برپا کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ پاکستان کو اس نے اپنا پہلا ٹارگٹ بناتے ہوئے یہاں کے شیعوں کو دیگر ہدایات کے علاوہ اسلحہ کی فراہمی بھی شروع کر دی۔

چنانچہ ملک عزیز میں ابن سبا کی ذریت نے وہ اودھم مچایا کہ شرافت سر پیٹ کر رہ گئی۔ مورخہ ۶ جولائی ۱۹۸۵ء کو شیعوں نے کوئٹہ کے بھرے بازاروں میں دن دیہاڑے سنی مسلمانوں پر دھاوا بول دیا۔ دکانیں لوٹیں،

قیادت کی طرف اٹھیں لیکن.....

وہاں ایک خاموشی تیرے سب کے جواب میں

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ ان مشکل ترین حالات میں سوچ سمجھ کر اور فی الواقعی اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر سنیت کی فلاح و بقا کے لیے میدان عمل میں اترے اور اپنے کٹر دشمن کاٹ دار لہجے کے زور سے مظلوم و مقہور سنیوں کو بیدار کیا۔

غیور اہلسنت عوام کو ان کے مذہبی، دینی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی حقوق ہاتھوں ہاتھ غصب ہوتے ہوئے نظر آئے اور ان کے شعور نے انگڑائی لی تو انہوں نے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی صدائے حق پر لبیک کہا اور اپنے حقوق کے حصول کے لیے سر بکف ہو کر میدان عمل میں اتر آئے۔

تاریخ عالم میں پیغمبر اسلامؐ اور ان کے جانثاروں کے ساتھ اپنوں کا ناقابل فراموش ظالمانہ رویہ یقیناً ناقابل فراموش ہے اہل حق کی مخالفت سب سے پہلے اپنوں کی طرف سے ہوتی چلی آ رہی ہے۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے جونہی شیعیت کی اسلام دشمنی کا پردہ چاک کرنا اور اہل تشیع کی دینی حیثیت کو بر سر منبر واشگاف الفاظ میں بیان کرنا شروع کیا تو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہی علماء جو شیعیت کے خلاف عرصہ دراز سے تقاریر اور مناظرے کرتے چلے آ رہے تھے، مولانا حق نواز شہیدؒ کی مخالفت پر اتر آئے۔ کسی نے تخریب کار کہا تو کسی نے شرارتی، کسی نے دہشت گرد کہا تو کسی نے جذباتی شخص ہونے کا طعنہ دیا۔

ان ناساعد حالات میں اگر علماء کے طبقہ میں سے کوئی نام مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی علی الاعلان حمایت کرتا نظر آتا ہے تو وہ مولانا ایثار القاسمی اور سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دو حضرات نے ساتھ نبھایا اور کبھی پیچھے نہیں ہٹے، جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ ساہیوال کے ایک جلسہ میں پہلی

ساہیوال جیل میں "سر جھکانے" کے جواب میں آپؒ نے سپرنٹنڈنٹ جیل سے فرمایا "نہیں صاحب! ایسا نہیں ہوگا، یہ سر خدا کے علاوہ کسی کے آگے نہیں جھکے گا"

تاریخ عالم میں پیغمبر اسلام اور ان کے جانثاروں کے ساتھ اپنوں کا ظالمانہ رویہ یقیناً ناقابلِ فراموش ہے

حق سننے کا موقع ملا۔ ساہیوال کے ایک جلسہ میں پہلی بار آپ کی مختصر ملاقات ہوئی۔ مولانا حق نواز جھنگوی اس وقت عزیمت کے آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے تھے۔

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے ایک باضمیر خطیب اور شعلہ بار مقرر ہونے کی حیثیت سے مولانا حق نواز شہید کا ساتھ دینے

آگ لگائی، قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا اور ظلم کی انتہا کرتے ہوئے مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو کر معصوم دوشیزاؤں کی عزتوں سے کھیلا۔ اسی پر بس نہ کی بلکہ عزتیں تار تار کرنے کے بعد دوشیزاؤں کے پستان تک کاٹے۔

اس قیامت کے بعد سنی عوام کی آنکھیں اپنی مذہبی

بار قاسمی صاحب کو مولانا حق نواز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور پہلی ملاقات سے ہی متاثر ہو کر اپنی زندگی ان کے مشن مقدس کے لیے وقف کر دی۔

مولانا ایثار القاسمی کڑیل نوجوان تھے۔ اللہ پاک نے صاف گوئی میں ملکہ تامہ عطاء فرمایا تھا۔ خلوص نیت سے

آگے بڑھ کر اپنی زبان و بیان کی قوت سے فتنۂ شیعیت کی کمال کھینچنے لگے۔

جب مولانا ایثار القاسمی نے قصر شیعیت پر اپنی تقاریر میں تابڑ توڑ حملے شروع کیے اور مارشلائی حکومت کو ہدف تنقید بنانا شروع کیا۔ تو جہاں رفض کے ایوانوں میں کھلبلی مچی وہاں حکومت بھی سیخ پا ہوگئی۔ ایک بار جمعۃ المبارک کے موقع پر آپ نے اپنا مشن اور موقف بیان کیا تو کاشف مرتضیٰ ڈپٹی کمشنر اوکاڑہ نے گرفتاری کے آرڈر جاری کر دیئے۔ اور پولیس کی ایک بھاری نفری نے انور یہ مسجد کو گھیرے میں لے لیا۔ مولانا کو خبر ہوئی تو مولانا نے بھی بہر صورت بچ نکلنے کا فیصلہ کر لیا۔ جمعۃ المبارک سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو ہر طرف پولیس نظر آئی۔ مولانا نے ایک خفیہ راستہ استعمال کیا اور پنجاب پولیس کے وردی پوش شاہینوں کو جُل دے کر نکل گئے۔

گرفتاری میں ناکامی کے بعد اوکاڑہ کی نوکر شاہی نے مولانا کی مسجد میں سپیکر کے استعمال پر پابندی کا حکم نامہ جاری کیا۔ اگلا جمعہ آیا تو مولانا نے لاؤڈ سپیکر کھول کر خطاب شروع کیا۔ نوکر شاہی نے حکم نامے کی دن دہاڑے مٹی پلید ہوتے دیکھی تو پھر مسجد کو گھیر لیا۔ پولیس کے شاہینوں کو اتنا اطمینان تھا کہ نماز با جماعت ادھر ہی پڑھائیں گے پھر دیکھا جائے گا۔ مولانا کو صورت حال معلوم ہوئی تو خطاب سے فارغ ہو کر نماز کے لیے کسی دوسرے مولوی صاحب کو مصلے پر کھڑا کیا خود باہر نکلے موٹر سائیکل پر سوار ہونے ہی لگے تھے کہ ایک سپاہی نے کلائی سے پکڑ لیا۔ مولانا نے ہاتھ ذرا پیچھے کر کے اس کے منہ پر ایسا مکا لگایا کہ اس کے اوسان خطاء ہو گئے۔ اب دوسرا سپاہی آگے بڑھا، جونہی وہ قریب ہوا۔ مولانا نے اسے پٹخنی ماری، بازو چھڑایا اور ہوا ہو گئے پولیس والے گلیوں میں دوڑے مگر شکار نکل گیا تھا۔ جامعہ مدنیہ میں جا کر آپ نے نماز جمعہ ادا کی۔

دوسری بار گرفتاری میں ناکامی پر انتظامیہ کو جو سبکی اٹھانا پڑی اس نے اسے حواس باختہ کر دیا۔ اب کے ڈپٹی کمشنر نے ایک مکارانہ چال چلی اور مولانا کو میٹنگ پر طلب کیا۔ مولانا نے یہ سوچ کر کہ شریف کو جب بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔ بی ڈویژن کے تھانہ میں میٹنگ پر جا پہنچے۔

میٹنگ کیا تھی وہ تو ایک بہانہ تھا۔ دھوکہ باز افسر نے مولانا کو ہتھکڑی ڈال کر ساہیوال جیل بھجوا دیا۔ جہاں پر آپ نے اٹھارہ دن قید کاٹی۔

آپ کے ایک دوست قاری عبداللہ عابد

نامساعد حالات میں اگر علماء کے طبقہ میں سے کوئی نام مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ کی علی الاعلان حمایت کرتا نظر آتا ہے تو وہ مولانا ایثار القاسمی شہید رحمہ اللہ اور علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمہ اللہ ہیں

(مدرس جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال) نے مجھے بتایا کہ......

”جن دنوں آپ ساہیوال جیل میں ہوتے تھے، ایک بار جیل میں قیدیوں کی گنتی یا تلاشی ہو رہی تھی، تمام قیدی ایک قطار میں اس انداز سے بٹھائے گئے کہ ان کے سر نیچے کو جھکے ہوئے اور ہاتھ اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ قاسمی صاحب بھی اسی قطار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن سر جھکانے کی بجائے کسی حد تک بلند کر رکھا تھا، سپرنٹنڈنٹ تلاشی لیتا ہوا جب آپ کے قریب پہنچا تو دیکھ کر تلملایا اور غصے میں کہنے لگا......

”او مولوی سر نیچے رکھو“!

آپ نے فرمایا......

”نہیں صاحب! ایسا نہیں ہوگا، یہ سر خدا کے علاوہ کسی کے آگے نہیں جھکے گا“۔

سپرنٹنڈنٹ یہ سن کر حیران ہوا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ مولوی صاحب سپاہ صحابہؓ کے آدمی ہیں۔ جب سپرنٹنڈنٹ نے سپاہ صحابہؓ کا لفظ سنا تو خاموشی سے آگے بڑھ گیا“۔

آپ نے اس بار جیل میں ۱۸ دن گزارے، اوکاڑہ کے احباب نے کافی دوڑ دھوپ کر کے آپ کی ضمانت منظور کرائی اور آپ رہا کر دیئے گئے۔

انہی دنوں مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تحریک بھی زوروں پر تھی جھنگ کے علاقہ گڑھ مہاراجہ میں شیعہ جاگیرداروں نے مظلوم سنی عوام پر ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمہ اللہ کے لیے جھنگ میں اپنے مشن کی تکمیل کے لیے دست و بازو کے طور پر مولانا ایثار القاسمی رحمہ اللہ کی اعانت بہت سود مند ثابت ہوئی

تھا۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہید کو گڑھ مہاراجہ کے عوام کی راہنمائی کے لیے ایک بہادر، نڈر اور جرأت مند عالم کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے مولانا ایثار القاسمی شہید کو اوکاڑہ چھوڑ کر گڑھ مہاراجا آنے کا حکم دیا۔ اس وقت گڑھ مہاراجہ کے حالات بہت خراب تھے۔ لیکن مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی جرأت، بہادری اور پُر اثر خطابت کے باعث کئی نوجوان شیعہ مذہب سے تائب ہو کر سپاہ صحابہ کے جانثار کارکن بن گئے۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے لیے جھنگ میں بہت کٹھن اور نامساعد حالات میں اپنے مشن کی تکمیل کے لیے دست بازو کے طور پر مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی اعانت بہت سود مند ثابت ہوئی۔ اس دوران سانحہ لیہ جیسا عظیم سانحہ پیش آیا۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو قتل جیسے سنگین مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر مولانا حق نواز جھنگویؒ کو بھی شہید کر دیا گیا۔ حکومت کے ظلم و جبر کے مقابلے میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی میں جس طرح مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے کردار ادا کیا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اس کام کے لیے آپ کو تیار کر گئے ہیں۔

۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کی رات ایک پُر اسرار اور بھیانک رات تھی انسانوں کی شکل میں چند بھیڑیے جھنگ صدر کے محلہ پپلیانوالہ (موجودہ نام محلہ حق نواز شہیدؒ) میں احرار پارک کے گرد چکر لگا رہے تھے، ان کے ذہنوں پر شیطنت کا عفریت سوار تھا۔ ان کے ہاتھوں میں انسانیت کے لیے موت کا سامان موجود تھا۔ وہ آج ایک انسان کی شکل میں پوری انسانیت کا خون بہانے آئے تھے، شرافت کے باغی اور حقائق کے منکر یہ بھیڑیئے ملک عزیز میں ایرانی شیطانی انقلاب کی درآمد میں ناکامی پر بوکھلاہٹ کا شکار تھے۔ احرار پارک کے قریب ایک شادی کی تقریب تھی۔ جہاں شامیانے لگے ہوئے اور شادیانے بج رہے تھے۔ قریب ہی امیر عزیمت شیر اسلام علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا مکان تھا۔ رات کوئی آٹھ بجے کا ٹائم ہوگا۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اپنے ہمسایوں کی خوشی میں شریک ہونے کے لیے گھر سے نکلے ہی تھے کہ ان درندوں نے ان کو جا لیا۔ تڑاخ، تڑاخ، تڑاخ، احرار پارک کی فضاء فائرنگ سے گونج اٹھی۔ بھیڑیئے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے۔ لوگ فائرنگ کی آواز سن کر بھاگے، شیر اسلام مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ خون میں لت پت دھرتی پہ لوٹ رہے تھے۔ جب کہ قاتل دم دبا کر بھاگ گئے تھے۔

دونوجوانوں نے آگے بڑھ کر شیر بسمل کو اٹھا کر کار میں لٹایا اور ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر نے آکسیجن لگائی لیکن مولانا کی روح پرواز کر چکی تھی۔ ان کا وجود ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

رہے تھے۔ اگرچہ سانحہ کے وقوع پذیر ہونے کے فوراً بعد ہی کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا لیکن عوام کے بے پناہ جذبات کے ریلے نے کرفیو کی تمام تر پابندیاں خس و خاشاک کی

لائی گئی تو قیامت کا منظر تھا۔ دور دور تک خواتین اپنے مکانات کی چھتوں پر چیخ و پکار کرتی نظر آ رہی تھیں۔

میت احرار پارک میں لائی گئی۔ مولانا ایثار القاسمی

امیر عزیمتؒ کی نماز جنازہ کے وقت ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی گویا فلک بھی صدمے میں آنسو برسا رہا تھا

دہ ساکت و جامد پڑے تھے۔ قدرت ہمیشہ کے لیے ان کی زبان بندی کا پروانہ جاری کر چکی تھی کہ اب زبان کا نہیں! خون کے بولنے کا وقت شروع ہو چکا تھا۔ جھنگ میں آہ و فغاں کا شور بلند [illegible] گیاں ٹیلی فونوں کے دل دھڑکنے اور [illegible] لگے۔ جھنگوی شہید کا قتل معمولی سانحہ نہ تھا۔ جھنگ انتظامیہ نے فوراً شہر [illegible] میں کرفیو کا نفاذ کر دیا کہ یہ امن کی بیوہ کا گھر بسانے کی کاوش تھی۔

اوکاڑہ شہر میں نیو لکڑ منڈی کی جامع مسجد عثمانیہ کے خطیب مولانا غلام محمود انور کے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ انہوں نے ریسیور اٹھایا تو دوسری طرف سے شیر اسلام کی شہادت کی خبر سن کر ٹھٹھک گئے۔ ریسیور کریڈل پر رکھا اور حواس باختہ ہو کر بھاگے۔ انہوں نے جا کر مولانا ایثار القاسمی کو یہ خبر سنائی تو مولانا یہ دردناک خبر سن کر فرطِ غم سے رونے لگے۔

یہ ایک فطری امر تھا۔ ایک ایسا سانحہ پیش آیا تھا جو دنیا بھر کے غیور مسلمانوں کے دلوں کو ہلا دینے کے لیے کافی تھا۔ مولانا ایثار القاسمی حساس نوجوان تھے۔ اگر رونے سے کچھ حاصل ہوتا تو شاید مزید روتے، مزید روتے لیکن جلد ہی سنبھل کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ گاڑی کرائے پر لی اور رات تین بجے کے قریب جھنگ روانہ ہوئے اور علی الصبح جھنگ پہنچ گئے۔ جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر سید امیر حسین شاہ گیلانی اور سپاہ صحابہؓ ضلع اوکاڑہ کے صدر قاری غلام محمود انور بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

۲۳ فروری ۹۰ء کا سورج طلوع ہوا۔ یہ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ ملک بھر میں ٹیلی فون کے ذریعے اس سانحہ کی اطلاع راتوں رات پھیل گئی تھی۔ سوگوار کارکن ملک بھر کے کونے کونے سے قافلہ در قافلہ جھنگ پہنچ رہے تھے۔ شام ۴ بجے اسلامیہ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا ہوئی تھی۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے مکان کے سامنے احرار پارک میں اور ادھر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے باہر سوگواروں کا ہجوم آہ و فغاں میں مصروف تھا۔ شہر کے مختلف حصوں سے دھوئیں کے بادل اٹھتے ہوئے دکھائی دے

طرح بہا ڈالی تھیں۔

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے شعبہ حادثات کے دا [illegible] کے دروازے سے سوگوار ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"مظلوم سنی نوجوانو! آج ہمارے بدترین دشمن نے ہمیں ایک بہت بڑے نقصان سے دوچار کر دیا ہے ہمارے عظیم قائد مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہے اور وہ جام شہادت نوش کر گئے ہیں۔ [illegible] مجروح [illegible] تھے آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں۔ جذبات [illegible] شہر میں [illegible] ہو رہے ہیں۔ کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ ہم نے علامہ حق نواز شہیدؒ کے مقدس خون کا انتقام بہر حال لینا ہے۔ لیکن جوش سے نہیں ہوش سے۔ اگر ہم نے ہوش سے کام نہ لیا تو ہمارا مزید جانی نقصان ہو سکتا ہے۔ اور ہم اب کسی قسم کا نقصان نہیں برداشت کر سکتے۔ ہمارے ساتھی ایف آئی آر درج کروانے گئے ہوئے ہیں۔ انتظامیہ نے ہمارے ساتھ تعاون کا وعدہ کیا ہے۔ لہٰذا میں آپ سے ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں، ہم علامہ شہیدؒ کے قاتلوں کو پہچان چکے ہیں اور ہم انشاء اللہ انتقام لیں گے۔ ظالموں سے انتقام لیا جائے گا۔ ابھی ہم مولانا شہیدؒ کا جسد مبارک لے کر آ رہے ہیں۔ آپ تمام حضرات پرامن جنازہ گاہ کی طرف تشریف لے چلیں۔"

تھوڑی دیر بعد شہید قائدؒ کا جسد مبارک آپ کے حوالے کر دیا گیا۔ میت ہسپتال کی ایمبولینس میں رکھی گئی تو سوگواروں کی آہ و بکا کی شدت میں اضافہ ہو گیا۔ قاسمی صاحب کی چشم پرنم سے موتیوں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے۔ ہجوم ایمبولینس سے چمٹا ہوا تھا۔ بڑی مشکل سے راستہ بنا، لوگ دھاڑیں مارتے ہوئے احرار پارک کی طرف دوڑے، جب شہید قائدؒ کی لاش احرار پارک میں

اور مولانا عبدالغفور حقانی نے غسل دینے کی سعادت حاصل کی۔ کچھ دیر تک احرار پارک [illegible] زیارت کے لیے رکھے رہنے کے بعد میت گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں لے جائی گئی۔ جہاں دور دور تک انسانوں کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ یہ جھنگ کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ سوگوار اجتماع سے سید امیر حسین گیلانی، محمد یوسف مجاہد، [illegible] نا ایثار القاسمی کے علاوہ حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ نے بھی خطاب کیا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد مکی حجازی اور ملک بھر کے دیگر جید علماء کرام بھی موجود تھے۔

نماز جمعہ کے بعد حضرت درخواستی نے شہیدؒ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت ہلکی ہلکی بوندا باندی سی ہو رہی تھی۔ گویا فلک بھی صدمے میں آنسو برسا رہا تھا۔ نماز جنازہ سے فراغت کے بعد شہیدؒ کی میت تدفین کے لیے ان کے دینی مدرسہ جامعہ محمودیہ میں لے جائی گئی۔ جہاں حافظ حسین احمد سینیٹر نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھائی۔ مغرب سے کچھ دیر قبل تدفین عمل میں لائی گئی۔ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ اور ان کے جانشین حضرت مولانا محمد اعظم طارق اور دیگر احباب نے شہیدؒ کے جسد خاکی کو لحد میں اتارا اور یوں عزم و استقلال کا یہ کوہ گراں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انسانی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

امیر عزیمت شہیدؒ کی تدفین کے بعد سب سے بڑا مسئلہ جھنگ میں امن و امان کی بحالی اور شہیدؒ قائد کے قاتلوں کی گرفتاری کا تھا۔ شہر میں ہنگامے ہو رہے تھے۔ قتل و غارت کا بازار گرم تھا۔ قائد شہیدؒ کی شہادت کے تھوڑی دیر بعد ایک معصوم بچہ آصف ندیم بھی جھنگ سٹی میں مخالفین کی بربریت کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کر چکا تھا۔ دکانیں لوٹی جا رہی تھیں اور مکانات نذرِ آتش ہو رہے تھے۔ جھنگ میں ہر طرف دھوئیں کے بادلوں نے گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ مولانا ایثار القاسمی سینے میں غموں سے بوجھل دل لیے کارکنوں کو دلاسہ دے رہے تھے۔ ان کے سروں پر دست شفقت رکھ

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ نے سپاہ صحابہ کے آئین میں ترمیم کے ذریعے نائب سرپرست اعلیٰ کا عہدہ مقرر کر کے شعلہ بیاں مقرر مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کو اس عہدے کے لیے نامزد کیا

آپؒ بہادر، دلیر اور حق گو عالم دین تھے آندھی کی طرح آئے اور لاکھوں انسانوں کے قلب و جگر پر چھا گئے

مولانا عبدالغفور حقانی اور مولانا ایثار القاسمیؒ نے مولانا حق نواز شہیدؒ کو غسل دینے کی سعادت حاصل کی

رہے تھے۔ بلاشبہ یہ بڑے صبر آزما لمحات تھے۔ کارکن دھاڑیں مار مار کر روتے اور اپنے روحانی باپ اور شفیق قائد کو اپنے درمیان نہ پاکر آہ وزاری میں مصروف ہو جاتے۔ کڑیل نوجوان اس صدمے کی تاب نہ لاکر بے ہوش ہو ہو کر گر رہے تھے۔

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا اشتعال جوش و جنون کی صورت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ نوجوانوں کا گریبان چاک ہجوم مرنے مارنے پر تلا ہوا تھا۔ جامع مسجد حق نواز سے مزار پارک تک، سوگواروں کا جم غفیر موجود تھا۔ جھنگ کی نوکر شاہی نے قاتلوں کی گرفتاری کے لیے چوبیس گھنٹے کی مہلت مانگی ہوئی تھی۔ لیکن نوجوانوں کا احساس محرومی انہیں بے چین کیے جا رہا تھا۔ موقع پر موجود علماء کرام کارکنوں کو حوصلہ دلاتے اور صبر و تحمل کے ساتھ پر امن رہنے کی تلقین کر رہے تھے۔ چونکہ کارکن مغلوب الحال ہو چکے تھے لہٰذا ایسی نصیحتوں کو غداری اور بزدلی پر محمول کرنے لگتے۔

اچانک ایثار القاسمی آگے بڑھے۔ ان کا چہرہ غم، رعب و جلال سے معمور تھا۔ اگرچہ ان کے دل کی دنیا میں غم و اندوہ کے جھکڑ چل رہے تھے مگر یہ ان کی قائدانہ صلاحیت تھی کہ فہم و فراست سے کام لیتے ہوئے سوگواروں کے ہجوم پر ایک اچٹتی ہوئی نگاہ ڈالی۔ انہیں آرام سے بیٹھ جانے کو کہا اور خود ان کے درمیان کھڑے ہوئے۔ ان کے لہجے میں غموں کی ٹیس مگر چہرے پر عزم و استقلال کی پرچھائیاں تھیں۔ اچانک فصاحت و بلاغت کا سورج چمکا اور شعلہ نوائی کی گھن گرج سنائی دی۔

وہ کہہ رہے تھے......

"دوستو! صبر سے کام لو، حالات کا تقاضا ہے کہ ہمیں پر امن رہنا چاہیے، انتظامیہ نے قاتلوں کی گرفتاری کے لیے جو مہلت مانگی تھی اس کے ختم ہونے میں ابھی کچھ وقت باقی ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وقت مقررہ تک قاتل گرفتار نہ کیے گئے تب ہم جلوس نکالیں گے اور اب ہمارے جلسوں کا انداز وہ نہ ہوگا جو پہلے ہوا کرتا تھا۔ پہلے ہم گریبان کھول کر چلا کرتے تھے اب ہم ..... کلاشنکوفیں لے کر چلیں گے۔ پہلے ہم گولیاں کھانے کو چلا کرتے تھے اب ہم دشمن کے سینے سے لہو نچوڑ لیں گے۔ میں تمہیں خود لے کر چلوں گا۔ تمہارے آگے آگے چلوں گا۔ ہم اس مقدس خون کا زبردست انتقام لیں گے۔ جھنگ کی دھرتی پر اب جھنگوی شہیدؒ کے وارث ہی رہیں گے۔ دشمنوں پر یہ زمین تنگ کر دی جائے گی۔ نوکر شاہی کان کھول کے سن لے۔ ہمیں وقت مقررہ تک قاتلوں کی ہر صورت گرفتاری مطلوب ہے بصورت دیگر تمہاری کمین گاہوں کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا جائے گا، کارکنوں کو جھنگوی شہیدؒ کے گرم لہو کا واسطہ دے کر کہتا ہوں آرام سے بیٹھ جاؤ"

مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی زبان سے نکلے ہوئے یہ چند جملے کام کر گئے۔ مشتعل کارکنوں نے سر جھکا دیا اور گویا دل ہی دل میں مولانا ایثار القاسمی کو اپنا قائد تسلیم کرتے ہوئے اگلے حکم کا انتظار کرنے لگے۔

شہید قائدؒ کے قتل کے آلہ کار افراد کو جھنگ پولیس بروقت گرفتار کرنے میں کامیاب رہی۔ خدانخواستہ اگر ایسا نہ ہوتا تو جھنگ کی دھرتی پر بے تحاشہ خون خرابا ہونا قطعی اور یقینی امر تھا۔

قاسمی صاحب نے حالات کو جس احسن انداز میں کنٹرول کیا، یہ انہی کا حصہ تھا۔ آپ نے اس عظیم سانحہ کے بعد جھنگ میں ہی رہائش اختیار کیے رکھی۔ ابتداء میں کچھ راتیں آپ نے سپاہ صحابہؓ کے دفتر میں ہی بسر کیں۔ بعد ازاں جب جماعت نے آپ کی جھنگ میں مستقل رہائش کا فیصلہ کیا تو آپ جناب گلزار چشتی صاحب کے ہاں مقیم ہو گئے۔ اور تقریباً ساڑھے پانچ ماہ تک وہیں مقیم رہے۔

قاتلوں کی گرفتاری کے بعد سب سے بڑا مسئلہ شہید قائدؒ کے جانشین کا انتخاب تھا۔ قائدؒ کے دست راست اور سپاہ صحابہ صوبہ پنجاب کے سرپرست مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ بنگلہ دیش کے تبلیغی دورے پر گئے ہوئے تھے۔ خطیب پاکستان مولانا ضیاء القاسمی جنہوں نے ہر مشکل وقت میں شہید قائدؒ کی دل جوئی کی تھی انگلینڈ کے دورے پر تھے۔ ان ہر دو حضرات کی عدم موجودگی میں کچھ حضرات نے جانشین کے انتخابات کی بات چھیڑی تو مولانا ایثار القاسمی نے انہیں سختی سے منع کر دیا اور کہا کہ جب تک دونوں حضرات تشریف نہیں لے آتے۔ جانشین کا انتخاب بے اصل اور بے معنی ہے۔ نیز یہ جلد بازی جماعت کے حق میں نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا آپ حضرات بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں۔ شہید قائدؒ کی جدائی ہمارے لیے قدرت کی طرف سے بہت بڑا امتحان ہے اس وقت جب کہ پورے ملک بلکہ پوری دنیا کی نگاہیں اس مسئلہ پر لگی ہوئی ہیں ہمیں کوئی ایسا قدم نہ اٹھانا چاہیے جو بعد میں پریشانی کا باعث ہو۔

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ بنگلہ دیش میں جونہی مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شہادت کی خبر پہنچی آپ اسفار کے سارے پروگرام منسوخ کر کے فوراً تشریف لائے۔

مولانا ضیاء القاسمی شہیدؒ بھی تھوڑے دنوں بعد حجاز مقدس میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہونے اور عمرہ کی ادائیگی کی سعادت حاصل کرنے کے بعد وطن پہنچے اور جماعتی احباب کے مشورہ سے مورخہ ۶ مارچ کو جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں مرکزی عاملہ و مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کر لیا گیا۔ اسی اجلاس میں سرپرست اعلیٰ کا انتخاب ہونا تھا۔

چونکہ امیر عزیمتؒ کی شہادت کے بعد مولانا ایثار القاسمی نے ہی بروقت پہنچ کر حالات کو کنٹرول کیا تھا اور کارکنوں کو سنبھالا تھا۔ لہٰذا ایک بار پھر کچھ حضرات نے آپ کی توجہ ان خدمات کی طرف مبذول کراتے ہوئے گویا آپ کو اکسانے کی کوشش کی کہ گویا آپ ہی جانشینی کے اولین حقدار ہیں لہٰذا ہم آپ کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ اپنا نام سرپرستی کے لیے پیش کریں۔

مولانا یہ سن کر آب دیدہ ہو گئے اور فرمایا "واللہ! میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا اور نہ ہی اپنا نام بطور امیدوار

حکومت کے ظلم و جبر کے مقابلے میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی میں مولانا ایثار القاسمیؒ نے نہایت اہم کردار ادا کیا

پیش کرنے پر رضامند ہوں۔ میرے خیال میں تو ایک ہی شخصیت اس منصب کی حقدار ہے اور وہ شخصیت مولانا

اوکاڑہ میں ایم آر ڈی پنجاب کے زیر اہتمام جلسہ سے خطاب کے دوران آپؒ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا "شہادت ایک اعلیٰ ترین منصب ہے اور ہم یہ قطعاً برداشت نہیں کریں گے کہ آپ قتل کے جرم میں سزائے موت پانے والے کو شہید کہیں"

فاروقی صاحب کی ہے لہٰذا میں انہی کی حمایت کروں گا۔ آپ مجھے کسی اور لائن پر لگانے کی بجائے پرخلوص طریقے سے اس اہم مسئلے کو حل کرنے میں تعاون فرمائیں۔"

مورخہ ۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو بعد نماز ظہر سپاہ صحابہؓ کے مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہیدؒ جھنگ صدر میں سرپرست اعلیٰ کا انتخاب ہونا تھا۔ سرپرست اعلیٰ کے منصب کے لیے دو نام پیش ہوئے۔

(۱) خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب آف فیصل آباد پاکستان۔

(۲) مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب آف سمندری پاکستان۔

اول الذکر مولانا ضیاء القاسمی صاحب بلاشبہ صاحب فراست عالم اور مولانا حق نواز شہیدؒ کے معاون خصوصی تھے۔ لیکن چونکہ ان کی خدمات شخصی اور انفرادی تھیں۔ علاوہ ازیں وہ سپاہ صحابہؓ کے باقاعدہ رکن بھی نہیں تھے۔

جب کہ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب بصیرت، صاحب علم اور صاحب قلم شخصیت تھے اور سپاہ صحابہؓ کے باقاعدہ رکن، صوبہ پنجاب کے سرپرست اعلیٰ اور مولانا حق نواز شہیدؒ کی اسیری کے دوران متعدد مرتبہ قائم مقام سرپرست اعلیٰ بھی رہ چکے تھے۔ علاوہ ازیں متعدد مرتبہ سپاہ صحابہؓ کے سٹیج سے گرفتار ہو کر پس دیوار زنداں بھی کچھ عرصہ گزار چکے تھے۔ لہٰذا ملک بھر سے آئے ہوئے علماء کرام اور عمائدین سپاہ صحابہؓ نے بھاری اکثریت سے انہیں سرپرست اعلیٰ منتخب کر لیا۔ مولانا ایثار القاسمی کی بھرپور حمایت بھی آپ کو حاصل رہی۔ یوں احباب کے پرخلوص تعاون سے ایک اہم ترین مسئلہ نہایت ہی خوش اسلوبی سے حل ہوا۔

مولانا فاروقی مولانا حق نواز شہیدؒ کی شہادت کے بعد عوام کی پرجوش حمایت کے اٹھتے ہوئے طوفان کی تیزی کو بھانپ گئے تھے لہٰذا انہوں نے سرپرست اعلیٰ کا منصب سنبھالتے ہی گوشہ گمنامی میں چھپے ہوئے باصلاحیت اور اہم ترین افراد کار کو میدان میں لانے اور ایرانی انقلاب کے بڑھتے ہوئے شیطانی عفریت سے دو، دو ہاتھ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

عوام کو اعتماد میں لینے کے لیے ۱۶ مارچ کو مینار پاکستان کے زیر سایہ دفاع صحابہؓ کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کر کے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی بھرپور تیاری شروع کر دی۔ یہ کانفرنس مولانا حق نواز شہیدؒ کی دلی تڑپ تھی جو ان کی حیات مستعار میں پوری نہ ہو سکی لیکن ان کے جانشین اول نے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے صرف دس دن کے وقفہ میں پوری کر دکھائی۔

فاروقی صاحب نے سپاہ صحابہؓ کی تنظیم نو پر خصوصی توجہ دی اور مولانا حق نواز شہیدؒ کے مقدس مشن کی وسیع پیمانے پر اشاعت کے لیے گویا اپنے آپ کو ناکافی خیال کرتے ہوئے سپاہ صحابہؓ کے آئین میں فوری ترمیم کے ذریعے نائب سرپرست اعلیٰ کا عہدہ مقرر کر کے شعلہ بیان

1990ء کے قومی انتخابات میں مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے 60 ہزار ووٹ لے کر قومی اور صوبائی دو سیٹوں پر الیکشن میں تاریخ ساز کامیابی حاصل کی

مقرر، مولانا ایثار القاسمی کو اس عہدے کے لیے نامزد کیا اور ساتھ ہی مولانا ایثار القاسمی کو مولانا حق نواز شہیدؒ کی جامع مسجد کے منبر و محراب سے خطابت کے جوہر دکھانے کا موقع فراہم کیا۔

جامع مسجد حق نواز شہیدؒ کی انتظامیہ کے فیصلے اور سرپرست اعلیٰ مولانا فاروقی کے حکم پر ۱۵ مارچ ۹۰ء کو مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے جامع مسجد حق نواز شہیدؒ میں خطابت کا آغاز فرمایا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان خطابت کی بلندیوں کی جانب محو پرواز ہوئے۔

آپ کی خطابت میں مولانا حق نواز شہیدؒ کی خطابت کا انداز جھلکتا تھا۔ وہی لب و لہجہ، وہی گھن گرج، وہی طرز استدلال، اور وہی حرکات و سکنات، جوش خطابت میں مولانا حق نواز شہیدؒ کی طرح رومال مائیک پر ٹانک دیتے اور آستینیں چڑھا کر شستہ، شگفتہ اور برجستہ الفاظ کی سہ دھاری تلوار سے دشمنان دین کے کلیجے چیرا کرتے اور مزے کی بات یہ کہ آپ کا یہ انداز نقالی نہیں بلکہ فطری معلوم ہوتا تھا۔

یقیناً آپ مولانا حق نواز شہیدؒ کا عکس جمیل تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سامعین مسحور ہو کر بے اختیار نعرہ بلند کرتے۔

قاسمی تیرے روپ میں
جھنگوی کی تصویر ہے

1990 کے قومی انتخابات میں مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نے 60 ہزار سے زائد ووٹ لے کر قومی اور صوبائی دو سیٹوں پر الیکشن میں کامیابی حاصل کی۔ قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں آپؒ نے پرجوش تقریر کر کے تمام ممبران اسمبلی کو حیران کر دیا۔

ہمارا ہمسایہ ملک ایران کی شیعہ حکومت سپاہ صحابہ کے راہنما مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں برداشت نہ کر سکی بالآخر ایرانی سفارتخانے کی سازش سے مولانا ایثار القاسمی کو شہید کر دیا گیا

☆☆☆☆☆

دعائے مغفرت کی اپیل

☆......میرے چچازاد بھائی سعید احمد خاں ایڈووکیٹ، قانون دان کو رحیم یار خاں میں اغوا کر کے بڑی طرح تشدد کر کے شہید کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین محترم نظام خلافت راشدہ سے مخلصانہ درخواست ہے کہ مرحوم مذکور کی انسانی لغزشات کی مغفرت اور نیک اعمال کے مقبول و مبرور ہونے کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں مخلصانہ و عاجزانہ درخواست فرمائیں۔ شکریہ

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کی قبر کو روضۃ من ریاض الجنۃ بنائیں آمین ثم آمین۔

(حافظ ارشاد احمد دیوبندی، ظاہر پیر، رحیم یار خاں)

اخلاق اور یادیں

خوبصورتی کی کمی کو اخلاق پورا کر سکتا ہے۔ مگر اخلاق کی کمی کو خوبصورتی پورا نہیں کر سکتی۔ کوشش کرو زندگی کا ہر لمحہ اپنی طرف سے سب کے ساتھ اچھے سے اچھا گزرے کیونکہ زندگی نہیں رہتی اچھی یادیں ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔

مراسلہ: عبدالستار قاسمی، کراچی

حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ ایک عہد ساز شخصیت

حافظ اکرام الحق چوہدری ikramch4@yahoo.com/0300-7671813

زندگی کی وہ ساعتیں جو حضرت اقدس استاذ العلماء، خطیب حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کی صحبت گرامی میں گزری ہیں، ایسی متاع گراں بہا ہیں کہ جن کی قدر و قیمت کا اندازہ صرف وہی حضرات لگا سکتے ہیں، جنہوں نے حضرت صاحبؒ سے براہ راست اکتساب فیض کیا ہے۔ حضرت صاحبؒ کی ہمہ گیر عبقری و عہد ساز شخصیت کے کس کس پہلو کا تذکرہ کروں۔ ایک شفیق باپ، ایک مشفق استاد و مہتمم، ایک عظیم مدبر رہنما یا ایک بے مثال خطیب......

ایک بے مثال خطیب:

اسلامی فنون لطیفہ میں خطابت کو ہمیشہ غیر معمولی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اللہ کا ہر نبی اپنے عہد کا بہترین خطیب ہوتا تھا نبی ﷺ کا اپنے بارے میں ارشاد ہے کہ: ''میں عرب کا فصیح ترین انسان ہوں'' سیرت کی کتابوں میں آپ ﷺ کے اسلوب خطابت پر مستقل باب باندھے گئے ہیں۔

ہندوستان میں جب آزادی کی تحریک چلی تو بہت سے نامور خطیب پیدا ہوئے۔ خاص طور پر بیسویں صدی کے ابتدائی عشروں میں اردو کے دامن میں مسلم اور غیر مسلم خطیبوں کی ایک بڑی تعداد جمع ہو گئی تھی۔ مولانا ابو الکلام آزادؒ، مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا احمد سعید دہلویؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، اس صدی کے نصف اول کے بڑے خطیب تھے۔

پاکستان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بعد اپنے وقت کے نامور خطیبوں مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا احسان الحق شجاع آبادیؒ کے ساتھ سٹیجوں پر خطیب العصر قاری لطف اللہ شہیدؒ کا ایک ہونہار شاگرد جلوہ فگن ہونے لگا، جس نے اپنی خداداد صلاحیتوں، مطالعہ اور مشاہدہ کی بنیاد پر بہت جلد اپنی خطابت ہی نہیں بلکہ فن خطابت کا بھی لوہا عوام و خاص سے منوالیا۔ جسے لوگ خطیب یورپ و ایشیاء حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

آپ کی خطابت کے اعتراف میں صرف شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علیؒ کے وہ الفاظ ہی بہت ہیں، جو انہوں نے دار العلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات پر مولانا ضیاء القاسمیؒ کی تقریر کے بعد پاس کے طور پر کہے تھے۔ ''آج طلباء دین نے بہت مختصر سے وقت میں اسلوب خطابی کا وہ فن پارہ دیکھا ہے، جس میں جگہ جگہ ادب کی چاشنی تھی، ہاں ادب کی اس موثر تقریر کا انداز بتلا رہا ہے کہ اب زمانہ ادب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جس خطاب میں، جس تقریر میں تلفظ کا بانکپن ہو، تکرار ہو، ادب ہو اور جس میں تشبیہات اور استعاروں سے بدلی گئی ہو، وہ تقریر دلوں کو اس طرح فتح کر لیا کرتی ہے جیسے آج ہمارے مہمان محترم (مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ) نے ہمارے قلوب میں جگہ بنائی ہے۔''

> **فیصل آباد میں آپؒ کے خطبہ جمعۃ المبارک کا اجتماع، پاکستان کے چند بڑے اجتماعات میں سے ایک بڑا اجتماع ہوتا تھا اور 95-90 فیصد مجمع آغاز خطبہ سے پہلے موجود ہوتا تھا**

یہ وہ سرٹیفکیٹ ہے جو صرف صاحبؒ کو دار العلوم دیوبند سے عطا ہوا۔ آپؒ صرف خطیب ہی نہیں بلکہ خطیب گر تھے۔ خطابت ہی نہیں فن خطابت میں بھی آپ کی ذات ایک یونیورسٹی کا درجہ رکھتی تھی۔ حضرت صاحبؒ کی صحبت سے کئی ایک خطیب بنے۔ آپ کی خطابت میں سحر کی سی کیفیت ہوتی تھی۔ تقریر میں آواز، اظہار، تکنیک، اسلوب، سلاست، متانت، ظرافت، استدلال، اشارات وغیرہ کا جتنا خوب صورت امتزاج آپ کے ہاں پایا جاتا تھا، اس کی نظیر آپ کے معاصرین میں موجود نہ تھی۔

آپ میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود تھی کہ ایک ہی وقت میں ہنساتے اور رولاتے بھی، تشبیہات...... استعارات...... واقعات...... اشعار اس قدر مربوط ہوتے کہ کوئی لفظ بھی بے موقع اور بے سلیقہ نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی تقریر سے خطابت کے کئی اہم اوصاف کی تعلیم ملتی تھی، کہ کہاں تقریر میں تلاطم ہونا چاہیے۔ اور کہاں ٹھہراؤ ضروری کہاں قوت استدلال کی ضرورت ہے، اور کہاں لطافت ہونا چاہیے جلال کہاں ہو اور جمال کہاں ہو...... مزاح کہاں ہو اور سنجیدگی کہاں...... حضرت صاحبؒ کی تقاریر جہاں عوام کے قلوب و اذہان کو جلا بخشتی تھیں...... وہیں خطباء اور مقررین کے لیے اپنے اندر کئی ایک مضامین سموئے ہوتی تھیں۔ خطباء نے صرف آپؒ کے انداز خطابت ہی نہیں، بلکہ لباس، ٹوپی اور عینک تک کو بھی کاپی کیا۔ بقول مولانا عبد الرشید ارشدؒ ''سات آٹھ ایسے خطباء کو تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔''

معروف نقاد و کالم نگار خورشید ندیم لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے عہد میں خطابت نے دم توڑ دیا۔ اب مقرر رہ گئے ہیں اور خطیب ختم ہو گئے ......بہر حال اپنے معاصرین میں مولانا ضیاء القاسمیؒ ایک خاص اسلوب کے ماہر خطیب ہیں۔''

میں حضرت صاحبؒ کی خطابت کے بارے میں اور کیا لکھوں کہ ان کے لیے ہر موضوع ہاتھ کی چھڑی اور جیب کی گھڑی تھی۔ مذہب، توحید، (جو آپ کا پسندیدہ موضوع تھا) رسالت (حب مصطفیٰ ﷺ) مدح صحابہؓ و ردقدح صحابہؓ اور ختم نبوت و رد قادیانیت پر بولتے تو عبقری العصر تھے۔ یہ شعر حضرت صاحبؒ کی ذات پر صادق آتا ہے۔

دعا دے مجھے اے زمین سخن
کہ میں نے تجھے آسمان کر دیا

حضرت صاحبؒ کے ہاں پیشہ ور خطیبوں کی طرح فرضی قصے کہانیاں اور تفسیری فسانے نہ ہوتے تھے، بلکہ ان کا رد فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری میں جو مشہور ہے کہ، حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے، اس پر فرمایا کرتے تھے کہ:

''جب قرآن اس بیماری کی نوعیت بیان نہیں کرتا تو تجھے کیا پڑی ہے ایک قابل نفرت بیماری اللہ کے نبی کی

طرف منسوب کرے۔ یہ بات کہتے ہوئے تیری زبان اور پیٹ میں کیڑے کیوں نہ پڑیں۔"

سیدنا بلال حبشیؓ کے ذکر میں فرمایا کرتے تھے کہ "آج مولوی سیدنا بلال حبشیؓ کے حلیہ کا تذکرہ ایسے کرتے ہیں کہ...... ہونٹ موٹے...... رنگ کالا...... بڑے استہزائی انداز میں...... فرماتے تھے" مگر قرآن پاک صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہتا ہے......

سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ (الفتح ، ۲۹)

"سجدوں کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں، جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں"

میں نے پوری دنیا کے حبشی دیکھے ہیں، ان کا اپنا ایک حسن ہے۔ مگر جو نقشہ یہ بتاتے ہیں، شاید کہیں بھی ایسے حبشی نہیں۔"

گول جامع مسجد غلام محمد آباد، فیصل آباد میں آپ کے خطبہ جمعۃ المبارک کا اجتماع پاکستان کے چند بڑے اجتماعات میں سے ایک بڑا اجتماع ہوتا تھا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ تقریباً 90,95 فیصد مجمع آغاز خطبہ ہی نہیں بلکہ حضرت صاحبؒ کی آمد سے پہلے موجود ہوتا تھا۔

الحمدللہ یہ روایت اب تک موجود ہے، کہ حضرت صاحبؒ کے جانشین صاحبزادہ حضرت مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب (کوآرڈینیٹر I.B.M وزارت اوقات و مذہبی امور پنجاب) خطیب گول مسجد نے اس اجتماع کو اسی طرح برقرار رکھا ہے اور حضرت صاحبؒ کی علمی و قائدانہ میراث کے صحیح حق دار ثابت ہوئے ہیں۔ اسی طرح صاحبزادہ خالد محمود قاسمی صاحب (خلیفہ مجاز سید نفیس حسین شاہ صاحبؒ) جامع مسجد جامعہ قاسمیہ میں حضرت صاحبؒ کا انداز لیے لوگوں کے دلوں میں شمع توحید فروزاں کر رہے ہیں۔ اور صاحبزادہ طاہر محمود قاسمی صاحب، حضرت صاحبؒ کے فلاحی منصوبوں کو بڑے احسن انداز میں آگے بڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ان کے علم و عمل میں برکت اور ان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

ایک عظیم مدبر راہنما:

غالباً 1953 میں دارالعلوم دیوبند انڈیا گئے اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے دست حق

خطباء نے صرف آپؒ کے اندازِ خطابت ہی کو نہیں بلکہ لباس، ٹوپی اور عینک تک کو بھی کاپی کیا

پرست پر بیعت ہوئے۔ اس نسبت سے طبیعت سے مداہنت جاتی رہی، جرأت و شجاعت، حق و صداقت ساری عمر شعار رہا۔

آمر ایوب خان کے دور میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے عائلی قوانین کیخلاف جدوجہد ہو یا پھر بھٹو دور میں تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ، سب میں مجاہدانہ و قائدانہ کردار ادا کیا۔ کفن پوش جلوسوں پر تشدد و بربریت اور قید و بند کی صعوبتیں بھی اس عظیم راہنما کو صدائے حق بلند کرنے اور تمام دینی تحریکوں کی رہنمائی سے نہ روک سکیں۔ جب تحریک مدح صحابہؓ ورد قدح صحابہؓ پر جب گرم ہوا کا جھونکا آیا تو بہت سارے حضرات سنی کنونشنوں سے آگے نہ بڑھ سکے۔ کچھ تو تحریک کے طریقہ کار سے اختلاف کا، اور کچھ کو تحریک کے پرجوش کارکنوں کا بہانہ ہاتھ آ گیا۔ مگر حضرت قاسمی صاحبؒ نے تحریک پریس کانفرنس اور امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ سے میانوالی جیل میں ملاقات کے وقت سے جو مشفقانہ اور مدبرانہ ہاتھ رکھا، تو تاحیات اس کو نبھایا۔

کفن پوش جلوسوں پر تشدد و بربریت اور قید و بند کی صعوبتیں بھی مولانا ضیاء القاسمی رحمۃ اللہ علیہ کو صدائے حق بلند کرنے اور تمام دینی تحریکوں کی رہنمائی سے نہ روک سکیں

نصف صدی تک دعوت توحید و سنت، تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسول ﷺ و ناموس اصحاب رسولؓ، رد رفض و بدعت پر بالخصوص گول جامع مسجد غلام محمد آباد، فیصل آباد کے منبر و مینار سے اور بالعموم پورے پاکستان میں بلند ہونے والی یہ آواز 29 دسمبر 2000ء میں داعیِ اجل کو لبیک کہتے ہوئے دارِ بقاء کو کوچ کر گئی۔ 30 دسمبر 2000ء کو جامع مسجد جامعہ قاسمیہ (فیصل آباد) کے مینار کے سائے تلے دفن کرنے کے بعد کسی شاعر کا شعر یاد آیا۔

؎ اندر بھی زمین کے روشنی ہوں
مٹی میں چراغ رکھ دیا ہے

☆☆☆☆☆

پیغام شہداء

انسانی تاریخ میں چشم فلک نے ایسی جماعت دیکھی ہے......؟

جس کے قائدین

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ (بانی و سرپرست)

شہادت 22 فروری 1990ء جھنگ

مولانا ایثار القاسمی شہید (نائب سرپرست، ایم این اے)

شہادت 10 جنوری 1991ء جھنگ سٹی

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ (سرپرست)

شہادت 18 جنوری 1997ء سیشن کورٹ لاہور

مولانا محمد اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ (صدر / ایم این اے)

شہادت 6 اکتوبر 2003ء پارلیمنٹ ہاوس کی طرف جاتے ہوئے۔

علامہ علی شیر حیدری شہید رحمۃ اللہ علیہ

شہادت 17، اگست 2009 خیر پور سندھ (خیر پور جلسے سے واپسی پر)

اور ہزاروں کارکنوں کو ایک نظریہ، مشن اور مقصد کی پاداش میں انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا، یہ تمام قائدین اور کارکن تو اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے۔ لیکن ان کا نظریہ، مشن اور مقصد ایک پیغام کی صورت میں ماہنامہ " نظام خلافت راشدہ" کے نام سے بفضلہ تعالٰی ہر ماہ آپ کے پاس پہنچے گا۔

آپ نے کبھی غور کیا......؟

کہ یہ پیغام پوری دنیا تک کیسے پہنچے گا؟

کیونکہ ابھی تک یہ پیغام صرف دیوبند مکتب فکر کے 9 ہزار مدارس کے 50 ہزار اساتذہ کے پاس بھی نہیں پہنچ رہا۔

☆ پاکستان کے تقریباً 2 لاکھ سکولوں کے 10 لاکھ اساتذہ کو اس پیغام کا پتہ تک نہیں ہے۔

☆ بیوروکریسی کے 50 ہزار اہلکار اس پیغام سے لاعلم ہیں پاکستان کے قومی، صوبائی اور سینٹ کے 1 ہزار سے زائد ممبران کے پاس بھی یہ پیغام نہیں پہنچا ہوگا۔

اس کے علاوہ الیکٹرانک / پرنٹ میڈیا اس کی افادیت سے محروم ہے۔

آپ جاگیردار ہیں یا کاشتکار، استاد ہیں یا طالب علم، آپ سرمایہ دار ہیں یا مزدور، عالم ہیں یا عام مسلمان۔

اگر آپ چاہتے ہیں یہ پیغام پوری دنیا میں عام ہو جائے تو پھر اٹھیے اور عہد کیجئے کہ......

"میں شہداء کا یہ پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔"

دستخط ....

ایران پاکستان کا دوست ہے.......؟

اسلامک ایکس احمد کے قلم سے

پچھلی نشست میں ہم نے ایران کے حوالہ سے بات کی تھی۔ اور اپنی اس بات کو دوہرایا تھا کہ پاکستان میں ہونے والی فرقہ واریت کو "ولایت فقیہ" کے فلسفہ کو سمجھے بغیر روکا نہیں جا سکتا۔ ارادہ تھا کہ آج کی نشست میں ہم ایران کے "تصور وحدت مسلم" اور اس کی آڑ میں اس کے بھیانک کردار کا کچھ تذکرہ ہو جائے۔ مگر نظر سے ڈاکٹر نذیر صاحب کا انٹرویو گزرا، جو سیف اللہ خالد صاحب نے روز نامہ امت کے حوالہ سے اکتوبر 2009ء میں ان سے کیا۔ تو خیال آیا کہ یہ انٹرویو نظر قارئین کیا جائے۔ کیونکہ اس سے ایران کے پوشیدہ اہداف سامنے آتے ہیں۔ علاوہ یہ کہ پچھلے دنوں پاکستانی بلوچستان پر ہونے والی ایرانی بمباری، کرم ایجنسی میں پاسداران انقلاب کے ٹریننگ سنٹرز اور پاکستانی شیعہ طلباء کو وظائف و مالی معاونت سے لے کر شیعہ مدارس کے طلباء کو ٹریننگ دینے تک ایران کا جو بھرپور جذبہ رہا ہے۔ یہ جن اہداف کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ عوام الناس تک ان کو لانا بہت ضروری ہے۔ ڈاکٹر نذیر صاحب 13 برس تک ایران میں بطور سفارت کار اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ایران کے موضوع پر "ایران افکار و عزائم" نامی کتاب کے علاوہ 10 کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کے ساتھ ہونے والی گفتگو پاکستان کے حوالہ سے ایرانی پالیسی واضح کرے گی۔ ہم اسے مناسب اضافہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

پاکستان اور ایران کے درمیان حالیہ (یہ تنازع اس وقت پیدا ہوا جب عبدالمالک ریگی شہید کی تلاش میں ایرانی گارڈز پاکستانی بلوچستان میں گھس آئے عبدالمالک

ایران نے بھارت سے دفاعی معاہدہ کے بعد بلوچستان کے سرحدی علاقوں کے لیے بجلی کی فراہمی کا معاہدہ کینسل کر دیا تھا حالانکہ پاکستان نے اپنی تنصیبات مکمل کر لی تھیں

ریگی کو عالمی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جہاز سے اتار کر شہید کر دیا گیا تھا) حال ہی میں پاکستان کے سرحدی علاقے میں ایران کی طرف سے بمباری کی گئی ہے جس سے پاکستان کے کچھ لوگ شہید اور زخمی بھی ہوئے ہیں۔ یہ انٹرویو اس واقعہ کے فوری بعد کا ہے جس میں 13 ایرانی پاسداران انقلاب مسلح حالت میں پاکستانی علاقے سے گرفتار ہوئے تھے۔

اینٹی گوادر پروجیکٹ میں ایران، بھارت اور امریکہ اکٹھے دکھائی دیتے ہیں

سوال:...... ایران کا پاکستان سے پہلے بھی کوئی تنازع رہا ہے؟

جواب:...... تنازع تو کوئی ایسا نہیں رہا لیکن ایران کا بلوچستان کے حوالے سے ایک موقف رہا ہے۔ ایران کی درسی کتابوں میں یہ بات پڑھائی جاتی ہے کہ بلوچستان ایران کا حصہ تھا، جسے انگریزوں نے زبردستی ہندوستان میں شامل کیا۔ پھر 71ء کی جنگ میں ایران نے کھل کر بلوچستان پر اپنا حق جتایا اور کاروائی کی دھمکی دی۔ اس کے علاوہ ایران پاکستان سے زیادہ بھارت کو اہمیت دیتا ہے۔

زاہدان اور چہار باغ کے علاقے پاکستان میں دہشت گردی کے لیے استعمال ہوتے ہیں خصوصی طور پر بلوچ لبریشن آرمی کے دہشت گرد چہار باغ کی بندرگاہ استعمال کرتے ہیں

سوال:...... 65ء کی جنگ میں ایران نے پاکستان کا ساتھ دیا۔ آپ کا موقف مختلف نہیں؟

جواب:...... 65ء میں شاہ نے ایوب کا ساتھ اگر دیا ہو، مگر عملی مدد کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ بات وعدے یا موقف کی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ 74ء میں ایٹمی دھماکے کے بعد ایران نے بھارت سے ایٹمی تعاون کا معاہدہ کیا۔ پرویز مشرف نے بھی اس کا اظہار کیا کہ ایران نے عالمی ادارے کو بتایا کہ اس نے ٹیکنالوجی پاکستان سے لی ہے، حالانکہ یہ جھوٹ تھا۔ ایران کا یہ جھوٹ بھارتی مشورے پر تھا اور ایران بھارت تعاون کو چھپانے کی خاطر تھا۔ آپ دیکھیں کہ اس کے بعد جنوری 2002ء میں ایران صدر علی خاتمی نے دہلی کا دورہ کیا اور وہاں بھارت سے دفاعی معاہدہ کیا۔ اب بھارت کا دفاعی معاہدہ پاکستان کے سوا کس کے خلاف ہو سکتا ہے؟ اس معاہدے کا فوری اثر دیکھیں کہ ایران نے بلوچستان کے سرحدی علاقوں کے لیے بجلی کی فراہمی کا معاہدہ کینسل کر دیا۔ حالانکہ پاکستان نے اپنی تنصیبات مکمل کر لی ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے وزیراعظم جمالی کا دورہ ایران ملتوی کر دیا۔ اس طرح کے بے شمار اقدامات ہیں جن میں زاہدان اور چہار باغ میں بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کے اڈے بہت اہم ہیں۔ جہاں سے پاکستان کے خلاف کاروائیاں کی جاتی ہیں۔

سوال:...... چہار باغ کہاں ہے اور ان اڈوں کا کیا مقصد ہے؟

جواب:...... چہار باغ اور زاہدان میں بھارتی قونصل خانے کھولے گئے اور پھر زاہدان کے قونصل خانے کے لیے جو بھارتی فنڈ مختص ہے وہ حیران کن حد تک زیادہ

ہے۔ عالمی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے اور پاکستانی اداروں کے پاس اطلاعات ہیں کہ زاہدان اور چہار باغ کے علاقے

سی آئی اے تسلیم کرتی ہے کہ اگر ایران معلومات فراہم نہ کرتا تو طالبان حکومت کا خاتمہ ناممکن تھا

پاکستان میں دہشت گردی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ خصوصی طور پر بلوچ لبریشن آرمی کے دہشت گرد چہار باغ کی بندرگاہ استعمال کرتے ہیں۔ چہار باغ گوادر سے صرف 70 کلومیٹر اور پاکستانی سرحد سے 20 کلومیٹر دور ہے۔ ایران کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے کو بند کرے۔

سوال:...... ایرانی پاسداران انقلاب کے 13 افراد کی گرفتاری پر آپ کیا کہیں گے؟

جواب:...... پاسداران انقلاب دراصل ایرانی فوج کا نام ہے۔ جو انقلاب کے بعد رکھا گیا اور ایرانی فوجیوں کی پاکستان میں گھسنے کی یہ پہلی واردات نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ وہ لوگ پکڑے گئے، مارے گئے، 80ء کی دہائی میں کوئٹہ میں قتل و غارت ہوئی اور موقع سے ایران کمانڈوز پکڑے گئے۔ اس وقت کے وزیر داخلہ نسیم آہیر نے پریس کانفرنس میں اس کا اعتراف کیا اور ان کمانڈوز کو

> **ایران کی درستی کتابوں میں یہ بات پڑھائی جاتی ہے کہ بلوچستان ایران کا حصہ تھا جسے انگریزوں نے زبردستی ہندوستان میں شامل کیا**

ایران کے حوالے کیا گیا۔ اس کے بعد بھی 2001ء میں ایک واقعہ ہوا کہ پاکستانی فورسز نے کچھ لوگوں کو پاکستان میں گھس کر آگے بڑھنے سے روکا تو انہوں نے فائر کر دیا۔ مقابلے میں 3 لوگ مارے گئے یہ سب ایرانی کمانڈوز تھے اور یہ مقابلہ پاکستانی سرحد کے 15 کلومیٹر اندر پیش آیا۔ جولائی 2002ء میں 6 ایرانی فوجی پاکستان میں داخل ہوتے ہوئے پکڑے گئے اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ پاکستان چونکہ ایران سے تعلقات بگاڑنا نہیں چاہتا اس لیے وہ خاموش ہے اور زیادتیاں برداشت کر رہا ہے جو کہ میرے خیال میں درست عمل نہیں ہے۔

(۱):...... 7 دسمبر 2011ء: 4 پاکستانی ماہی گیر

پاکستان چونکہ ایران سے تعلقات بگاڑنا نہیں چاہتا اس لیے وہ خاموش ہے اور زیادتیاں برداشت کر رہا ہے

ایرانی گارڈز کی فائرنگ سے شہید ہوئے۔ چاروں پاکستانی بلوچی قومیت رکھتے تھے اور انہیں سرحد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شہید کیا گیا۔

(۲):...... 2 جنوری 2012ء: 3 ایرانی کارڈز کو پاکستانی سرحد سے گرفتار کیا گیا انہوں نے پاکستان میں گھس کر ایک کار پر فائرنگ کی اور 3 پاکستانی شہری شہید کر دیئے۔ ان گارڈز کو 15 جنوری کو رہا کر دیا گیا۔ ایران نے لواحقین کو دیت ادا کی۔

(۳):...... 27 جنوری 2012ء: 6 پاکستانی گاڑی میں مویشی لے جا رہے تھے۔ ایرانی گارڈز کی فائرنگ سے شہید ہوئے۔

(۴):...... 12 اگست 2012ء: دو پاکستانی چاغی کے علاقے میں ایرانی گارڈز کی جانب سے شہید کر دیے گئے۔

(۵):...... 26 نومبر 2012ء: 612 مارٹر گولے چاغی میں ایران کی جانب سے داغے گئے۔ دفتر خارجہ نے 27 نومبر کو احتجاج کیا۔

سوال:...... آپ نے فرمایا ریگی کو پاکستان کی حمایت حاصل ہے نہ وہ پاکستان میں ہے۔ آپ یہ فرمائیں کہ پھر یہ سب کیا ہے؟

جواب:...... اس دہشت گردی کو سمجھنے کی خاطر وہاں کے حالات کو سمجھنا ضروری ہے۔ وہاں بہت زیادہ بے چینی ہے۔ انقلاب سے پہلے بھی تھی، اب بھی ہے۔ سنی اقلیت کو شکایات ہیں کہ ان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے ان کے خلاف اقدامات ہو رہے ہیں۔ دوسرے وہاں انقلاب مخالف شیعہ گروپس بھی ہیں۔ اب تو ان الیکشنوں میں انقلاب پسندوں میں بھی خلفشار بہت کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ لہٰذا یہ دہشت گردی ان میں سے کوئی بھی کر سکتا ہے۔ ویسے یہ کوئی پہلی واردات نہیں ہے، ماضی میں بھی ہوتا آیا ہے مگر اب یوں دکھائی دیتا ہے کہ یہ وارداتیں زیادہ منظم ہو گئی ہیں۔

سوال:...... کیا گوادر پر بھی ایران کو تحفظات ہیں؟

جواب: جی بالکل ایران اس کا شدید مخالف ہے۔ اس کے علاوہ ایران آپ کے بلوچستان میں معدنیات نکالنے کا شدید مخالف ہے۔ اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ ایران نے گوادر مخالف قوتوں کو وسائل فراہم کیے، بھارت نے ان میں رقوم تقسیم کیں۔ ایران نے حصہ ڈالا اور درست بات یہ ہے کہ اینٹی گوادر پروجیکٹ میں ایران، بھارت اور امریکہ اکٹھے دکھائی دیتے ہیں۔

سوال:...... ایران کا امریکہ کے ساتھ جانا نا قابل یقین ہے؟ وہ تو حملہ کرنے جا رہا ہے؟

جواب:...... میں پورے یقین سے کہتا ہوں امریکہ ایران پر کبھی حملہ نہیں کرے گا۔

سوال:...... اس یقین کا کیا سبب ہے؟

جواب: ماضی میں بعض امریکیوں سے ہونے والی گفتگو اور کئی دیگر عوامل جن میں دونوں ملکوں کے مشترکہ مفادات ہیں۔ اب آپ اس پر انگلی اٹھائیں گے۔ تو دیکھیں سی آئی اے تسلیم کرتی ہے کہ اگر ایران معلومات فراہم نہ کرتا تو طالبان حکومت کا خاتمہ ناممکن تھا۔ افغانستان کے حوالے سے ایران امریکہ مفادات میں کوئی فرق نہیں۔ بلوچستان پر دونوں کا موقف ایک ہے۔ گوادر پر ان کا ایجنڈا مشترک ہے۔ عرب ممالک کے حوالے سے دونوں کی سوچ میں فرق نہیں بلکہ رابطے بھی موجود ہیں۔

سوال:...... امریکہ تو ایرانی ایٹمی اسلحے کا دشمن ہے؟

جواب:...... آپ ذرا اس کو ٹھنڈے دماغ سے سوچیں، امریکہ ایرانی ایٹم بم کا کیسا استعمال کر رہا ہے۔ دراصل یہ خوف عرب ریاستوں اور سعودی عرب کے لیے ہے۔ اگر آج ایرانی بم کا شور ختم ہو جائے اور یقین ہو جائے کہ اس کے پاس کچھ نہیں تو سعودی عرب امریکہ کے چنگل سے نکل جائے گا۔ عربوں کو دبا کر رکھنے اور ان کے وسائل نچوڑنے کے لیے امریکہ کو ایرانی ایٹم بم کا ہوّا کھڑا کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا وہ حملہ نہیں کرے گا۔ البتہ ایرانی خطرے کو بڑھا کر ضرور پیش کیا جا سکتا ہے۔ عین ممکن ہے اسرائیل کوئی میزائل یا ایئر اٹیک مختصر سا حملہ کرے اور پھر امریکہ اعلان کر دے کہ ایٹمی ہتھیار اب بھی موجود ہیں۔ یہ سارا پروپیگنڈہ عربوں کو ڈرانے کی خاطر ہے اور کوئی مقصد نہیں۔ آپ یوں سمجھیں کہ صدام کی وہ خیالی توپ ہے جس کا بہت شہرہ تھا کہ بغداد سے چلے تو گولے تل ابیب میں گریں گے۔ یہ بھی باہمی معاملہ ہے۔

☆☆☆☆☆

ہماری بے بسی کا ذمہ دار کون ......؟؟

محمد اشرف ساجد شیہنہ والوی 0300-8092429

گاڑی رُکی ...... سیہ کار غنودگی میں تھا ...... کنڈیکٹر نے آواز لگائی ...... نماز پڑھ لو جی ...... باقی نمازیوں کیساتھ سیہ کار آنکھیں ملتا ہوا گاڑی سے نیچے اترا ایک پٹرول پمپ کے ساتھ بنی چھوٹی سی مگر بہت خوبصورت مسجد میں صبح کی نماز ادا کی، گاڑی پہ سوار ہوئے اور اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئے ...... دیکھتے ہی دیکھتے سورج نے اپنی ڈیوٹی سرانجام دینا شروع کر دی۔ سورج کی سنہری کرنیں گاڑی کے نیم کالے شیشوں سے نہایت دلکش دکھائی رہی تھیں۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک جگہ پہ گاڑی رُکی ...... اور درجن بھر طلباء ...... جن میں سے اکثر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکے تھے ...... سکول یونیفارم میں ملبوس، اپنی کتابوں کے بیگوں کے بیلٹ بغلوں میں ڈالے، بیگوں کو پشت پہ لٹکائے گاڑی پر سوار ہوئے اور گاڑی کی گیلری میں کھڑے ہو گئے۔

اتفاقاً اس وقت گاڑی کی گیلری بالکل خالی تھی ...... ورنہ اکثر تو ان گیلریوں میں انچ بھر جگہ خالی چھوڑنا گاڑیوں کا عملہ مالکان اور کمپنیوں کے ساتھ غداری سمجھتا ہے۔ اور سواریوں کو بھیڑ بکری کی طرح ٹھونس کر سواریوں (مسافروں) پہ احسان بھی جتلایا جاتا ہے۔ قصہ کوتاہ ...... گاڑی میں .TV DVD کی سہولیت میسر تھی اور شوقین مزاج عملہ اسے بند رکھنا ...... اپنی اور گاڑی کی بہت بڑی توہین سمجھتا تھا۔ نووارد دسواریاں (طلباء کرام) سیہ کار کی سیٹ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور فوراً ہی گاڑی میں چلنے والی فلم کی طرف متوجہ ہو گئے ...... اور نہ صرف یہ کہ وہ بڑے شوق سے وہ فلم دیکھنے لگے بلکہ وہ متعدد فلموں کے نام لے لے کر بڑے پرجوش انداز میں معلوم افزاء تبصرہ بھی کرنے لگے۔ ان کے پر

> **وطن عزیز کی دفاعی فورسز کو فقط حکمران طبقہ کی قیمتی جانوں کی حفاظت کے لیے چوکس رکھا جاتا غرباء پہ یہاں عرصہ حیات تنگ اور ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے**

مسرت قہقہوں اور فلموں کے بارے میں بحث وتکرار نے ایک لمبی مسافت طے کرنے والی خواتین وحضرات کو ذہنی کوفت میں ڈال دیا۔ یاد رہے ان طلباء کرام کی باتوں سے یہ نتیجہ نکالنا کوئی مشکل نہ تھا کہ گاڑی میں چلنے والی فلم ہمارے ایک پڑوسی اور حریف ملک کی تھی)۔

> **دسویں جماعت کے طلباء کی معلومات اس حد تک حیران کن تھیں کہ وہ اندرون و بیرونِ ملک فلمی دنیا سے وابستہ اداکار، اداکاراؤں کی شکل وصورت، نام، ولدیت، قوم اور شادی وغیرہ سے بخوبی آگاہ تھے**

القصہ ...... ان کی معلومات اس حد تک حیران کن تھیں کہ وہ اندرون و بیرون ملک فلمی دنیا سے وابستہ اداکار، اداکاراؤں کی شکل وصورت، نام ولدیت، قوم قبیلہ، شادی، معاشقہ کے معاملات، فنکاری، ڈائیلاگ فلموں کے ریکارڈز تک سے بخوبی آگاہ تھے۔

سیہ کار ان کی آپس کی گفتگو پورے انہماک سے سنتا رہا۔ بالآخر سکوت توڑا ...... ان سے سلام دعا کی انہیں اپنی طرف متوجہ کیا ان کے نام پوچھے ...... ماشاءاللہ ان میں سے اکثر کے اسلامی نام اور وہ مسلمانوں ہی کی اولاد تھے تاہم ان میں سے دو لڑکے غیر مسلم بھی تھے، سیہ کار نے مسلمانوں سے عرض کیا، بھائیو آپ کو بخوبی علم ہوگا کہ ہمارے پیارے مذہب اسلام کی بنیاد کتنے ارکان پہ ہے انہوں نے جھٹ ہاں میں جواب دیا اور فوراً ارکان اسلام ایک ایک کر کے بتا بھی دیئے۔ سیہ کار سمیت قریبی سواریاں بہت خوش ہوئیں۔ سیہ کار نے پوچھا بھائیو تم یہ بتا سکتے ہو کہ ہمارے پیارے آقا دو جہاں حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی ازواج جو ہم سب کی مائیں ہیں کی تعداد کتنی ہے تو ان میں سے فقط دو طالب علموں نے بتایا باقی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ سیہ کار نے بنات النبی ﷺ سے متعلق پوچھا تو سب کا جواب درست تھا سیہ کار نے حضرات صحابہ کرامؓ کی تعداد پوچھی تو جو جواب ملا، وہ قریبانہ کے برابر تھا۔

عشرہ مبشرہ سے متعلق سوال پہ سب خاموش ہو گئے۔ پھر خلفاء راشدین کے اسماء گرامی تو انہوں نے بتائے لیکن ان کی مدت خلافت سے وہ بالکل نا آشنا تھے۔ اس سے آگے جب خلفاء راشدین کی زندگی، ان کے کارنامے ...... پھر سیہ کار نے چند وہ باتیں جو ضروریات دین میں سے تھیں ان عزیز بھائیوں سے پوچھیں ...... لیکن ان سب کا جواب ...... ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر یہی تھا کہ ...... جی ہمیں معلوم نہیں ...... سیہ کار کی گفتگو ان عزیز بھائیوں کے ساتھ جاری تھی کہ ان کا سٹاپ آ گیا اور وہ اچھلتے کودتے گاڑی سے نیچے اتر گئے ...... یاد رکھیئے گا ان میں سے زیادہ تر دسویں جماعت اور گورنمنٹ ہائی سکول ...... کے طالب علم تھے۔ خیر وہ گاڑی سے اتر گئے لیکن سیہ کار دل مسوس کر رہ گیا کہ اس اتفاقیہ رفاقت میں ان عزیزوں سے فقط سوالات کیے ان کو کچھ سمجھا نہ سکا ہو سکتا تھا کہ وہ سیہ کار کی کسی گذارش کو پلے باندھ لیتے تو یقیناً سیہ کار کے لیے صدقہ جاریہ ہوتا ......

راقم اپنی سیٹ پر گم سم بیٹھ گیا۔ دل و دماغ پہ ایک چوٹ سی لگی جس نے گہری سوچ میں مستغرق کر دیا۔ کہ یہ نوجوان ہمارے ملک وملت کا سرمایہ ہیں مستقبل میں انہی کو ملک کی باگ ڈور سنبھالنا ہے اور ہمارا پیارا وطن ایک مکمل مگر نام کی حد تک اسلامی ملک ہے اور جس کی بنیاد کلمہ حق کے نظام کے نفاذ سے رکھی گئی تھی۔ اس وطن عزیز کے ...... اگرچہ

CamScanner

سب کی تو نہیں لیکن زیادہ تر نوجوانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ کنجران پاک و ہند سے اتنے مانوس کہ...... خدا کی پناہ...... اور ہاں یہ ایک تلخ حقیقت بھی ہے...... جس ملک کے کل کے یہ اہم ستون اسلامی ملک کا سرمایہ، وطن عزیز کے ہیرو اور

زیادہ تر مسلمان نوجوان، جو اسلام، پیغمبر اسلام، اسلام کے علمبرداروں کے نام، کردار، خلافت اور جہاد و فتوحات سے ناواقف ہوں ان سے کیا امید وابستہ ہو سکتی ہے کہ کل ایک چپراسی سے لے کر وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالیں گے تو کیا اسلام نافذ کریں گے؟

مستقبل کے راہنماؤں کی ذہنی حالت یہ ہو کہ وہ اسلام، پیغمبر اسلام، اور اسلام کے علمبرداروں کے نام، کردار، عبادت، ریاضت، تقویٰ، پرہیز گاری، علم و عمل، خلافت، امارت، جہاد و فتوحات سے ناواقف ہوں۔ ان سے کیا امید وابستہ ہو سکتی ہے کہ کل جب یہ نوجوان وطن عزیز کے ایک چپراسی و مالی سے لیکر وزیر اعظم و صدر کا عہد سنبھالیں گے تو کیا اسلام نافذ کریں گے؟؟؟

سیہ کار یہی سوچتا رہا کہ ان عزیز بھائیوں کے ساتھ اس ظلم عظیم و ناانصافی کا ذمہ دار کون ہے؟؟؟ والدین؟ اساتذہ کرام؟ حکومتِ وقت؟ حکومت وقت کی دین دشمن پالیسیاں؟ ہمارا معاشرہ؟ ہمارا روشن خیالی کا نعرہ؟ اعتدال پسندی کا دعویٰ؟ مذہبی رجحان سے دور رکھنے والے اوچھے ہتھکنڈے؟ فلم TV رقص، ڈانس، قومی و علاقائی زبان میں بننے والی فلمیں اور ڈرامے؟ گلی گلی کے سینما گھروں، دوکانوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، ریلوے اسٹیشن، لاری اڈہ، ہوائی اڈہ، اور دیگر پبلک مقامات پہ کیبل نیٹ ورک کی کرم فرمائیاں؟ معاشقہ سے لبریز چپے چپے بکنے والے افسانوی ڈائجسٹ؟ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں اشتہارات کے نام سے چھپنے اور دکھائی جانے والی نیم برہنہ، عریانی، فحاشی پہ مبنی حیا سوز تصاویر؟ غلیظ ترین ناول؟ چوکوں چوراہوں یا بڑی بلڈنگوں پہ نصب مختلف کمپنیوں کے اشتہارات کی آڑ میں بے حیائی پھیلاتے بورڈ؟ سستے داموں اور بآسانی ملنے والا اخلاق سوز لٹریچر؟ وقفہ وقفہ سے وطن عزیز کے کسی بڑے اور نامور ہوٹل میں ہونے والے مقابلہ حسن یا موسمی لباس کی نمائش کے نام سے منعقد ہونے والے بے حیائی کے میلے؟ یا اس بد معاشی، بے حیائی، فحاشی، عریانی کے خلاف موثر آواز نہ اٹھانے والے سب اہلیان وطن؟ آخر ذمہ دار کون ہے؟؟؟ اور وطن عزیز کے عظیم سرمایہ کو کس دلدل میں دھکیلا جا رہا ہے؟

اول تو یہ کہ اس پہ کوئی موثر آواز اٹھتی ہی نہیں اگر کوئی اہل دل اس پہ آواز اٹھائے بھی تو اسے...... ملا ازم، انتہا پسندی کا طعنہ ملتا ہے اور یہ کہہ کر کہ "نچلی سطح کے لوگ وطن عزیز کو پہاڑوں کے زمانہ اور پتھروں کے مسکن میں لیجانا چاہتے ہیں" آواز کو خاموش کرا دیا جاتا ہے، ہر محب وطن اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ وطن عزیز میں پہلے کون سے مظالم کی کمی ہے؟ کہ یہاں بے روزگاری مہنگائی، لوڈ شیڈنگ ہمارے مقدر کا جزو اعظم بن چکی ہے۔ یہاں صنعتیں بند اور معیشت کا پہیہ جام ہو چکا ہے۔ رشوت عام ہے، چوروں کے ہاتھ ہر وقت کھلے ہیں، راہزنی، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان و قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ انصاف یہاں پہ بکتا ہے زنا خانوں کو لائسنس اور شراب خانوں کو پرمٹ جاری ہوتے ہیں۔ یہاں جوئے کے اڈے اور سود جیسی لعنت کی بھرمار ہے۔ سر بازار ملاوٹ ہوتی ہے۔ یہاں کے وڈیرے، ٹیکس، بجلی، سوئی گیس اور ٹیلی فون کے بل جمع کرانے کی تکلیف نہیں کرتے یہاں دوکاندار اپنا نرخنامہ اور ٹرانسپورٹر اپنا کرایہ نامہ خود بناتا ہے، یہاں غنڈہ ٹیکس، بھتہ سر بازار گن پوائنٹ پہ وصول کیا جاتا ہے۔ یہاں جس گھر میں ڈکیتی ہو جائے، کسی معزز خاتون کے ساتھ زیادتی ہو جائے یا گھر کا کوئی فرد ناحق قتل ہو جائے تو اسی گھر کا بقیہ اثاثہ بھی بک جاتا ہے کیونکہ مقدمہ کی پیروی کے لیے، وکلاء کی بھاری فیس ادا کرنا ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے تھانے جاگیرداروں کے زرخرید اور پولیس وڈیروں کی نوکر ہے۔ ہر محب وطن بخوبی جانتا ہے کہ وطن عزیز کی دفاعی فورسز کو فقط حکمران طبقہ کی قیمتی جانوں کی حفاظت کے لیے چوکس رکھا جاتا ہے۔ غرباء پہ یہاں عرصہ حیات تنگ اور ان

ہمارے ملک میں قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف بچیوں پر ہزاروں من بارود کی بارش برسا کر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی کتب سمیت خاک و خون میں تڑپا دیا جاتا ہے

کا کوئی پرسان حال نہیں ہے کہ ان پر گھروں، بازاروں، چوکوں، چوراہوں، سڑکوں و دیگر پبلک مقامات پہ، ڈاکے پڑیں، ڈنڈے برسیں، چاقو، چھریاں یا خنجر چلیں، بندوقوں کے بٹ، کلاشنکوفوں کی تڑتڑاہٹ ہو، منوں بارود سے خود کش دھماکے یا ڈرون اٹیک ہوں، ہمارے مہربان حکمرانوں کو اس سے کیا؟

وطن عزیز کا تعلیم یافتہ نوجوان، چاہے تو اپنی ڈگری کو ردی میں پھینکے یا آگ لگائے، ورنہ بازار میں ریڑھی لگائے، ہاکری کرے، تانگہ چلائے، قسطوں پہ رکشہ ٹیکسی لے کر چلائے، ڈکیتیاں کرے، نہیں تو نشہ کا عادی بن جائے، لیکن اپنے محبوب حکمرانوں سے نوکری کی توقع اس کی زندگی کی سب سے بڑی حماقت ہوگی، وطن عزیز میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ نوجوانوں کو غیر ملکی ترقی یافتہ ممالک میں نوکری کا جھانسہ دیکر، اچھی خوراک، اچھی رہائش 'میڈیکل' ٹرانسپورٹ کی سہولت اور نہایت معقول تنخواہ کا سبز باغ دکھا کر پورے گھرانے کی جمع پونجی ایجنٹ نوسرباز اچک لیتا ہے۔ پھر اس ایجنٹ کو زمین نگل لیتی ہے یا آسمان کھا جاتا ہے،

وطن عزیز میں ضرورت رشتہ کے نام سے بھی اچھا خاصا کاروبار چلتا ہے کسی اخبار میں نہایت خوبصورت، سمارٹ خوب سیرت، پابند صوم و صلوٰۃ خوش اخلاق، مالی لحاظ سے مستحکم، کسی ترقی یافتہ ملک میں سیٹل، فرضی دوشیزہ کا دلکش اشتہار دے کر کسی نہ کسی قسمت کے مارے کو پھانسا جاتا ہے۔ پھر کسی بازاری لڑکی کے ساتھ بدقسمت دولہے کا چند یومیہ نکاح بھی ہو جاتا ہے تاہم چند دنوں بعد وہ شریف النفس دلہن، قسمت کے مارے دولہا کے گھر کی نقد جمع پونجی، زیورات و دیگر قیمتی اشیاء سمیت تشریف لے جاتی ہے۔ اور کسی دوسرے راستے سے اپنی شکارگاہ (میرج سنٹر) پہنچ کر اس فن کی ماہرین، ماسی، آنٹی، باجی، بیگم صاحبہ وغیرہ وغیرہ (جن کی پہنچ بہت اوپر تک ہوتی ہے) پناہ لیتی ہے اور اگلے شکار کا انتظار کرتی ہے، ہر محب وطن کو علم ہے کہ وطن عزیز کی اداکارائیں (جو خود ساختہ ملک، قوم اور امن کی سفیر ہیں کسی دوسرے ملک میں جا کر خود کو کپڑوں کے بوجھ سے مبرا کر لیتی ہیں اور جسمانی اعضاء کی سر عام نمائش کر کے خوب پیسہ کماتی ہیں، ہمارے حکمران طبقہ کو تو خیر ان سے پوچھ گچھ یا سزا کا خیال کبھی نہیں آتا البتہ اگر ہمارا آزاد میڈیا یا غیرت مند عوام وطن عزیز کی اس بدنامی

پہ احتجاج کرے تو اسے یہ کہہ کر خاموش کرا لیا جاتا ہے کہ ...... میرے کردار کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے یا یہ میرے مخالفین کی سازش ہے یا اس پہ طرہ یہ کہ یہ جسم میرا اپنا ہے اور میں اس معاملہ میں مکمل طور پہ آزاد ہوں۔ اور مجھے وطن عزیز کے ہیرو ہیروئن کا درجہ حاصل ہے۔ گانے بجانے کو کلچر اور گانے میں جیسے بھی نامناسب، ذومعنی، حتیٰ کہ کفریہ الفاظ ہوں چل جاتے ہیں، قومی و بین الاقوامی کمپنیاں اپنی اپنی تشہیری مہم میں حوا کی بیٹی کا سرعام نیلام کرتی ہیں......

وطن عزیز کے حکمران طبقہ میں سے کوئی فرد کسی جگہ سے گزر رہا ہوں تو صاحب بہادر کی گزرگاہ پہ گھنٹوں ٹریفک جام رہتی ہے۔ بند ٹریفک میں کوئی مریض ایمبولنس میں تڑپ تڑپ کر جان دیدے، کسی میت بس میں آخرت کے راہی کے جسم بے جان سے تعفن اٹھنا شروع ہو جائے۔ بچے مکتب سے لیٹ ہو جائیں، ملازمین اپنی اپنی ڈیوٹی پہ وقت مقررہ پہ نہ پہنچ پائیں۔ حج و عمرہ یا کسی بھی بیرون ملک جانے والے کی فلائٹ چھوٹ جائے یا کوئی بارات وقت مقررہ پہ اپنی منزل تک نہ پہنچ پائے ...... الغرض جب تک صاحب بہادر کا بلا مبالغہ سینکڑوں گاڑیوں پہ مشتمل مسلح لاؤلشکر نہ گزر جائے کسی پیدل چلنے والے کو بھی صاحب بہادر کی گزرگاہ کے قریب پھٹکنے کی قطعاً اجازت نہیں...... اہلیان وطن کے ساتھ یہ ناروا سلوک بھی ہے کہ دہشت گردی سے متعلق شک کی بنا پر شریف شہریوں کو ایجنسیاں اٹھاتی ہیں کچھ عرصہ بعد کسی کا جسم تو اس حال میں مل جاتا ہے کہ جسم اور روح کا رشتہ ٹوٹ چکا ہوتا ہے یا پھر زندگی بھر کے لیے معذور ہوتا ہے اور اکثر کو تاحیات غائب کر دیا جاتا ہے۔

پیارے وطن میں اس سے بڑا ظلم اور کیا کیا جا سکتا ہے کہ یہاں قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف بچیوں پہ ہزاروں من بارود کی بارش برسا کر قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی کتابوں سمیت خاک و خون میں تڑپا دیا جاتا ہے۔ اور تو اور یہاں سرکاری و نیم سرکاری ملازمین اپنے حقوق کے

جب تک صاحب بہادر کا بلا مبالغہ سینکڑوں گاڑیوں پہ مشتمل مسلح لاؤلشکر نہ گزر جائے کسی پیدل چلنے والے کو بھی صاحب بہادر کی گزرگاہ کے قریب پھٹکنے کی قطعاً اجازت نہیں ہوتی

حصول کے تگ و دو میں نظر آتے ہے۔ اساتذہ کرام، ڈاکٹر، پروفیسر، انجینئرز، وکلاء، ججز، کسان و مزدور سراپا احتجاج ہوتے ہیں، بالآخر نوبت توڑ پھوڑ، ہاتھا پائی، لاٹھی چارج، آنسو گیس تک پہنچتی ہے، غرض ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والا مرد و عورت اپنے حقوق کے حصول کی جنگ لڑتا نظر آتا ہے۔ تو پھر فطری طور پہ سوال ذہن میں ابھرنے لگتا ہے کہ یہاں حق ملتا کس کو ہے؟؟؟

تعلیم یافتہ نوجوان چاہے تو اپنی ڈگری کو ردی کی ٹوکری میں پھینکے یا آگ لگائے لیکن اپنے محبوب حکمرانوں سے نوکری کی توقع اس کی زندگی کی سب سے بڑی حماقت ہوگی

ہاں ہاں فقط اسی کو اس کا حق ملتا ہے جس کا ڈنڈا مضبوط ہو، کیونکہ یہاں دن کو حکومت کے کچھ آثار نظر آتے ہیں لیکن سورج غروب ہوتے ہی حکومت بھی غروب ہو جاتی ہے۔ ہمارے افسران بالا موسم کے مطابق اپنے ٹھنڈے یا گرم روم کے مزے لے رہے ہوتے ہیں اور ادھر جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا قانون ہوتا ہے۔

سیہ کار سلام عقیدت پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اہلیان وطن کو کہ بے شمار مظالم (کہ جن مظالم نے خودکشیوں تک مجبور کر رکھا ہے) جھیل کر بھی ملک و قوم کے ساتھ وفاداری کی زندہ مثال بنے ہوئے ہیں۔ سیہ کار کی دل کی گہرائیوں سے کروٹ کروٹ یہی دعا نکلتی ہے کہ "مالک ارض و سماء پیارے وطن و اہلیان وطن کو سلامت تا قیامت رکھے، آمین ثم آمین"۔

تاہم نئے الیکشن کی آمد آمد ہے۔ تھوڑے ہی دنوں بعد، موجودہ حکمران، سابقہ حکمران بن کر، الفاظ کر تراش تراش کر ووٹ کی پرچی حاصل کرنے کی کوشش کے لیے بھیس بدل کر، ایک بھکاری کے انداز میں، "سب اچھا اور ٹھیک ہو جائیگا" کا پرفریب نعرہ اور اہلیان وطن کے ساتھ "نفاذ اسلام" کا جھوٹا وعدہ کریں گے۔ لیکن اسلام آباد پہنچ کر اسلام کو بھول کر فقط اسلام آباد پہ ہی پنجے گاڑیں گے۔ ہر اہل دل یہ سوچنے پہ مجبور ہو جاتا ہے کہ مورخ جب قلم اٹھائیگا تو حکمران بالا کا کون سا کارنامہ نسل نو کے لیے تاریخ کے سینے میں سنہری حروف سے لکھ کر محفوظ کرے گا؟ کیا یہی لوٹ کھسوٹ و کرپشن و اندھیر نگری......؟

حکمران وقت سے نفاذ اسلام کا مطالبہ تو بجا طور پہ کیا جا سکتا ہے لیکن ہم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ کہیں قدرت کی طرف سے کہیں ہماری بداعمالی کی سزا تو نہیں دی جا رہی؟؟ کیا ہم نے کبھی اس ذمہ داری کو سنجیدگی سے لیا؟ اور اپنے نونہالوں کو سمجھایا کہ ہمارے پیارے آقا مخبر صادق، حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے امت مسلمہ کو زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کے کیا اصول و قواعد بتلائے اور سکھائے؟ کیا ہم نے خود اور اپنی اولاد کو اس پہ عمل کرایا؟ کہ آقائے دو جہاں حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی مبارک زندگی جو امت مسلمہ کے لیے بہترین اسوۂ حسنہ ہے وہ کیا تھی؟ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد فی سبیل اللہ، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، نکاح شادی، غمی، حصول رزق حلال، عبادت ریاضت، تقویٰ پرہیزگاری، صدقہ و خیرات، والدین، رشتہ دار، اساتذہ کرام، بڑوں، چھوٹوں، پڑوسیوں کے حقوق کیا تھے؟

آنحضرت ﷺ کی ازواجؓ، بناتؓ، اصحابؓ کی زندگی کس طرح سنت نبوی کا عملی نمونہ تھی؟ کیا یہ تلخ حقیقت نہیں کہ عالم کفر کی متحدہ سازشوں سے ہم کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔ کہ ہم دنیا بھر کی کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، والی بال، سنوکر، کے کھلاڑیوں کے نام شکل و صورت و کردار سے واقف اور فلمی دنیا میں خاطر خواہ معلومات رکھتے ہیں، اگر نہیں معلومات تو اسلام کے ابتدائی علمبرداروں سے متعلق؟

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

بلا تفریق ہم سب اس تباہی و بربادی کے ذمہ دار ہیں...... سیہ کار اپنی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے اسی سوچ و بچار میں محو تھا...... کہ کنڈیکٹر نے تھپکا دے کر آواز دی...... آپ کا سٹاپ آ گیا ہے، روسیاہ، دل ہی دل میں حکومت وقت سے یہ مطالبہ کرتا ہوا کہ خدارا اتنا تو احسان فرما دو کہ پبلک ٹرانسپورٹ سے فلم گانا پہ پابندی عائد ہو جائے ...... آنکھیں ملتا ہوا گاڑی سے نیچے اترا اور اپنی منزل مقصود پہ پہنچ گیا...۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ

☆☆☆☆☆

CamScanner

نگر نگر مشن ہمارا

☆:......جو ساتھی سیاسی الیکشن لڑنا چاہتے ہیں وہ مرکزی سیاسی امور کی کمیٹی سے فارم حاصل کر لیں۔ بغیر فارم بھرے کسی کو جماعت کی طرف سے الیکشن لڑنے کی اجازت نہ ہوگی۔

کمیٹی: حاجی غلام مصطفےٰ جدون صاحب، مولانا عبدالخالق رحمانی صاحب، مولانا معاویہ اعظم صاحب، راؤ جاوید اقبال صاحب، محمد سکندر شاہ صاحب۔

0300-8110086/0332-8923875

(اہلسنت نیوز)

☆:......تحصیل حضرو کلو کا لان یونٹ ابو ہریرہ کے صدر بھائی رمضان صاحب اور جنرل سیکرٹری ساجد صاحب منتخب ہوئے۔ 0314-5157188

☆:......ٹنڈو الہیار، انتظامیہ کی جانبداری (۴) بے گناہ اہلسنت کارکنوں کو جھوٹے مقدمے میں پھنسا دیا۔ جمشید ادھو گرفتار۔ 0300-2916396 (اہلسنت نیوز)

☆:......اہلسنت والجماعت کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات محمد سکندر شاہ مدظلہ کے موبائل نمبر P.T.A والوں نے بلاک کر دیے ہیں۔ ہم اس کی شدید لفظوں میں مذمت کرتے ہیں۔

منجانب: سنی ایکشن کمیٹی ٹنڈو الہیار

0300-7916396

(اہلسنت نیوز)

☆:......مبارکباد

قائد کراچی علامہ اورنگزیب فاروقی صاحب کے ہاں بیٹے کی ولادت پر ہم ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عبدالستار قاسمی کراچی بہار کالونی۔ لیاری

☆:......عوام الیکشن میں ہمارا ساتھ دیں۔ ہم نظام خلافت راشدہ کے نفاذ کے لیے کھڑے ہوئے ہیں۔

حکیم ابراہیم قاسمی، چیئرمین پاکستان راہ حق پارٹی۔

0300-3295145

☆:......کراچی لالوکھیت کے علاقے میں دیوار پر لکھا ہوا ہے "زندہ خمینی ہے زندہ ہے" کسی دل جلے نے نیچے کتا باندھ دیا ہے۔

منجانب: 0334-2085061

☆:......اہلسنت والجماعت تحصیل خانپور کا لانگ مارچ کے حوالے سے اہم اجلاس ضلعی صدر محمد شفیق معاویہ کی صدارت میں ہوا جس میں مہمان خصوصی مرکزی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صاحب نے خطاب کیا۔ اور خانپور کی سٹی باڈی تشکیل دی گئی۔ میاں جاوید اقبال صدر، قاری اقبال نائب صدر، مولانا اسعد اللہ فاروقی جنرل سیکرٹری منتخب، ضلعی سرپرست مولانا محمد عارف معاویہ صاحب کے والد محترم کی وفات پر رہنماؤں کا اظہار تعزیت

0307-7954298 (اہلسنت نیوز)

☆:......خوشاب، الحمد للہ فیس بک پر توہین صحابہ کرنے والا شیعہ وسیم عباس گرفتار ہوگیا۔ ایف آئی آر درج کر لی گئی۔ ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں اور علامہ محمد احمد لدھیانوی کو سلام۔ 0301-6005648

☆:......مولانا مفتی مسعود افضل ہالیجوی کا چچا جناب یوسف ہالیجوی 18 دسمبر کو انتقال فرما گئے۔

0301-3592029

☆:......(دفاع صحابہ) صحابہ اللہ کے رسول کے ہر قول و عمل، قرآن و حدیث، نماز، جہاد، روزہ، حج، مکمل شریعت کے چشم دید گواہ ہیں۔ اگر ایک سیکنڈ کے لیے صحابہ کو درمیان سے ہٹایا جائے تو مسلمان اپنا کلمہ ثابت نہیں کر سکتے علماء اپنا علم ثابت نہیں کر سکتے۔

اگر یقیناً ثابت نہیں کر سکتے تو صحابہ کرامؓ کے دفاع اور نظام خلفاء راشدین کے لیے سپاہ صحابہ کا ساتھ دیجئے۔

(سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ اوگی)

0345-9462100

☆:......

بہادروں کا نام ہے سپاہ صحابہ
غیرت کا پیغام ہے سپاہ صحابہ
اسلامی مملکت کی جان ہے سپاہ صحابہ
جماعت عالیشان ہے سپاہ صحابہ
حق کی راہ پر گامزن ہے سپاہ صحابہ
کوئی مانے نہ مانے منکرین صحابہ
کے لیے تلوار ہے سپاہ صحابہ

0315-6970168

☆:......سیرت النبی کانفرنس 15 جنوری بروز منگل اوتھل سٹی میں منعقد ہوگی۔ مناظر اسلام سرمایہ اہلسنت علامہ رب نواز حنفی، قائد بلوچستان مولانا محمد رمضان صاحب خطاب فرمائیں گے۔ تمام ساتھی بھرپور شرکت کریں۔

(اعلامیہ اہلسنت والجماعت اوتھل لسبیلہ، بلوچستان)

0332-2985440

☆:......دفاع اہلسنت لانگ مارچ شیڈول S.S.P آغاز 11 جنوری کراچی بعد نماز جمعہ شام 7 بجے کے پروگرامات، 11 جنوری حیدر آباد سٹی گیٹ۔ 12 جنوری سکھر۔ 13 جنوری بہاولپور۔ 14 جنوری ملتان۔ 15 جنوری جھنگ۔ 16 جنوری لاہور۔ 17 جنوری گجرات۔ 18 جنوری اسلام آباد اختتام۔

(منجانب: اہلسنت نیوز)

☆:......قائد راولپنڈی، شہر اسلام حق نواز شہید کے مشن کے وارث حضرت مفتی تنویر عالم فاروقی اور ان کے جانثار جیالوں نے عزم واستقامت کی جرأت و بہادری کی داستان ایک بار پھر دہرائی۔ چکلالہ سکیم 3 میں شیعہ بدمعاشوں کا غیر قانونی جلوس پولیس و شیعہ دہشت گردی کے باوجود مزاحمت کر کے روک دیا۔

(حافظ سہیل عباسی۔ راولپنڈی)

0312-5878230

☆:......ایران میں کوئی سنی پارلیمنٹ کا ممبر نہیں بن سکتا جب کہ 3 یہودی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ دارالحکومت تہران میں مسجد بنانے کی اجازت نہیں جب کہ 25 گرجا گھر 16 مندر 6 گردوارے 10 کلیسا اور 20 سے زائد آتش کدہ موجود ہیں ایران کے سکول و کالج میں ان بچوں کو داخلہ نہیں ملتا جن کے نام ابوبکر، عمر، عثمان، عائشہ یا حفصہ ہوں۔ ذرا سوچئے؟ (بیداری اہلسنت مہم) حسنین معاویہ صدر یونٹ سیدہ امی عائشہ صدیقہؓ بادامی باغ لاہور

☆:......(ٹوبہ ٹیک سنگھ) قائد اہلسنت علامہ محمد احمد لدھیانوی کی سرپرستی میں ملک محمد اسحٰق نے ضلعی تحصیل اور سٹی باڈیز تشکیل دے دیں۔ ضلعی صدر مولانا اویس، جنرل سیکرٹری عرفان اظہر تحصیل صدر عرفان جھنگوی، جنرل سیکرٹری نعمان زاہد، سٹی صدر نوید افضل، جنرل سیکرٹری رضوان۔

(رپورٹ: ڈاکٹر قاری رشید اختر قاسمی ناظم ضلعی آفس S.S.P ٹوبہ)

0300-7916396

☆☆☆☆☆

ہندوستان میں صحابہ دشمنی کا سدِ باب

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

یہ مضمون دراصل مجلس اقدار اسلامی لاہور کی نادر علمی کتاب خلفاء راشدین کا مقدمہ نمبر 2 ہے جس میں ہندوستان میں شیعیت کا آغاز اور شیعیت کے لیے علماء حق کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی...... اَمَّا بَعْد.

آنحضرت ﷺ غزوہ ہند کی بشارت دے گئے تھے۔ اور سب سے پہلے سیّدنا حضرت عثمان غنیؓ نے اس طرف توجہ کی یہ سعادت محمد بن قاسم اور ان کے ساتھیوں کے نام لکھی تھی کہ ہندوستان میں ان کے قدموں نے اسلام کے آثار رکھے اور پھر سلطان محمود غزنویؒ نے یہاں فتح کا پرچم لہرایا اور پھر حضرت الشیخ معین الدین اجمیریؒ نے یہاں جذب وسلوک کی محفلیں لگائیں اور پھر جو اس حلقے میں آیا اس کے دل میں محبت الٰہی کی روشنی جاگ اٹھی اسلام کی آمد یہاں فاتحین سے ہوئی لیکن اسلام کو یہاں قرار شاہان روحانیت سے ملا۔

مغل تاجدار ظہیر الدین بابر نے ۹۳۴ھ (۱۵۳۰ء) میں انتقال کیا اس کا بیٹا ہمایوں اس کا جانشین ہوا۔ شیر شاہ سوری کی فتوحات نے ہمایوں کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کیا اور ہمایوں نے ایران جا کر پناہ لی یہ دسویں صدی ہجری تھی جب ایران میں صفوی برسر اقتدار تھے اور انہوں نے زبردستی ایران پر شیعیت مسلط کی تھی ان سے پہلے اہل سنت مسلمان وہاں تین چوتھائی سے زیادہ تھے صفویوں نے ہمایوں کی مدد کی اور اسے دوبارہ ہندوستان کا تخت دلایا، ہمایوں گو اپنے پہلے عقائد پر ہی رہا لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس راہ سے ہندوستان میں شیعیت کا تعارف ہوا۔

اور وزیر اعظم بیرم خاں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ شیعیت کی طرف مائل ہوا۔

قاضی نور اللہ شوستری اکبر کے عہد میں ردائے تقیہ اوڑھے قاضی کے منصب پر آ گیا تھا اور جب اس نے تقیہ کی چادر اتار دی تو پھر اپنے کیفرِ کردار کو پہنچا

اکبر کے وقت میں علماء کے صدر الصدور شیخ عبدالنبی تھے اور وہ شیعیت کے بارے میں بہت حساس تھے ان کی وجہ سے سلطنت میں بیرم خاں کی مذہبی پالیسی کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ اکبر بھی شیخ سلیم چشتیؒ کا مرید ہو چکا تھا۔ اور ہندوستان سے شیعی غلبے کا خطرہ اٹھ چکا تھا۔

جہانگیر ۱۶۰۷ء میں تخت نشین ہوا اور نور جہاں کے ذریعہ یہاں شیعیت پھر ہاتھ اٹھانے لگی۔ قاضی نور اللہ شوستری (۱۰۱۹ھ) جو اکبر کے عہد میں ردائے تقیہ اوڑھے قاضی کے منصب پر آ گیا تھا اب اس نے تقیہ کی چادر اتار دی اور پھر اپنے کیفر کردار کو پہنچا اس کی قبر آگرہ میں گندے نالے کے پاس ہے۔

جس طرح ملکہ نور جہاں ہندوستان میں شیعیت کا پہلا نشان تھی اسی طرح حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ یہاں رفض والحاد کے خلاف حق کا پہلا نشان تھے

جہانگیر کی فوج میں شیخ بدیع الدین ایک خدا رسیدہ بزرگ تھے آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے خلفاء میں سے تھے اور اس سلطنت میں رفض والحاد کی مسموم فضاؤں کا پوری ہمت سے سدباب کر رہے تھے یوں سمجھئے جس طرح نور جہاں یہاں شیعیت کا پہلا نشان تھی حضرت امام ربانی یہاں رفض والحاد کے خلاف حق کا پہلا نشان تھے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

قاضی نور اللہ شوستری کے شاگرد شرار بولہبی مسلمانوں کے علم ویقین کو جلانے پر تلے ہوئے تھے۔ اور حضرت امام ربانی کے خلفاء اور متوسلین چراغ مصطفوی ہاتھ میں لیے پورے برصغیر میں اندھیروں سے ٹکرا رہے تھے۔ اور حق کی روشنی پھیلا رہے تھے آپ کا یہ تجدیدی کارنامہ ہے کہ آپ نے ہندوستان کو ایران کی طرح شیعہ مملکت نہ بننے دیا ورنہ علماء سو تو ہر باطل سے سمجھوتہ کرنے پر تیار بیٹھے تھے

حضرت مجدد الف ثانی نے پوری قوت اور علمی سطوت سے اہل بدعت کی تردید کی۔

نور اللہ شوستری کے معتقدوں نے تفریق بین المسلمین کے لیے خلفائے راشدین کے خلاف ایک رسالہ لکھا امام ربانی نے اپنی مجالس میں اس کا خوب رد کیا پھر آپ نے اس کے جواب میں ایک تحریر سپرد قلم کی جس نے آگے چل کر رد روافض کا نام پایا آپ اس کے شروع میں لکھتے ہیں۔

''ایں قدر رد والزام کفایت نمے کرد سوزش سینہ بے کینہ تشفی نیافت و بخاطر فاتر قرار یافت کہ اظہار مقاصد ایشاں تا در زمانے کہ در قید کتابت نہ آید فائدہ تام ونفع عام نہ بخشد فشرعت مستعیناً باللہ الصمد''

تحفظ ناموس صحابہؓ پر یہ برصغیر پاک وہند کی پہلی تحریر ہے سو آپ اس تحریک کے سرخیل قرار پائے۔ اور آپ کے خلفاء اور متوسلین اس محنت میں برو بحر پر دوڑے یہ گیارہویں صدی کے مجدد اعظم کا تجدیدی کام ہے آپ کی رگ فاروقی پورے جوش میں تھی لیکن پورے ہوش میں تھی جہانگیر بھی نور جہاں کا شکار نہ ہو سکا اور حضرت شیخ سلیم چشتیؒ کے توسل سے وہ شیعیت سے بچ گیا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے روحانی سلسلہ سے ایک اور بزرگ اٹھے یہ بارہویں صدی کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ ہیں آپ بھی فاروقی نسب تھے آپ کی آفاقی نظر نے اقامت دین کی محنت میں سب سے پہلے تحفظ ناموس صحابہؓ کو موضوع بنایا اور ازالۃ الخلفاء عن خلافۃ الخلفاء جیسی شہرہ آفاق کتاب لکھی آپ اس موضوع میں اتنے حساس واقع ہوئے تھے کہ مسئلہ افضلیت کو بھی آپ نے اصولی درجہ میں اہم سمجھا اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے افضل الناس بعد الانبیاء ہونے پر ایک گرانقدر کتاب قرۃ

حضرت امام ربانیؒ کا یہ تجدیدی کارنامہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کو ایران کی طرح شیعہ مملکت نہ بننے دیا ورنہ علماءِ سو تو ہر باطل سے سمجھوتا کرنے پر تیار بیٹھے تھے

العینین فی تفصیل الشیخین لکھی اور پھر آپ کے صاحبزادے اور جانشین خاتم المحدثین حضرت امام شاہ عبدالعزیز نے تحفہ اثنا عشریہ لکھ کر رفض والحاد پر ایک ایسی حجت بالغہ قائم کی کہ مخالفین اب تک اس کا کوئی جواب نہ لکھ سکے جسے کہ جواب کہا جاسکے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز کے شاگردوں نے بھی اسے ہندوستان کی بڑی ضرورت سمجھا اور مولانا رشیدالدین خاں نے (ا) عزۃ الراشدین اور ایضاح لطافۃ المقال لکھیں۔ مولانا حیدر علی نے منتھی الکلام اور ازالۃ الغین تالیف کیں۔ یہ وہ وقت تھا جب انگریزی دور شروع ہو چکا تھا اور نئے حکمران مسلمانوں کو اپنی تاریخ سے بیگانہ کرنے کے لیے ہر اس تحریک کا ساتھ دیتے جو خلفائے راشدین ائمہ مجتہدین اور محدثین کے خلاف صف آراء ہو۔

اکابر دیوبند جو محدثین دہلی کے علمی، مسلکی اور سیاسی وارث تھے وہ تحفظ ناموس صحابہؓ کی اہمیت اور مسلمانوں کے داخلی اتحاد کی ضرورت سے غافل نہ تھے انہوں نے فتنہ رفض والحاد کو بڑی حدت نظر سے جانچا اور قوم کو اپنی تاریخ سے متحد ہو رکھنے کے لیے شیعہ مجتہدوں کے سر توڑ کر رکھ دیئے ایران میں اگر ان لوگوں نے عروج پایا تو وہ علم کی راہ سے نہیں جبر و تشدد کی راہ سے تھا ایڈورڈ براؤن نے تاریخ ادبیات ایران کی چوتھی جلد میں تفصیل سے بتایا کہ کس طرح شاہ اسمٰعیل صفوی نے بزور شمشیر ایران میں اپنے عقائد پھیلائے ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند نے مولوی عمار علی مؤلف تفسیر عمدۃ البیان کے جواب میں ۱۲۸۴ھ میں ہدیۃ الشیعہ لکھی اور پھر ۱۲۸۸ھ میں شیعہ مجتہدوں کے سوالوں کے جواب میں الاسولۃ الکاملہ فی الاجوبۃ الکاملہ لکھی۔ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (۱۳۲۳ھ) نے ہدایۃ الشیعہ کے نام سے ایک کتاب لکھی پھر ان کے شاگرد اور ایک عالم کے استاد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری (۱۳۴۶ھ) نے ہدایت الرشید الی افحام الغیر اور مطرقۃ الکرامہ علیٰ مراۃ الامامہ لکھ کر حضرت شاہ عبدالعزیز کی یاد تازہ کر دی حضرت گنگوہی کے شاگردوں میں حضرت مولانا ولایت حسین رئیس دیورہ (صوبہ بہار) نے کشف التلبیس تین حصوں میں لکھی جسے حضرت مولانا ظہور احمد بگوی نے اسے جامع مسجد بھیرہ (پنجاب) سے شائع کیا اور شمالی پنجاب میں شیعیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھے۔ حضرت سہارنپوری کے شاگردوں میں سے مولانا حافظ محمد شفیع صاحب سنھتری (پنجاب) نے نارووال اور اس کے مضافات میں شیعیت کا تعاقب کیا اور ایران و عراق کے مجتہدین کو ہر محاذ پر شکستیں دیں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے خلیفہ مولانا بشیر احمد پسروری (پنجاب) ان مناظروں اور جلسوں میں آپ کے قوت بازو ہوتے تھے۔

دہلی کے بعد دوسرا مرکز علم فرنگی محل لکھنو تھا یہاں کے مولانا عین القضاۃ اپنے وقت کے شاہ محمد اسحاق تھے مولانا عین القضات کے شاگردوں میں امام المناظرین حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ تحفظ ناموس صحابہؓ کے افق پر آفتاب بن کر چمکے اور حق یہ ہے کہ اس دینی محاذ پر آپ اپنے سب ہم عصروں کو پیچھے چھوڑ گئے ان کا ماہنامہ النجم لکھنو نصف صدی کے قریب سیاہ دلوں کو جلا بخشتا رہا۔

حضرت مولانا لکھنویؒ دفاع صحابہؓ کی محنت میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث ولی اللہ دہلوی کی روایات امانات کے امین تھے اور بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ ناموس صحابہؓ کے حق میں اٹھنے والا کوئی قلم آپ سے مستغنی رہ کر نہیں چل سکتا۔

علماء دیوبند میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی مقام صحابہؓ کے موضوع پر بڑے حساس واقع ہوئے تھے آپ کے سامنے کوئی طالب علم کسی صحابی کا نام ترضی کے بغیر لیے آگے نہ چل سکتا تھا لکھنو میں تحریک مدح صحابہؓ چلی

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی آفاقی نظر نے اقامتِ دین کی محنت میں سب سے پہلے تحفظ ناموس صحابہ کو موضوع بنایا اور "ازالۃ الخلفاء من خلافتہ الخلفاء" جیسی شہرہ آفاق کتاب لکھی

تو آپ نے اس میں براہ راست حصہ لیا اور دیوبند سے علماء کا ایک قافلہ لے کر لکھنو پہنچے آپ کا اس مہم پر لکھنو جانا پورے اہل سنت کے لیے قران السعدین تھا اب اس کے بعد برصغیر پاک و ہند میں اس محاذ پر جو کام ہوا وہ ان دونوں بزرگوں کا رہین احسان ہے مولانا سید حسین احمد مدنی نے مجلس تحفظ ناموس صحابہ لکھنو کے نام جو خط لکھا وہ آج بھی مکتوبات شیخ اسلام کی تیسری جلد ص ۱۶ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ان اکابر کو ملک گیر پیمانے پر فکر تھی کہ اس ملک کو دوسرا ایران بننے سے ہر قیمت پر بچایا جائے اور یہ حضرات امام ربانی شیخ سرہندیؒ حضرت مجدد الف ثانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مشن کے گرد پوری محنت سے پہرہ دے رہے تھے۔

حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے اس مشن کی فکری قیادت کی۔ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ کی کتابوں کے ترجمے کیے آپ نے لکھنو میں دار المبلغین قائم کیا اور تحفظ ناموس صحابہؓ کے لیے ملکی سطح پر ... اور تبلیغی کام کیا۔

پنجاب ان حضرات سے عملاً دور تھا۔ حضرت مولانا مدنی اور حضرت مولانا لکھنوی چاہتے تھے کہ پنجاب سندھ اور سرحد میں اس کام کی کوئی عملی صورت نکلے کہ ۱۹۴۰ء میں راجن پور ... ممتاز یخان سے مولانا سید نور الحسن بخاری دورہ حدیث کے لیے دیوبند گئے اور حضرت شیخ الاسلام سے ان علاقوں کے حالات اور ... سات گذارش کیے حضرت مدنیؒ نے انہیں اس کام کی اہمیت اور مغربی ہندوستان میں اس ضرورت کے پورا کرنے کا احساس دلایا اور حضرت شاہ صاحب کے دل میں اس کام کی ایسی چنگاری اتار دی ... نے کچھ عرصہ بعد پورے ملک میں تنظیم اہل سنت کا نام پایا۔

جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں کے زمیندار سردار احمد خان ... (متوفی ۱۹۶۰ء) مسلمانوں کے ملی تحفظ کے لیے نہایت دردمند ... حساس دل رکھتے تھے قدرت نے آپ کو روشن دماغ سے بھی نوازا تھا آپ اس احساس میں گھلے جا رہے تھے۔ کہ حوزہ ملت کو ہر چار طرف سے نقب لگی ہے آریہ سماج شدھی تحریک چلا رہے ہیں اور مسلمانوں کو شدھ (پھر سے ہندو) کر رہے ہیں قادیانی ایک نئی نبوت کو لا کر مسلمانوں سے لوگوں کو نکال رہے ہیں اور مسلمانوں کی مرکزیت توڑ رہے ہیں فتنہ رفض مسلمانوں کو اپنی تاریخ کا دشمن بنا کر انہیں اپنے ماضی سے کاٹ رہا ہے اور انگریزی

دور خود اہل سنت کو دو دھڑوں میں تقسیم کرنے کے درپے ہے

حضرت مولانا احمد علی لاہوری، امیر شریعت حضرت مولانا

کے شہر شہر اور قریہ قریہ پہنچا اور پورے ملک میں تنظیم اہل سنت

شہنشاہ جہانگیر بھی ملکہ نور جہاں کا شکار نہ ہوسکا اور حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے توسل سے وہ شیعیت سے بچ گیا

امت کو بچایا جائے تو کیسے بچایا جائے؟ یہ احساس کہ مسلمانوں کی داخلی تحفظ کس طرح کیا جائے۔ آپ اس میں بہت فکرمند تھے یہ ۱۹۲۵ء کے لگ بھگ کی بات ہے۔

سردار صاحب نے اپنے علاقہ کے علماء اور زمینداروں کو اس سلسلے میں جمع کیا ان سے مشورے کیے۔ متعدد مجلسیں کیں اور پندرہ سال اسی فکر میں لگا دیئے زمینداروں میں لغاری خاندان نے ان سے بھرپور تعاون کا وعدہ کیا اور مولانا سید نورالحسن بخاری جو اسی علاقے کے رہنے والے تھے وہ ان حضرات میں اور اکابر علماء ہند میں ایک واسطہ بن گئے سردار صاحب نے یہ فکر لیے پورے ہندوستان کا دورہ کیا لاہور میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ سے ملے دیوبند میں شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی سے ملے دہلی میں مفتی اقلیم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب سے ملے اور ان حضرات سے فکری تائید حاصل کی اور دعا لی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی کی تائید اور سرپرستی آپ (سردار صاحب) کو پہلے سے حاصل تھی آپ نے کمر ہمت باندھی اور ۱۹۴۳ء میں جام پور میں ایک اجلاس بلایا جس کی صدارت سردار محمد علی خان لغاری نے کی یہاں تنظیم اہل سنت کا قیام عمل میں آیا سردار محمود خان لغاری اس کے صدر قرار پائے۔ اور سردار احمد خان پتافی اس کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء کو امرتسر میں تنظیم کا دفتر کھول دیا گیا مولانا سید نورالحسن بخاری اس کے مہتمم مقرر ہوئے اور تنظیم اہل سنت کے نام سے ایک پرچے کا اجراء کیا گیا۔ تحریک کے تعارف عام کے لیے لاہور، دہلی دروازہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں شیخ الاسلام حضرت عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے شرکت کی اس کے مہتمم حضرۃ مولانا سید نورالحسن بخاری تھے۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی مورخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی، حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب، اور شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین صاحب تونسوی نے اس تحریک کی زبردست حمایت کی روزنامہ زمزم لاہور نے ۱۵ مئی ۱۹۴۴ء کی اشاعت میں روزنامہ شہباز نے ۲۹ مئی ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں ان اکابر کے بیانات بھی شائع کیے اور تحریک کا تعارف کرایا۔ ادھر یہ تحریک اٹھی قادیانیوں نے اپنے پرچہ الفضل قادیان کی ۱۵ اپریل ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں اس کے خلاف اپنے پورے حلقے میں خطرے کا الارم بجا دیا اس وقت قادیانیت کے خلاف یہی ایک پلیٹ فارم تھا جو خالص مذہبی فضا اور خالص فکری صدا سے ختم نبوت کا کام کرنے اٹھا اہل سنت مسلمانوں کو یہ پہلا پلیٹ فارم ملا جس میں تحریکات باطلہ کے خلاف مسلمانوں کی عوامی سطح پر علمی اور فکری جدوجہد شروع ہوئی مولانا لال حسین اختر اس کے پہلے مبلغ تھے۔

تقسیم ہند کے بعد تنظیم کا دفتر امرتسر سے لاہور آ گیا اور چوک جھنڈا لوہاری دروازہ میں اس کا قیام عمل میں آیا ہفت روزہ تنظیم یہیں سے جاری کیا گیا اس کے دفتری انچارج کالا باغ کے حافظ نور محمد مقرر ہوئے جواب مستقل طور پر لاہور میں مقیم ہیں۔

تنظیم کا جماعتی دفتر بعد میں ملتان آ گیا لیکن اخبار کا دفتر لاہور ہی میں رہا پھر کچھ عرصہ بعد دعوت کا اجراء عمل میں آیا۔ جس کا قلم ادارت پہلے مولانا سید نورالحسن بخاری کے ہاتھ میں رہا اس پرچے سے ان دنوں تنظیم کا پروگرام پاکستان کی دھوم مچ گئی اخباروں کے مقابلے میں اخبار، شاعروں کے مقابل شاعر، مناظروں کے مقابلے میں مناظر، خطیبوں کے مقابل خطیب پیش کئے اور الحمد للہ تنظیم جن اکابر کی سرپرستی اور تائید سے وجود میں آئی تھی پاکستان بنے اب نصف صدی ہونے کو ہے رفض کے خلاف یہ پلیٹ فارم اب بھی اصحاب رسول کے موضوع پر پاکستان کی سب سے قدیمی اور بڑی جماعت سمجھا جاتا ہے۔ ۱۹۴۸ء مجلس احرار اسلام سیاست سے کنارہ کش ہو کر خاصۃً قادیانیت کے خلاف معروف ہوگئی اور تنظیم اہل سنت کا رخ پھر زیادہ تر رفض وخروج کے استیصال کی طرف ہو گیا۔

مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ ناموس صحابہ کے افق پر آفتاب بن کر چمکے ان کا ماہنامہ "النجم لکھنؤ" نصف صدی کے قریب سیاہ دلوں کو جلا بخشتا رہا

اکابر دیوبند میں جس طرح حضرت مولانا انور شاہ صاحب کے تلامذہ قادیانیت کے خلاف شمشیر براں بنے رہے جیسے مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی، مولانا بدر عالم میرٹھی ثم المدنی، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی، محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد علی جالندھری وغیرہم۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے تلامذہ اسی طرح رفض والحاد کے خلاف نبرد آزما ہوئے ہندوستان ایک طرف رہا۔ آپ پاکستان کو لیں جناب قاضی مظہر حسین صاحب، مولانا سید نورالحسن بخاری، مولانا سید احمد شاہ بخاری، مولانا العلامہ عبدالستار تونسوی، مولانا محمد نافع صاحب (محمدی شریف ضلع جھنگ)، مولانا سید صادق حسین شاہ (جھنگ) اسی محاذ پر زندگیاں لگائے ہوئے ہیں۔ اور اپنے اپنے حلقے میں عظمت صحابہؓ کے چراغ جلائے ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا سید نورالحسن بخاری کی تحریک پر شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کے شاگرد مناظر اسلام حضرت

علمائے دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد کتب کے ذریعے شیعیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے بند باندھے

مولانا حسین احمد مدنیؒ، حجۃ الاسلام حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ، مفتی اعظم، مفتی کفایت اللہ صاحب، شیخ التفسیر

آیا۔ جس کا قلم ادارت پہلے مولانا سید نورالحسن بخاری کے ہاتھ میں رہا اس پرچے سے ان دنوں تنظیم کا پروگرام پاکستان

علامہ دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا قاری لطف اللہ رائپوری تنظیم اہل سنت میں آئے حضرت مفتی کفایت

اللہؒ کے شاگردوں سے حضرت مولانا اللہ یار خاںؒ اور مولانا افتخار احمد کا بھرپور تعاون تنظیم اہل السنۃ کے شامل

خاتم المحدثین حضرت امام شاہ عبدالعزیزؒ نے "تحفہ اثناء عشریہ" لکھ کر رفض والحاد پر ایک ایسی حجت بالغہ قائم کی کہ مخالفین اب تک اس کا کوئی جواب نہ لکھ سکے

حال رہا۔ مولانا قائم الدین عباسی علی پوریؒ، مولانا حافظ عطاء اللہ (لیہ) مولانا غلام قادر ملتانی تنظیم کے مرکزی مبلغین میں شامل ہوئے سردار احمد خاں پتافیؒ کی نظامت میں تحریک تنظیم نے ملک کے طول وعرض میں مقام صحابہؓ کا بھرپور دفاع کیا اور جلسوں، مناظروں، تحریروں، تقریروں، اخبارات اور مقدمات الغرض ہر محاذ پر رفض والحاد کو للکارا اور لتاڑا اور ہر بستی اور آبادی میں عظمت صحابہؓ کے چراغ جلائے دارالمبلغین تنظیم (ملتان) نے پھر ایسے شاگرد تیار کئے جو پھر مستقل جماعتوں کے بانی بنے۔

مولانا عبدالشکور دین پوریؒ صدر تحفظ حقوق اہل سنت، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ ایم پی اے بانی ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ، مولانا حق نواز جھنگویؒ بانی تحریک سپاہ صحابہؓ، مولانا عبداللہؒ امیر جمعیت اہل سنت پاکستان، انجمن محبان صحابہؓ ڈیرہ اسماعیل خاں، یہ سب حضرات اس محاذ پر حضرت مولانا عبدالستار تونسویؒ نے تیار کئے اور جب تک یہ حضرات میدان عمل میں مصروف ہیں تنظیم اہل السنۃ کا نام دنیا میں روشن رہے گا۔

اس وقت تنظیم اہل سنت پاکستان کے صدر بقیۃ السلف حضرت مولانا عبدالستار تونسویؒ ہیں اور ملتان نواں شہر میں (پائلٹ سکول کے سامنے) جماعت کا دفتر ہے۔ جماعت کا تبلیغی مسلک اعتدال ہے اشتعال نہیں تنظیم کے مبلغین نے تبلیغ ہمیشہ مثبت انداز میں کی ہے ہنگامے نہیں کرائے صحابہؓ اور عزت رسول میں ہمیشہ جوڑ کی بات کی ہے توڑ کی نہیں پاکستان میں کہیں برائی اور نفرتوں کے جال نہیں بچھائے۔ اعتماد تولا اور حسن سلوک کی دعوت دی ہے ہفت روزہ دعوت کا ہمیشہ سے یہی پیغام رہا ہے اور اس کے ان چار نمبروں کی تاریخ گواہ ہے کہ تحفظ ناموس صحابہؓ کے محاذ پر علمائے تنظیم اہل سنت کی فکر ہمیشہ سے انتہائی تابناک رہی ہے۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش حق نے جس کو دیئے ہیں انداز خسروانہ

☆☆☆☆☆

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید کی محنت کے شاہکار
خوبصورت رنگین چارٹ
دیدہ زیب، عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ 30X40
علماء دیوبند کا تعارف اور ان کی خدمات
قیمت -/70 روپے
دیدہ زیب، عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ 30X40
آج ہی طلب کریں
امیر المومنین سیدنا امیر معاویہؓ واہل بیت
قیمت -/40 روپے
ناشر
0300-6661452
ادارہ اشاعت المعارف نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ سمندری فیصل آباد

دنیا بھر میں امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے خاتمے اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کے بنیادی اصول
خلافت کے عالمی نصب العین کی دعوت
المعروف خلافت ورلڈ آرڈر
تالیف علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید
یہ کتاب 14 سال جیل اسیری کے دوران کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تحریر کی گئی تھی
اعلیٰ کتابت | خوبصورت طباعت | صفحات 208 | ہدیہ -/125
ناشر
ادارہ اشاعت المعارف سمندری فیصل آباد
0306-7610468
041-3420396

محمد پیغمبر | یا اللہ مدد | صحابہؓ رہبر
ھارون سیڈز
زرعی ادویات | بیج | کھاد
ریلوے بڑی پھاٹک ٹیکسلا
منجانب خاکپائے حضرت امیر معاویہؓ
قیصر محمود
0301-5336591

قسط نمبر گیارہ

شیعیت کو چھوٹا دشمن سمجھنے والوں کو

غور و فکر کی دعوت

امت محمدیہ اور فرقہ جعفریہ کا علمی تجزیہ

از قلم: حافظ ارشاد احمد دیوبندی ٔظاہر پیر

چودہ سو سال سے دین اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام کی بنیادیں کمزور کر دینے والے گروہ شیعیت کے بارے میں اکابرین اسلام علماء امت‘ فقہاء عظام‘ مجتہدین کرام‘ مفتیان محترم کے واجب التسلیم اقوال، تاریخ ساز فیصلہ جات پر مشتمل علمی دستاویز۔

اللہ اور اللہ کے رسول سے اصحاب النبی کی محبت کا عملی ثبوت:

امت محمدیہ کے لیے ضروری اور لازمی ہے کہ امت محمدیہ کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے ان مخلص جانثار ان کے ساتھ شدید ترین عملی محبت رکھنے والوں‘ آپ کا اتباع کرنے والوں کے ساتھ قلبی سچی محبت کا عملی ثبوت اور قلبی تعلق کا مظاہرہ کرنا اپنے ایمان کا جزو اعظم سمجھیں۔

صحابہ کرامؓ جیسے مخلص لوگوں کے متعلق بدگمانی، بداعتقادی اور بغض وحسد رکھنا بلاشبہ بے دینی، گمراہی اور کفر ہے

اصحاب النبی حضرت نبی کریم ﷺ کے جان نثار اور اسلام کے اوّلین سپاہی تھے اصحاب النبی نے اسلام کی خاطر ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جن کی نظیر اور مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر اور عاجز ہے۔ اصحاب النبی جیسے مخلص لوگوں کے متعلق بدگمانی، بداعتقادی بغض وحسد رکھنا بلاشبہ بے دینی گمراہی اور کفر ہے۔ رافضی خارجی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیے کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ کے شان میں غلو کر کے قرآن وحدیث کے انکار کا واضح ثبوت دیا ہے۔ اس لیے نفوس قدسیہ اصحاب النبیؓ کے خلاف دل میں نفرت وعداوت پیدا ہوئی جو ابتداء اسلام سے لے کر آج تک چلی آ رہی ہے اور آئندہ بھی اس کی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی بفرمان اللہ جل شانہ‘......

○فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا○

اندازہ یہی ہے کہ ان منکرین عظمت صحابہ کرامؓ کے دلوں میں جو اصحاب النبی کی عداوت و بغض والی لا علاج بیماری ہے اس میں تا قیام قیامت اضافہ ہوتا رہے گا۔

جو اللہ پاک کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہے حضرت نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتا ہے قرآن مجید کو من وعن اللہ تعالیٰ کی کتاب ذَالِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْهِ جانتا ہے اس کو اچھی طرح یہ عقیدہ سمجھ لینا چاہیے کہ صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے محبوب اور اسلامی لحاظ سے نجات دہندہ اور جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین مقام کے حامل ہیں ان پاکیزہ صفت حضرات صحابہ کرامؓ کے متعلق ترمذی شریف میں سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی بیان کردہ روایت میں حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک یوں موجود ہے کہ...... ’’اے لوگو! جو ہمارے بعد دنیا میں آنے والے ہوں اگر (اکرموا اصحابی فانهم خیار کم) کہ میرے صحابہ کرامؓ کی ہر حالت میں عزت کرنا اس لیے کہ وہ تم میں سے پسندیدہ‘ برگزیدہ اور فضیلت والے لوگ ہیں اور یاد رکھنا کہ اصحاب النبیؓ کا انتخاب کسی پارٹی‘ کسی جماعت، کسی قوم یا کسی قبیلے نے نہیں کیا بلکہ یہ براہ راست اللہ تعالیٰ جل شانہ‘ کا انتخاب ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں یوں مذکور ہے کہ......

’’اختار هم الله لصحبة نبيه و لا قامة دينه‘‘

اللہ تعالیٰ نے ان برگزیدہ لوگوں کا انتخاب اپنے نبی خاتم النبیین ﷺ کی خاص رفاقت اور اپنے دین کے قیام کے لیے فرمایا ایک اور روایت میں وہ بھی حضرت عمر فاروقؓ سے یوں منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا......

’’سالت ربی عن اختلافِ من بعدی‘‘

یعنی میں نے اپنے پروردگار جل جلالہ‘ سے سوال کیا کہ ’’میرے بعد میری امت میں جو اختلاف پیدا ہوگا اس کے حل کے لیے کیا تدبیر اختیار کرنا ہوگی......؟

’’فاوحیٰ الیّ ان اصحابک عندی بمنزلۃِ النجوم فی السمآ‘‘

’’یعنی اے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آپ کے صحابہ کرامؓ میرے نزدیک یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں۔ ستاروں کے متعلق تو آپ بخوبی جانتے ہیں کہ کسی ستارہ کی روشنی کم ہوتی ہے اور کسی کی زیادہ اور کسی کی درمیانے درجے کی مگر ہیں سارے کے سارے ستارے!

اصحاب النبی سے بد اعتمادی اور بدعقیدگی سے نجات نہایت ہی مشکل ہے اس لیے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا فرمان مقدس ہے کہ......

’’اصحابی کا النجوم فبا یهم اقتدیتم اهتدیتم‘‘

’’میرے صحابہ کرامؓ ستاروں کی مانند ہیں پس تم ان اصحاب النبیؐ میں سے جس صحابی کے نقش قدم پر چلو گے تو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے اور گمراہی سے ہر حال بچ جاؤ گے‘‘

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی وضاحت:

امام اعظم علیہ الرحمۃ کا فرمان ہے کہ کسی مسئلہ میں اختلاف رائے کی صورت میں سب سے پہلے کتاب اللہ قرآن مجید میں حل تلاش کیا جائے گا اگر کتاب اللہ سے حل مل جائے تو اسے ہر حال اختیار کر لیا جائے گا اگر کوئی مسئلہ قرآن سے حل نہ ہو تو پھر سنت رسول اللہ کی طرف رجوع کیا جائے گا چونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نئے مسائل بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں اسی لیے ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے مسئلہ کا حل سنت رسول اللہؐ میں بھی نہ مل سکے تو پھر امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں تو اسلام کا متفقہ ماخذ صحابہ کرامؓ کا عمل ہے ایسی صورت میں صحابہ کرامؓ کا عمل ہمارے لیے حجت قطعیہ ہے صحابہ کرامؓ کے عمل کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ کے عمل پر بلا حیل وحجت عمل کیا جائے گا اور جو بھی اس متفقہ فیصلے کے خلاف چلے گا (یعنی جو صحابہ کرامؓ کے عمل کو حجت نہیں مانے گا) تو اس کے لیے اللہ پاک کا فرمان مقدس ہے......

"ومن یُشاقِقِ الرسُول منْ بعد ماتبیّن له الهُدیٰ و یتّبِعْ غیر سبیل المومنین نُولّهِ مَاتَوَلّٰی و نَصله جهنم وساءت مصیرا O" (سورۃ النساء، رکوع ۱۱۵)

ترجمہ:......"یعنی جو شخص ہدایت کا راستہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی پیغمبر ﷺ کی مخالفت کریگا اور مومنوں کے راستہ کے علاوہ (یعنی صحابہ کرامؓ کے راستہ کے علاوہ) کسی دوسرے راستے (یعنی پیغمبر ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے راستہ کے علاوہ) چلے گا تو ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے (اس لیے ہم اسے مخالفت رسول اللہ ﷺ اور مخالفت مومنین صحابہ کرامؓ کے باعث) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ جہنم بہت بُری جگہ ہے" (سورت النساء رکوع نمبر ۱۱۵)

جو بد بخت اللہ پاک کی طرف سے سند یافتہ سچے لوگوں کو جھوٹا کہے یا ایسے مقدس اصحاب النبی کو گالی گلوچ دے وہ پرلے درجے کا خود ہی کافر اور بے ایمان ہے

اس کا مطلب واضح ہے کہ جس معاملہ میں صحابہ کرامؓ کا اتفاق ہے اس کی خلاف ورزی کرنا صحابہ کرامؓ کے فرمودات کی مخالفت کرنا صریحاً گمراہی ارتداد اور کھلا ہوا از روئے قرآن مجید کفر ہے۔اس لیے امام اعظم سیدنا ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے درمیان کسی بھی مسئلہ میں اختلاف کی صورت میں کسی بھی ایک صحابی کی رائے پر عمل کر لینا ہدایت ہی ہدایت کی راہ ہے فرمایا...... " اولیک هُم الصادقون" یہی لوگ یعنی صحابہ کرامؓ اپنے ایمان دینٗ عمل اخلاق نیت اور کردار میں سچے ہیں یہ لوگ صحابہ کرامؓ اسلامی نظام کے قیام میں بھی سچے ہیں اور صلح و جنگ کرنے میں بھی سچے ہیں اور کسی سے دھوکہ فریب اور حق تلفی ہرگز ہی نہیں کرتے اب جو بد بخت لوگ اللہ پاک کی طرف سے سند یافتہ سچے لوگوں کو جھوٹا کہے یا ایسے مقدس اصحاب النبی ﷺ کو گالی گلوچ دے وہ پرلے درجے کا خود ہی کافر اور بے ایمان ہے اللہ پاک نے قرآن مجید میں ان کے جنتی ہونے کی مہر لگا دی ہے اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان مقدس حضرات صحابہ کرامؓ کے متعلق ہمیشہ حسن ظن رکھیں صحابہ کرامؓ کی اتباع کریں۔

اصحاب النبی ﷺ کو اللہ اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ قلبی اور عملی محبت تھی صحابہ کرامؓ کی مبارک زندگیوں میں اس کا عملی مظاہرہ قرآن کریم اور ذخیرہ احادیث میں موجود ہے وہ جتنا حضرت نبی کریم ﷺ کے قریب تھے اتنی ہی ان کی محبت بھی آپ ﷺ سے زیادہ تھی اور اتنے ہی ان کے ایمان کامل تھے اس لیے ان کی محبت درجہ انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اور وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے ادنیٰ اشارے پر اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھونے سے ہرگز ہرگز دریغ نہ کرتے تھے اور جب بھی حضرت نبی کریم ﷺ اسلام کے لیے صحابہ کرامؓ سے مال طلب فرماتے تو اصحاب محمدؐ اپنا مال آپ ﷺ کے قدموں میں اپنا کامل و مکمل مال قربان کر دیتے اور جب ان سے دریافت کیا جاتا کہ تم نے گھر میں کیا چھوڑا ہے؟ تو بڑی مسرت وخوشی سے جواب دیتے کہ اللہ جل شانہٗ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کے اسماء گرامی گھروں کی زینت بنا کے سب مال لے آئے ہیں۔اس لیے قرآن مجید میں جگہ جگہ ان کے ایمان وعمل کی تعریف کی گئی ہے اور صحابہ کرامؓ کے واقعات کو بطور مثال اس لیے پیش کیا تاکہ آنے والے لوگوں کے لیے صحابہ کرامؓ کے یہ عظیم الشان کارنامے مشعل راہ کا کام دیں۔

محبت کی ایک جھلک:

سیدہ ام المومنین اماں عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت مسلمانوں کی تعداد ابھی صرف اڑتیس تھی تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ نبی کریم ﷺ سے بار بار یہ کہتے رہے کہ ہم کو اسلام کا اظہار سر عام کرنا چاہیے۔اور لوگوں کو کھل کر اسلام کی دعوت دینی چاہیے مگر حضرت نبی کریم ﷺ ارشاد مبارک فرماتے کہ ابھی تک ہماری تعداد بہت تھوڑی ہے مگر ابا صدیقؓ کے جذبہ صادق کو دیکھ کر آپ ﷺ نے صدیق اکبرؓ کی یہ مخلصانہ درخواست منظور فرمائی فیصلہ یہ ہوا کہ ہر مسلمان اپنے قبیلے کو لے کر بیت اللہ میں جمع ہو جائے جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو سب سے پہلے حضرت صدیق اکبرؓ اٹھے اور آپؓ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی رسالت پر ایمان لے آنے کی دعوت دی اس مجمع میں حضرت نبی کریم ﷺ خود بھی تشریف فرما تھے جب مشرکین مکہ نے صدیق اکبرؓ کی زبانی یہ توحید و رسالت کی دعوت سنی تو وہ تمام موجود مسلمانوں پر بجلی بن کر ٹوٹ پڑے۔انہوں نے بہت ہی بُری طرح مسلمانوں کو مارا خصوصاً سیدنا صدیق اکبرؓ بہت ہی زیادہ زخمی ہوئے۔ ہوا یوں کہ عتبہ بن ربیعہ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو زمین پر ڈال کر آپؓ کے سینے پر چڑھ بیٹھا اور اپنی جوتی کے نعل والے حصے سے حضرت صدیق اکبرؓ کے منہ مبارک کو اتنا مارا کہ جس کی کوئی حد نہ رہی۔اب اسکو یقین ہو گیا تھا کہ صدیق اکبرؓ شہید ہو چکے ہیں جس سے حضرت صدیق اکبرؓ کا چہرہ مبارک اس قدر زخمی ہو کر متورم ہو کر سوج گیا کہ آپؓ کے منہ مبارک اور ناک کا کوئی پتہ نہیں چلتا تھا اس وقت بنو تمیم کو معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ کے ساتھ اس طرح دہشت گردی ہو رہی ہے کہ خدا کی پناہ انہوں نے آپؓ کو مشرکین مکہ سے چھڑوایا پھر آپؓ کو ایک چادر میں لپیٹ کر بے ہوشی کی حالت میں آپؓ کو گھر پہنچایا بنو تمیم کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ ایسی حالت میں آپؓ کا بچنا بہت ہی مشکل ہے بنو تمیم پھر لوٹ آئے اور انہوں نے یہ اعلان کیا کہ ہمیں اللہ کی قسم اگر حضرت صدیق اکبرؓ وفات پا گئے تو ہم اس عتبہ بن ربیعہ کو بھی ہرگز زندہ نہیں چھوڑیں گے۔بنو تمیم آپؓ کے والد ابو قحافہ کو لے کر ان کے گھر گئے اور انہوں نے آپؓ سے بات کرنی چاہی مگر آپؓ اس قدر سخت زخمی تھے کہ آپؓ کو بات کرنے کی بھی طاقت نہ تھی۔بے ہوشی کا یہ عالم تھا کہ ایک حرف بھی آپ کی زبان مبارک سے نہ نکلس کا، ہاں شام کے وقت سب سے پہلے جو آپؓ کی زبان مبارک سے بات نکلی وہ یہ تھی کہ "رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟"

بنو تمیم......اور آپ کے والد ابو قحافہ پر یہ بات بہت ہی گراں گزری تو انہوں نے آپؓ کو اس حالت میں یہ کلمہ کہنے کے باعث بہت سخت سست کہا اور چل دیے چلتے وقت آپؓ کی والدہ ام الخیر کو یہ نصیحت کی کہ اس کو کچھ کھانے پینے کے لیے دے دینا اب اس گھر میں صرف حضرتؓ کی والدہ محترمہ بی بی ام الخیر اور آپؓ صرف دو ہی تھے اور والدہ بی بی ام الخیر بار بار یہ کوشش کر رہی تھی کہ میرا لخت جگر کوئی بات کرے پھر آپؓ کی آنکھ کھلی کچھ ہوش آیا تو فرمانے لگے......

اماں جان......رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ والدہ......بیٹے اللہ کی قسم مجھے تیرے ساتھی کی کوئی خبر نہیں ابو بکر صدیقؓ......امی جان آپ ام جمیلؓ بنت خطاب (امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم ؓ کی حقیقی بہن) سے جا کر حضرت نبی کریم ﷺ کی خیریت دریافت کیجیے۔

ام الخیر......ام جمیلؓ! میرا بیٹا ابو بکر تم سے محمد بن عبد اللہ کی خیریت دریافت کر رہا ہے ...... ام جمیلؓ بنت خطاب......میں ابو بکر اور محمد بن عبد اللہ ﷺ کو نہیں جانتی ہاں اگر تم کہو تو تمہارے گھر میں تمہارے ساتھ چلی جاؤں

CamScanner

گی۔ ام الخیر...... بڑی خوشی سے، تب حضرت سیدہ ام جمیلؓ جو حضرت عمرؓ کی حقیقی بہن تھی اسی کی سعی مشکور سے حضرت عمرؓ بھی مشرف با اسلام ہوئے اس نے ابتداء میں اسلام قبول کر لیا تھا) ام جمیلؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی والدہ کے ساتھ چل پڑتی ہے اور جب یہ دونوں گھر داخل ہوتی ہیں تو حضرت صدیق اکبرؓ کی حالت زخموں سے نڈھال دیکھ کر بی بی ام جمیلؓ چیخ اٹھتی ہیں اور حضرت صدیق اکبرؓ کے قریب آ جاتی ہیں۔ ام جمیل حضرت ابوبکرؓ سے مخاطب ہو کر...... مشرکین نے یہ سب کچھ غنڈوں کو خوش کرنے کے لیے کیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ ان سے خود آپ کا انتقام لے۔ ابوبکرؓ...... ام جمیلؓ سب سے اول مجھے یہ بتاؤ کہ حضرت نبی کریم ﷺ کا حال کیا ہے......؟ ام جمیلؓ...... آپ کی والدہ سن رہی ہیں...... ابوبکر صدیقؓ...... کوئی فکر نہ کریں۔ ام جمیلؓ بنت خطاب...... الحمدللہ حضرت نبی کریم ﷺ خیریت سے ہیں...... ابوبکرؓ...... آپؐ اس وقت کہاں تشریف فرما ہیں ام جمیلؓ...... دارارقم میں۔ ابوبکر صدیقؓ...... میں اس وقت تک کچھ کھاؤں گا اور نہ ہی پیوؤں گا جب تک میں حضرت نبی کریم ﷺ کی زیارت نہ کر لوں۔

ام جمیلؓ...... ذرا صبر کیجئے تاکہ دشمنان اسلام کی آمد و رفت بند ہو جائے۔

تھوڑی دیر کے بعد آمد و رفت بند ہو گئی اور بالکل سناٹا چھا گیا تب یہ دونوں خواتین حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تھامے آہستہ آہستہ لے کر دارارقم پہنچیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے موجود صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا وہ دیکھو ابوبکر صدیقؓ کس حال میں آ رہے ہیں اور آنحضرت ﷺ اور اس وقت موجود جمیع صحابہ کرامؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آ گئے۔ حضرت نبی کریمؐ ابوبکر صدیقؓ سے مخاطب ہو کر......

"ابوبکرؓ...... آپ کا کیا حال ہے؟ آپ بوسہ دے کر فرمایا"

ابوبکرؓ...... آپ ﷺ پر میرے ماں، باپ قربان ہوں میں آپ کی زیارت کر کے بالکل ٹھیک ہوں مگر عتبہ فاسق نے میرے چہرے کو بہت ہی زخمی کر دیا ہے یہ سن کر حضرت نبی کریم ﷺ بہت رنجیدہ ہوئے پھر دوبارہ ابوبکر صدیقؓ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں "اللہ پاک آپ پر رحم فرمائیں"۔

ابوبکر صدیقؓ...... حضور ﷺ یہ میری والدہ ہیں اور میری اس زخمی حالت میں بہت سخت رنجیدہ ہیں آپؐ ان کو اسلام کی دعوت دیجئے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں میری والدہ کے لیے دعا بھی فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کو دوزخ سے محفوظ رکھیں۔

پھر حضرت نبی کریمؐ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی والدہ محترمہ بی بی ام الخیر کو اسلام کی دعوت دی تو حضرت صدیق اکبرؓ کی والدہ محترمہ بی بی ام الخیرؓ نے فوراً حضرت نبی کریم ﷺ کی دعوت کو قبول فرما کر کلمہ طیبہ......

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔ یہ عظیم الشان شرف بھی الحمدللہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حاصل ہے کہ آپؓ کا مکمل خاندان مع والدین شرف اسلام سے سرفراز ہے۔

؎ وہ خوشبو ہیں، کرن ہیں، چاندنی ہیں
کسی کو اعتبار آئے یا نہ آئے

سپاہ صحابہ کی مخلصانہ قربانیاں:

سپاہ صحابہ نے مسلسل مخلصانہ قربانیاں دے کر جدوجہد کی ایک سنہری تاریخ مرتب کی ہے اس لیے وہ اس سلسلے میں کوئی حکومتی یا سبائی سازش انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ سپاہ صحابہ کے جان نثار کارکنوں کی یہ عظیم الشان مخلصانہ قربانیاں ہر حال اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے دشمنان صحابہ کرامؓ کی ان بہت خطرناک سازشوں کا قلع قمع کرنے کی ایک کامیاب تحریک ثابت ہو گی سپاہ صحابہ کا ہر ایک بچے سے لے کر ہر گھر کے جمیع افراد عظمت صحابہ کرامؓ پر کسی صورت بھی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ یہ بجا ہے کہ ہم کٹ سکتے ہیں مگر صحابہ کرامؓ پر تنقید اور تنقیص کسی صورت بھی ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ صحابہ کرامؓ دین اسلام کی اساس اول ہیں امت محمدیہ ملت اسلامیہ تک دین اسلام پہنچانے کا اصحاب محمدؐ ہی صرف واحد ذریعہ ہیں اگر اس ذریعہ کو درمیان سے نکال دیا جائے تو پھر دین اسلام کا کوئی ایک حصہ بھی باقی نہیں رہ جاتا اس لیے ہر مسلمان پر فرض اور لازم ہے کہ اس مقدس مشن تحفظ ناموس صحابہ کرامؓ کی تکمیل کے لیے کارکنان صحابہ کرامؓ کا ساتھ دیکر اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں سپاہ صحابہ کا ہر حال عملی طور پر ساتھ دینا چاہیے۔ جن کو اصحاب محمدؐ کی عظمت سمجھ آ گئی ہے وہ زندگی کو تو بھلا سکتا ہے جان کی بازی لگا سکتا ہے واللہ وہ اصحاب رسول کو قطعاً نہیں بھول سکتا جو لوگ بزعم خویش ہمیں تخریب کار، تشدد پسند کہتے ہیں ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے اس اسلامی مؤقف کو سنیں، سمجھیں ہمیں جانچیں تو یقین کر لو تم بھی ہمارے ساتھ مسلک ہو جاؤ گے ہمیں حکومت نے جانچا ان شاء اللہ مار مار کر جانچا ہے بیڑی پہنا کر ہتھکڑی لگا کر جانچا ہے، ناجائز جھوٹے مقدمات بنا کر جانچا ہے مکمل تشدد کر کے جانچا ہے 302 جیسے خطرناک مقدمات بنا کر جانچا ہے بانی تحریک حضرت مولانا علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو مادرزاد عریاں کر کے ننگے جسم پر جوتے برسا کر جانچا ہے، دشمن صحابہ کرامؓ نے جانچا ہے اپنوں نے جانچا ہے، بیگانوں نے جانچا ہے، قلبی طور پر ہر ایک کو یقین آ گیا ہے کہ سپاہ صحابہ اپنے عظیم الشان مؤقف اور اپنے مشن سے ایک انچ بھی پیچھے ہو جانے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہو گی۔

سپاہ صحابہ نے اپنے بانی علامہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ سمیت درجنوں قائدین، ہزاروں رضا کاران و کارکنان کی مظلومانہ شہادت، ظلم و تشدد، بیڑی، ہتھکڑی، جیل سو فیصد غلط مقدمات کے بعد بھی اگر سپاہ صحابہ کے مؤقف میں لچک پیدا ہوئی ہو تو بتاؤ اور اگر اس قدر مشکلات مصائب اور جان و مال کی قربانیوں کے باوجود تم کو یقین نہیں آیا کہ ہم اپنے اس مؤقف اور اپنے مشن سے قطعاً پیچھے نہیں ہٹیں گے اس لیے کہ سپاہ صحابہ ایک خالص مثبت اور پرامن پروگرام رکھتی ہے اگر اس کے نظریات منفی ہوتے موقف میں کوئی کجی ہوتی تو واضح طور پر اس کے مشن کا ملک کی قومی اسمبلی میں اظہار کسی صورت ہی نہ ہو سکتا جب کہ آج بھی سپاہ صحابہ کی پارلیمانی جدوجہد ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

یہ عظیم الشان شرف بھی الحمدللہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو حاصل ہے کہ آپؓ کا مکمل خاندان مع والدین شرف اسلام سے سرفراز ہے

20 اگست 1992ء کو سپاہ صحابہ کے مشن کی تکمیل کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایم این اے نے تمام تر مشکلات، مخالفتوں پریشانیوں، مصائب اور کارکنوں کی ناجائز گرفتاریوں ظلم و تشدد اور پورے ملک میں گورنمنٹ کی تمام تر سازشوں کے باوجود ایک بڑی تعداد ایم این اے کی تیار کر کے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ناموس صحابہ اہل بیت بل پیش کر دیا یہ وہ واحد بل ہے جس پر حکومتی اور اپوزیشن ممبران نے دستخط کیے بل پیش کرتے ہی قائد سپاہ صحابہ، حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ سرپرست اعلیٰ اور جرنیل سپاہ صحابہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ ایم

این اے نے ممبران اسمبلی سے ملاقاتیں کر کے اصحاب رسولؐ کی عزت و عظمت' آئینی حیثیت اسلام میں اور اصحاب رسول کے اعلیٰ مقام کے بارے میں قرآن وحدیث شریف کی روشنی میں مدلل ثبوت پیش کیے مگر حکومت کی طرف سے

نبوت و رسالت' قرآن مجید اور اسلام صداقت کے گواہ جھوٹے ہیں جب کہ اصحاب رسول اللہ نے دنیا میں جمیع مصائب و آلام برداشت کئے ہیں آنحضرت ﷺ کے جمیع فرمودات کی تصدیق کر کے سچے اور صادق گواہ ہونے کا

پاک کی خالص بندگی کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور یہ قرآن مجید جواب ہمارے پاس کامل و مکمل طور پر موجود ہے اور یہ اسلام جو کامل و مکمل موجود ہے یہ سب کچھ بفرمان حضرت نبی کریم ﷺ کی اس دعا کے عملی ثمرات ہیں اس

اصحاب النبیؐ کا انتخاب کسی پارٹی، کسی جماعت، کسی قوم یا کسی قبیلے نے نہیں کیا، بلکہ یہ براہِ راست اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا انتخاب ہے

ناموس صحابہ بل اسمبلی میں زیر بحث لانے سے گریز کیا جاتا رہا کیونکہ حکومت کو پورا یقین تھا کہ قائدین سپاہ صحابہ کی پُر امن اور شدید کاوشوں کے نتیجہ میں ایک بہت بڑی تعداد ایم این اے کی بل کی پوری تائید کرے گی کہ جو شخص اصحاب رسول اللہ کی تکفیر کریگا تو ہین کا مرتکب ہوگا اسے سزائے موت دی جائے گی۔ آج بھی پوری تفصیل کے ساتھ سپاہ صحابہ کی یہ سعی مشکور برائے عظمت اصحاب رسول ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

یہ کہنا کہ اسلام ہماری اقتصادیات و معیشت کے سلسلے میں ہماری راہنمائی نہیں کرتا تو بحیثیت مسلمان ہونے کے گویا ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام اتنا تنگ دامن' مخصوص طبقے کے لیے اور مخصوص زمانے کے لیے آیا تھا مگر آج ہمارے اسلام میں کوئی گنجائش نہیں میں سمجھتا ہوں کہ ایک لمحہ کے لیے بھی کوئی مسلمان یہ تصور تک بھی نہیں کر سکتا جب اللہ تعالیٰ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جب کہ ہمارے پاس ایک مکمل ضابطہ حیات ہے آپ یورپ کے دروازے پر کیوں دستک دیتے ہیں؟ آپ چرچل' لنکن' ہٹلر اور ماؤزے تنگ کی بات کیوں کرتے ہیں؟ آپ خلافت راشدہ کے دروازے پر چل کر یہ دستک کیوں نہیں دیتے؟ جہاں آپ کو ایسا منصفانہ عظیم الشان نظام ملے گا۔ آپ کو ایسے بادشاہ ملیں گے جو رات کی تاریکیوں میں چل کر اپنے علاقے کے یتیموں، بیواؤں کا احوال پوچھتے ہیں۔ جہاں آپ کو ایسے امیر المومنین ملیں گے جو عملاً یہ کہتے تھے کہ فرات دریا کے کنارے اگر کوئی کتا بھی بھوکا اور پیاسا مر گیا تو اس کا سوال قیامت کے دن مجھ سے ضرور ہوگا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظمؓ اعلیٰ درجے کے حاکم بھی تھے اور رات کو پہرہ دار بھی تھے۔ اور معذور خواتین کے گھر کے کاروبار بھی انجام دیا کرتے تھے مگر آہ! وہ اہل اسلام مسلمانوں کا یہ عظیم الشان دور کہاں گم ہو گیا ہے؟ بڑے ظالم ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت' نبی علیہ السلام کی

عملی ثبوت پیش کیا ہے۔

میدان بدر میں نبی کریم ﷺ کی دعا:

حضرت نبی کریم ﷺ اپنی مختصر ترین جماعت اصحاب رسول اللہ صرف 313 افراد برائے جہاد صفیں ترتیب دیتے ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی قلت' بے سروسامانی صحابہ کرامؓ کے بالمقابل کفار مشرکین کی کثرت ظاہری شان و شوکت ملاحظہ فرمائی تو بارگاہ رب العلمین میں سر بسجود ہو کر نہایت ہی خشوع و خضوع سے رو، رو کر، سر بسجود ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں یوں دعا فرمائی۔

دعا مبارک کے مخلصانہ الفاظ مبارک ملاحظہ فرمایئے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْنِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَاتُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا○

یعنی:..... "اے اللہ تیرا جو میرے ساتھ وعدہ تھا یا اللہ اب وہ وعدہ پورا فرما دے۔ اے اللہ اگر تو نے میری جماعت صحابہ کرامؓ کو ان کفار سے شکست کرا دی تو پھر میرے اللہ جل جلالہٗ اس سطح ارض پر تیری خالص عبادت کرنے والا تا قیام قیامت کوئی نہیں ہوگا، یا اللہ میں اپنی پوری زندگی بھر کی جو وحدت اسلامی جماعت تیار کر سکا ہوں یہ جماعت اب میں نے تیرے خالص دین' تیری وحدانیت تیرے خالص اسلام کو قیامت تک قائم رکھنے کے لیے اس میدان میں لے آیا ہوں، یا اللہ میرے مخلص احباب و اصحاب کی جماعت ہے یا اللہ ہماری امداد فرما"

قرآن مجید میں جگہ جگہ صحابہ کرامؓ کے ایمان و عمل کی تعریف اور واقعات کو بطور مثال اس لیے پیش کیا گیا ہے تاکہ آنے والے لوگوں کے لیے صحابہ کرامؓ کے یہ عظیم الشان کارنامے مشعل راہ کا کام دیں

فا فهموا و تدبروا و تفكروا يا اولى الالباب وتفكروا يا اولى الابصار.

محترم قارئین کرام! یہ غور کا مقام ہے آپ ﷺ کے اس فرمان مقدس سے واضح ہو رہا ہے کہ اب ہم جو اللہ

دعا میں نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں صحابہ کرامؓ کی کامیابی صحابہ کرامؓ کے تحفظ کے بارے میں جو فرمایا ہے بالفرض اگر اصحاب و احباب رسول اللہ ﷺ یہ 313 میدان بدر میں شہید ہو جاتے تو آج شیعیت کا دور دورہ ہوتا شیعہ کا یہ کافرانہ عقیدہ کہ موجودہ قرآن مجید حقیقی نہیں بلکہ شیعہ بکواس کہ موجودہ قرآن مجید میں اصل قرآن کا ایک حرف تک بھی موجود نہیں۔

محترم! آپ حضرات کو بخوبی علم ہے کہ اس موجودہ قرآن مجید میں اسم مبارک ''اللہ'' دو سو انہتر (269) بار موجود ہے جو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے اور شیعہ روایت کے مطابق امام غائب کے پاس جو اصل قرآن پاک موجود ہے اور وہ اس اصل قرآن مجید کو کسی غار میں چھپ کر قرآن پاک کو بھی چھپایا ہوا ہے اور اس اصل قرآن یعنی شیعی قرآن میں لفظ ''اللہ'' ایک بار بھی موجود نہیں ہے۔ جس شیعہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کا ایک بار بھی ذکر نہیں ہے تو لاریب وہ واللہ قطعاً قرآن ہی نہیں بلکہ وہ شیعی قرآن کوئی ڈرامہ یا افسانہ یا کوئی جنسی ڈائجسٹ تو ہو سکتا ہے مگر واللہ باللہ یہ شیعی قرآن کلام اللہ ہرگز ہرگز نہیں ہے۔

بنو ہاشم اور بنو امیہ میں خاندانی رقابت نہیں تھی:

پارہ نمبر ۲۸ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

عَسَى اللّٰهُ ان يجعل بينكم وبين الذين عاديتم منهم مودة واللّٰه قدير○

ترجمہ:...... ''قریب ہے کہ اللہ پاک تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا کر دے جن سے تمہیں (اس وقت) دشمنی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ قدرت رکھنے والا ہے''

اس آیت مبارکہ کے تحت مفسرین حضرات کی رائے یوں منقول ہے۔

''یہ آیت مبارک فتح مکہ کرمہ سے پہلے نازل ہوئی

CamScanner

اس وقت صحابہ کرامؓ کی جو سیاسی حالت تھی اسے سامنے رکھنے سے اس مذکورہ آیت کا مطلب بڑی آسانی کے ساتھ غور کرنے سے پوری طرح سمجھ میں آسکتا ہے اس آیت کے نزول کے وقت تک مکہ مکرمہ فتح نہیں ہوا تھا اور قریش مکہ مشرکین صحابہ کرامؓ کے بدترین دشمن تھے اسی زمانے میں اللہ تعالیٰ اصحاب محمد کو یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ کفار مکہ یعنی وہ لوگ جن کو ابھی صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا جو اس وقت تک تم سے برسر جنگ ہیں۔ عنقریب تمہارے مخلص اور قلبی محبت کرنے والے دوست اور بھائی بن جائیں گے اور تم بھی ان سے قلبی محبت کرو گے اللہ پاک کا وعدہ غلط نہیں ہوسکتا اس لیے وہی ہوا جس کی پیشین گوئی قرآن پاک میں صحابہ کرامؓ کو سنائی تھی یعنی فتح مکہ کے قریب ان کا ایک گروہ اور اس کے بعد قریش کا پورا قبیلہ ایمان کی سعادت سے مشرف ہوا اور یہ جدید صحابہ قدیم صحابہ کرامؓ کے ساتھ شیر وشکر ہو گئے ان جدید اور قدیم اصحاب میں ایسی محبت پیدا ہوئی جس کی اب تک مثال نہیں ملتی۔

مذکورہ آیت مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شیعہ ذاکر اور شیعہ تاریخ نگار اور اسی طرح شیعیت کے ان کافرانہ نظریات سے متاثر ہونے والے سنی مصنف یا مقرر کہتے رہتے ہیں کہ بنوامیہ اور بنوہاشم میں زمانہ جاہلیت سے ہی جو عداوت تھی وہ اسلام لانے کے بعد بھی باقی رہی یہ نظریہ بالکل غلط بلکہ یہ سیاہ جھوٹ ہے؟ جو بھی یہ کہتا ہے وہ قرآ مجید کی تکذیب کرتا ہے۔ (العیاذ باللہ) واضح طور پر کھلی کھلی بات یہ ہے کہ قرآن مجید تو قطعاً اور یقیناً ہر حال صادق اور سچا ہے۔ جس کی مندرجہ بالا مذکورہ آیت سے نصف النہار کی مانند آفتاب وماہتاب کی مانند روشن ہے کہ صحابہ کرامؓ بنوامیہ اور صحابہ کرامؓ بنوہاشم میں محبت ومودت قرآنی فرمان "منھم مودہ" کے عین مطابق تھی۔

صحابہ کرامؓ بنوامیہ اور صحابہ کرامؓ بنوہاشم میں قطعاً کوئی دشمنی، حسد یا بغض وغیرہ نام تک نہیں تھا یہ رقابت کے جھوٹے واقعات شیعوں کی ایجاد ہے یہ شیعوں کے گھڑے ہوئے سو فیصد جھوٹے افسانے ہیں اس مذکورہ آیت مبارک میں غور کیجئے تو یہ وضاحت اور حقیقت خود بخود واضح ہو رہی ہے کہ جو ذاکر یا مولوی سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان اختلافات اور خانہ جنگی کو اموی اور ہاشمی خاندانوں کی باہمی رقابت کا نتیجہ سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان رُحمآ بینھم کے بالمقابل یہ بالکل کھلا ہوا جھوٹ ہے۔

بقول قرآن مجید دونوں خاندانوں میں کوئی رقابت نہ تھی یہ لڑائیاں بنوامیہ اور بنوہاشم کے خاندانوں کی لڑائیاں ہرگز نہیں! یہ لڑائیاں بعض شرعی اجتہادی مسائل ہیں اجتہادی اختلاف کا نتیجہ ہیں خاندانوں اور قبیلے وغیرہ کے اختلاف کو ان کے بپا ہونے میں ذرہ برابر بھی دخل نہ تھا۔

تنبیہ:

چونکہ صحابہ کرامؓ کے باہمی مناقشات کا تذکرہ آ گیا ہے اس لیے اس واقعہ کا اظہار مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جنگ جمل وصفین وغیرہ کے واقعات میں مؤرخین نے بہت ہی مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے۔ جن کتب تاریخ پر ان واقعات کی تفصیل کا مدار ہے وہ کتب شیعوں کی لکھی ہوئی ہیں اور شیعہ راویوں سے پر ہیں۔ اس کی وجہ بعد میں آنے والے مؤرخین نے ان کی بہت ساری جھوٹی روائتیں اور جھوٹی حکائتیں نقل کی ہیں ان لڑائیوں میں مقتولین ومجروحین کی تعداد اور جنگ میں فریقین کے مخلص شرکاء کے جوش وخروش کا تذکرہ بہت ہی مبالغہ آرائی ہے۔ جس میں جھوٹ بھی شامل ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ لڑائیاں برائے نام تھیں۔ دونوں طرف کے مخلصین لڑنا ہرگز نہیں چاہتے تھے البتہ شیعہ چونکہ مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے اس میں زیادہ تر خون ریزی شیعوں نے کی ہے فریقین کے مقتولین ومجروحین کی تعداد اس قدر قلیل تھی کہ اس کو جنگ کا نام دینا حقیقت میں مبالغہ معلوم ہوتا ہے یہ قلیل تھی جسے شیعہ راویوں نے ازراہ عناد جو شیعیت کو مسلمانوں کے ساتھ ہے سینکڑوں گنا بڑھا کر صحابہ کرامؓ کو بدنام کرنے کی سعی مذموم کی ہے۔

(جاری ہے انشاء اللہ بشرط زندگی)

☆☆☆☆☆

بزمِ قارئین

☆:......شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام کی یاد میں:

غازی اسلام مولانا عبدالعزیز خطیب لال مسجد نے جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام بلالی مسجد آریہ محلہ راولپنڈی میں تعزیتی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا شیخ الحدیث مولانا عبدالسلامؒ ساری زندگی توحید وسنت کی خدمت، علماء، طلبہ سے تعاون، جہاد، مدارس، مساجد تمام تحریکات خواہ وہ دفاع ناموس رسالت ﷺ، دفاع صحابہؓ، دفاع اسلام، مجاہدین کی ہو ہر ایک کی ہر لحاظ سے خدمت کی ہے۔ اور تمام علماء طلبہ کو اتفاق واتحاد کا درس دیا۔ جامعہ فریدیہ، جامعہ، لال مسجد پر جب حالات خراب تھے مرحومؒ نے ہمارے ساتھ ہر لحاظ سے تعاون کیا ان کی خدمات تا دیر یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ ان کے ادارے، شاگردوں، بیٹوں مولانا ضیاء الاسلام، قمر الاسلام، مطیع الرحمان کو صبر جمیل دے۔ اور ان کے رفیق شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز خان کو لمبی زندگی دے۔ تعزیتی جلسے سے مولانا اشرف علی، مولانا پیر چراغ الدین شاہ، مناظر اسلام مولانا قاری چمن محمد، وکیل صحابہؓ مولانا عبدالخالق، مولانا شاکر محمود، مولانا شہزاد احمد فاروقی، مولانا حفظ الرحمان، مولانا ضیاء الاسلام، مولانا قمر السلام، قاری عبدالرؤف، قاضی ساجد محمود، قاضی خاور محمود، قاضی مظہر الحق حقانی، قاری نیاز احمد، مولانا شہزاد احمد کامروی قاسمی نے خطاب کیا۔

☆:......مولانا ابراہیم چنیوٹی اللہ کو پیارے ہو گئے:

مناظر ختم نبوت مولانا محمد ابراہیم چنیوٹیؒ منڈی بہاؤالدین نے ساری زندگی قادیانیوں سے کئی مناظرے کئے ان کو شکست دی اور ساری زندگی تحفظ نبوت کے دفاع میں گزاری۔ آپ مولانا عبدالسلامؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا سرفراز خان صفدرؒ، کے خاص شاگرد تھے اور دعوت والا ارشاد چنیوٹ، جدہ پر کورس پڑھاتے تھے۔ علماء کرام مولانا محمد امتیاز خان، مولانا اشرف علی، مولانا قاری چمن محمد، مولانا محمد جان، مولانا عبدالخالق، مولانا ثناء اللہ حسینی، مولانا انور شاکر، مولانا شاکر محمود، مولانا شیر زمان، مولانا محمد سلیمان، مفتی انعام اللہ خان، مولانا عطاء اللہ بندیالوی، مولانا احمد شعیب خان، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد طیب طاہری، صحافی حافظ عبدالحمید، حافظ ہارون الرشید، مولانا شہزاد احمد کامروی قاسمی، مولانا عمر خطاب معاویہ، مولانا مسعود الحق قریشی، حافظ عبدالرحمان، رحمانیہ کمپوزنگ سینٹر اپنے تعزیتی پیغام میں کہا مولانا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆:......کارکنان سپاہ صحابہ کے نام پیغام!

تختہ و تخت میں کوئی ایک چنا کرتے ہیں
ہم عجب شان سے دنیا میں جیا کرتے ہیں
توپ کیا چیز ہے بندوق کسے کہتے ہیں
ہم تو ٹینکوں کی صفیں چیر دیا کرتے ہیں
ہمیں اس وقت سے ملتا ہے شہادت کا سبق
ماؤں کی گود میں جب دودھ پیا کرتے ہیں

مراسلہ: ڈاکٹر رشید اختر قاسمی فیصل آباد

☆:......انتہائی توجہ

مخالفین کی نیندیں حضرت لدھیانوی مدظلہٗ کی کامیابیاں دیکھ کر حرام ہو چکی ہیں۔ دشمن اب چاہتا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو علامہ لدھیانوی کو قومی اسمبلی میں نہ جانے دیا جائے دشمن کو اب صاف نظر آ رہا ہے کہ اگر علامہ لدھیانوی قومی اسمبلی میں پہنچ گئے تو پھر گستاخ صحابہ کے لیے سزائے موت کا قانون بن جائے گا۔ دشمن علامہ لدھیانوی کو قومی اسمبلی میں جانے سے روکنے کے لیے ہر حربہ اختیار کرے گا۔ لیکن جھنگ کے غیرت مندو! آپ نے اپنے محبوب قائد کو ہر حال میں قومی اسمبلی میں پہنچانا ہے۔ تاکہ آپ نے جوان گنت قربانیاں دی ہیں وہ رنگ لاسکیں۔

(منجانب: علمدار حسین بلوچ بستی مائی روشن ضلع بھکر)

0302-3168994

☆:...... میں سلام کرتا ہوں اس دل کو جو حب صحابہؓ میں دھڑکتا ہے۔
اس سوچ کو جو دشمن صحابہ سے اتحاد نہیں جہاد چاہتی ہے۔
اس زبان کو جو دفاع صحابہ میں بولتی ہے۔
اس قلم کو جو مدح صحابہؓ میں لکھتا ہے اور اس آنکھ کو جو خلافت کے قیام کے لیے راتوں کو نم ہوتی ہے۔

(محمد ثناء اللہ عباسی۔ بہاولپوری) 0301-7542533

☆:......ہم اہلسنت والجماعت ضلع راولپنڈی کے صدر مفتی تنویر عالم صاحب، محترم حمزہ مغل صاحب اور اہلسنت والجماعت کے کارکنان کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کرنے پر پولیس کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں۔

(قاری عبدالقیوم انور۔ جنرل سیکرٹری اہلسنت والجماعت اوکاڑہ)

☆:......ہم قائد اہلسنت، سفیر امن، امام فہم و فراست، امیر محترم جناب مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہٗ کو متحدہ دینی محاذ کے قیام میں کلیدی کردار ادا کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(یوسف معاویہ: سیکرٹری اطلاعات سپاہ صحابہ تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ)

0345-9462100

☆:......میرے ہاتھ میں حق کا جھنڈا ہے۔

میرے گلے میں ظلم کا پھندا ہے
میں مرنے سے کب ڈرتا ہوں
میں موت کی خاطر جیتا ہوں
میرے خون کا سورج جب چمکے گا
تو بچہ بچہ بولے گا
اصحاب کا منکر کافر ہے
قرآن کا منکر کافر ہے
ازواج کا منکر کافر ہے

(راشد محمود عباسی۔ حافظ آباد 0304-7828399)

☆:......سپاہ صحابہ پاکستان کے مطالبات

(۱) شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔
(۲) ناموس صحابہ واہل بیت کو آئینی اور قانونی تحفظ دیا جائے۔
(۳) نظام خلافت راشدہ نافذ کیا جائے۔
(۴) صحابہ کرام خلفائے راشدین، امہات المومنین کی تکفیر کرنے والے کو سزائے موت دی جائے۔
(۵) صحابہ کرامؓ کے خلاف ہر قسم کی تحریر و تبرابازی پر مکمل پابندی لگادی جائے۔
(۶) پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دیا جائے۔
(۷) خلفائے راشدین کے ایام پر سرکاری تعطیل کی جائے۔
(۸) ایران کے سفارتی اداروں کی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بند کرائی جائے۔
(۹) شیعہ کے ماتمی جلوسوں کی ان کی عبادت گاہوں تک محدود کیا جائے۔ (واجد وقار۔ اٹک)

0332-9186374

میرے وطن کی مٹی نیلام ہونے لگی ہے
بغاوت اس کے خلاف سرعام ہونے لگی ہے
بھیج دے کوئی جھنگوی یا حیدری یا رب
کیونکہ شمینی کی خباثت عام ہونے لگی ہے

(واجد وقار۔ اٹک)

☆:......دفاع صحابہ کی خاطر جینا اور مرنا چاہتا ہوں۔ اگر شیعہ کو کافر کہتے ہوئے میرا سرتن سے جدا کر دیا جائے تو میں خود کو کامیاب ترین انسان تصور کروں گا۔

(عبدالماجد حیدری صدر اہلسنت والجماعت کاغان)

0334-3555199

آنکھوں سے خوابوں کو مٹانا مشکل ہے
جلتے ہوئے چراغوں کو بجھانا مشکل ہے
میں ہر نقش مٹا سکتا ہوں دل سے
مگر مشن جھنگوی کو مٹانا مشکل ہے

(عبدالستار قاسمی، کراچی)

صدیق لکھتا ہوں تو صداقت لکھا جاتا ہے
عمر لکھتا ہوں تو عدالت لکھا جاتا ہے
عثمان لکھتا ہوں تو حیا لکھا جاتا ہے
علی لکھتا ہوں تو شیر خدا لکھا جاتا ہے
میرے ضمیر سے واقف ہے میرا قلم بھی
شیعہ لکھتا ہوں تو کافر لکھا جاتا ہے

0321-6662282

☆:......قائد کراچی۔ وکیل صحابہ، ترجمان اہلسنت مولانا اورنگزیب فاروقی کا کراچی کی تمام جیلوں کا دورہ۔ اسیران ناموس صحابہ سے خصوصی ملاقات۔ قیدیوں کی اندرون سندھ منتقلی کو رکوا دیا۔ جیل حکام افسران نے شاندار استقبال کیا۔ (اہلسنت نیوز)

☆:......میری دعا ہے کہ 2013ء کے 12 مہینے خوش رہیں۔ 52 ہفتے مسکراتے رہے۔ 365 دن آپ پر اللہ تعالیٰ مہربان رہے۔ 8760 گھنٹے قسمت آپ کا ساتھ دے۔ 525600 منٹس کامیابی آپ کے قدم چومے اور 31536000 سیکنڈ میری دعائیں آپ کے ساتھ رہیں۔ آمین۔

(خادم صحابہ ضلع و تحصیل کے صدر حافظ محمد ابراہیم الحسن نوشکی)

0300-7916396

☆:......سلسلہ وار ماہنامہ نظام خلافت راشدہ ایک بہت ہی اچھا رسالہ ہے جس کے ذریعے ہمیں کفر کی پہچان ہوتی ہے۔ اللہ پاک آپ کی اور اہلسنت والجماعت کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

(حافظ صدام حسین، ہارون آباد 0345-7056087)

☆:......صدائے قلب

ڈرتا ہوں موت سے مگر مرنا ضرور ہے۔
لرزتا ہوں کفن سے پر پہننا ضرور ہے
ہو جاتا ہوں غمگین جنازے کو دیکھ کر
لیکن میرا جنازہ بھی اٹھنا ضرور ہے
ہوتی ہے بڑی کپکپی قبروں کو دیکھ کر
پر مدتوں اس قبر میں رہنا ضرور ہے
دنیا تو میرے دل کو لبھاتی ہے صبح و شام
پر سچ ہے اس کو چھوڑ کر جانا ضرور ہے

(سیدنا ابوہریرہ ڈیپالپور)

0313-6963564

☆☆☆☆☆

CamScanner

شیعہ کا مکر و فریب

دشمنانِ اصحابِ رسول ﷺ کی طرف سے تاریخی کتب میں ردوبدل اور اہم تاریخی واقعات میں اپنے مطلب کی باتیں شامل کر کے امتِ مسلمہ کو گمراہ کرنے کی وارداتوں کو بریلوی مکتبِ فکر کے نامور عالمِ دین حضرت مولانا محمد علی نقشبندیؒ نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "میزان الکتب" میں ننگا کر دیا ہے۔ اس کتاب سے ہر ماہ ایک موضوع قارئین کے مطالعہ کے لیے شائع کیا جاتا ہے تاکہ دشمنانِ اصحابِ رسول ﷺ کی اسلام کے خلاف سازشوں کا علم ہو سکے (ادارہ)

عبارت چہارم:

ترجمہ:...... ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے غدیرِ خم کے دن بروز جمعرات لوگوں کو علی المرتضیٰؓ کی بیعت کے لیے بلایا۔ اور کانٹے دار درخت کے نیچے سب کو اکٹھا کیا۔ آپ نے علی المرتضیٰؓ کے بازو پکڑے اور اوپر اٹھایا۔ حتیٰ کہ لوگوں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی۔ پھر وہ جدا نہ ہوئے تھے کہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا۔ دین کے کامل فرمانے، نعمت کے تمام کرنے، میری رسالت پر رب کے راضی ہونے اور علی کی ولایت پر راضی ہونے پر اللہ پاک کی بڑائی ہے۔ (مقتل الحسین ص ۴۷ ج اول فی فضائل المومنین مطبوعہ قم ایران)

نوٹ:...... غدیرِ خم کا تفصیلی واقعہ اور اس واقعہ میں اہلِ تشیع کی قلابازیاں ہم نے تحفہ جعفریہ جلد اول میں واضح کر دی ہیں۔ مختصر یہ کہ اس موقعہ پر اہلِ تشیع یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے علی المرتضیٰؓ کی خلافت بلافصل کا اعلان کیا تھا۔ یہی بات خوارزمی بھی کہہ رہا ہے۔ اور دین کی تکمیل کو ولایت علی المرتضیٰؓ کے ساتھ مشروط کر کے دیکھا جا رہا ہے۔ اس عبارت سے بھی اس کی شیعیت ٹپک رہی ہے۔

> **کوئی شیعہ اپنی کسی کتاب میں ذوالنورین کا لقب حضرت علی المرتضیٰؓ کے لیے استعمال کرتا نہیں دیکھا سکتا لیکن ہم تمہیں تمہاری کتاب "منتخب التواریخ" سے یہی لقب حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے لیے دکھاتے ہیں**

عبارت پنجم:

ترجمہ:...... حضور ﷺ نے فرمایا۔ میں جب جنت میں داخل ہوا تو ایک درخت زیورات اور پوشاکوں سے بھرا ہوا دیکھا۔ اس کے نیچے ابلق گھوڑے اور درمیان میں حورالعین تھیں۔ اور اس کے اوپر رضوان تھا۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا۔ یہ درخت کن کے لیے ہے؟ جبرائیل نے کہا آپ کے چچازاد بھائی علی بن ابیطالب کے لیے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کے خلیفہ کو جنت میں داخل ہونے کا حکم دے گا۔ وہ اپنے شیعوں کو لائیں گے۔ اور اس درخت کے قریب آ کر اس کے زیورات اور پوشاکیں پہنیں گے۔ اور ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ آواز دینے والا آواز دے گا۔ یہ ہیں شیعانِ علی جنہوں نے دنیا میں تکالیف پر صبر کیا۔ تو آج انہیں اس کا صلہ عطا کیا گیا۔ (مقتل الحسین جلد اول ص ۴۱۔ فی فضائل امیر المومنین مطبوعہ قم ایران)

عبارت ششم:

ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ کہ شبِ معراج مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔ اور مجھے جنت میں داخل کیا گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک نور میرے چہرے پر آن پڑا۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا۔ کہ یہ نور کیسا ہے جو میں نے دیکھا؟ کہا...... اے محمد! یہ نہ تو سورج کا نور ہے اور نہ چاند کا نور ہے لیکن حضرت علی بن ابیطالب کی ایک لونڈی اپنے محل سے جھانکی ہے۔ اور وہ آپ کو دیکھ کر ہنس پڑی۔ تو یہ نور اس کے منہ سے نکلا ہے۔ اور یہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے داخلِ جنت ہونے تک اسی طرح پھرتی رہے گی۔ (مقتل الحسین ص ۳۹، ۴۰ جلد اول فی فضائل امیر المومنین مطبوعہ قم ایران)

عبارت ہفتم:

ترجمہ:...... عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ آسمان والوں سے سب سے پہلے جس نے حضرت علی المرتضیٰؓ کو بھائی بنایا۔ وہ اسرافیل ہے۔ پھر میکائیل اور پھر جبرئیل۔ اور آسمانوں والوں میں سے سب سے پہلے محبت کرنے والے وہ فرشتے ہیں۔ جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں۔ پھر رضوان خازنِ جنت اور اس کے بعد ملک الموت اور یقیناً ملک الموت علی المرتضیٰؓ کے محبوں پر دعائے رحمت کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ انبیاء کرام کے لیے کرتا ہے۔ (مقتل الحسین ج اول ص ۳۹ فی فضائل المومنین مطبوعہ قم ایران)

> **شبِ معراج اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام سے حضرت علیؓ کی لغت پر کلام فرمائی کہ جس سے آپ کو پتہ نہ چلا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے کلام فرما رہا ہے یا علیؓ:**

عبارت ہشتم:

ترجمہ:...... عبداللہ بن عمر سے لوط بن یحییٰ ازدی بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ شبِ معراج آپ سے اللہ پاک نے کس لغت سے خطاب کیا فرمایا علی بن ابیطالب کی لغت میں اس نے خطاب کیا۔ مجھے الہام ہوا کہ میں یوں کہوں کہ اے اللہ! تو نے مجھے خطاب کیا یا علی المرتضیٰ نے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے احمد! میں دنیوی چیزوں کی طرح کوئی چیز نہیں ہوں۔ اور نہ ہی مجھے لوگوں پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی شبہات سے مجھے موصوف کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تجھے اپنے نور سے بنایا۔ اور پھر تیرے نور سے علی المرتضےٰ کو پیدا کیا۔ میں نے تیرے دل کے رازوں کو دیکھا۔ تو آپ کے دل میں علی بن ابیطالب سے بڑھ کر کوئی محبوب نہ پایا۔ لہٰذا میں نے ان کی

لغت میں تمہیں خطاب کیا۔ تاکہ تمہارا دل مطمئن رہے۔

(مقتل الحسین ج اول ص ۴۲ فی فضائل امیر المومنین مطبوعہ قم ایران)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خاتون جنت افضل و اعلیٰ ہیں۔ دوسری درجہ میں ان سے کم ہیں، لیکن یہ نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں ہی نہیں تھیں

لمحہ فکریہ:

قارئین کرام! مذکورہ عبارت میں غور فرمائیں۔ کس انداز سے خوارزمی نے اپنے قارئین میں شیعیت کا زہر گھولنے کی کوشش کی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان روایات میں سے کوئی ایک بھی صحیح نہیں بلکہ موضوع اور من گھڑت ہیں۔

پانچویں نمبر کی روایت سے دراصل خوارزمی یہ کہنا چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کتنا بڑا بدکار، شرابی، زانی اور بدعمل ہو۔ لیکن اگر وہ شیعہ ہے تو پھر اس کی اخروی کامیابی یقینی ہے۔ کیونکہ شیعیان علی کے لیے اللہ پاک نے زیورات، پوشاک اور ابلق گھوڑے تیار کر رکھے ہیں بس مرنے کی دیر ہے۔ اور پھر اس شیعہ کو ان بہشتی حلوں میں، زیورات پہنا کر سیدھا جنت پہنچا دیا جائے گا۔ اور منادی ندا کرے گا۔ کہ لوگو! یہ ہیں شیعیان علی! جو سنیوں کی تکالیت برداشت کرتے رہے۔ تو اس فرضی اور موضوع روایت سے خوارزمی نے شیعہ بننے کی ترغیب دی۔ پھر روایت ششم میں حضرت علی المرتضیٰؓ کی لونڈی کے چہرہ اور تبسم کرنے کا نور ایسا بیان کیا۔ جسے دیکھ کر سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حیران ہو گئے۔ اور جبرئیل سے پوچھ لیا۔ کہ یہ کس کا نور ہے؟ گویا ایک لونڈی کو حضرت علی المرتضیٰؓ کی لونڈی ہونے کی وجہ سے یہ شرف اور کمال ملا۔ تو جو شخص حضرت علی المرتضیٰؓ کا شیعہ ہوگا۔ اس کے نور کا کیا کہنا۔ خوارزمی نے اس من گھڑت روایت سے یہ کہنا چاہا کہ لوگو! اگر قیامت میں کچھ نور چاہتے ہو۔ تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے وہ یہ کہ شیعیان علی ہو جاؤ۔ اور روایت ہفتم کے مطابق جان کنی کی شدت سے بچنے کا عجیب علاج تجویز کیا۔ وہ یہ کہ اگر تم شیعیان علی بن جاؤ گے۔ تو پھر عزرائیل علیہ السلام تمہاری جان نکالتے وقت اس طرح مہربانی اور رحمت سے پیش آئیں گے جس طرح وہ پیغمبروں سے پیش آتے ہیں۔ یعنی شیعیان علی کا مقام حضرات انبیائے کرام کے بالکل قریب ہے۔ آٹھویں روایت میں لوط بن یحییٰ (جو اہل تشیع کا ماخذ و مرکز ہے) کے توسط سے تو خوارزمی نے کمال کر دکھایا۔ کہ علی المرتضیٰ کی شان خود حضورؐ سے بھی ارفع و اعلیٰ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے شب معراج حضورؐ سے علی المرتضیٰ کی زبان سے گفتگو فرما کر آپ کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ کہ اس بولنے والے کو علی کہوں یا اللہ تعالیٰ کہوں۔

ان حوالہ جات میں خوارزمی نے وہی نظریات ذکر کیے۔ جو اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین متنازع ہیں۔ اور اہل تشیع کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ ہم نے ایک دو حوالہ جات کی بجائے آٹھ عدد حوالہ جات اس لیے ذکر کیے۔ کیونکہ خوارزمی کی اس کتاب کو بڑے فخر کے ساتھ اہل سنت کی مایۂ ناز کتاب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اور قول مقبول میں غلام حسین نجفی شیعی نے بیسیوں حوالہ جات اس کتاب کے پیش کیے۔ اور اسی عنوان کے ساتھ پیش کیے۔ کہ یہ اہل سنت کی معتبر کتاب ہے ان چند حوالہ جات سے آپ بخوبی جان چکے ہوں گے کہ "مقتل الحسین" کس مسلک کے شخص کی تصنیف ہے اور کن نظریات کے پرچار کی مالک ہے۔

نوٹ:

ابوالمؤید خوارزمی کی تصانیف بہت سی ہیں۔ ایک کا تذکرہ ہو چکا۔ دوسری مشہور کتاب "مناقب للخوارزمی" کے نام سے مشہور ہے۔ اور غلام حسین نجفی نے قول مقبول میں اس دوسری تصنیف کے بھی بہت سے حوالہ جات "اہل سنت کی معتبر کتاب" کے عنوان سے دیئے ہیں۔ جب ان دونوں کا مصنف ایک ہی یعنی خوارزمی ہے تو پھر یہی دوسری کتاب نہیں بلکہ خوارزمی کی تمام تصانیف کے بارے میں قارئین کرام مطلع ہو چکے ہیں۔ کہ وہ اہل سنت نہیں بلکہ اہل تشیع کی مؤید کتابیں ہیں۔ مناقب خوارزمی کے بارے میں بطور نمونہ ایک حوالہ پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل، اسرائیل، اور صرصائیل کو سیدہ فاطمہ کے نکاح کا گواہ بنایا:

قول مقبول:

مناقب خوارزمی ص ۲۴۲ باب نمبر ۲۰ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

ترجمہ:...... "ایک فرشتے نے عرض کیا۔ کہ میرا نام صرصائیل ہے۔ اور مجھے اللہ نے بھیجا ہے کہ آپ کو یہ حکم خداوندی پہنچاؤں کہ آپ نور کی شادی نور سے فرما دیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کس نور کی شادی کون سے نور کے ساتھ۔ فرشتہ نے عرض کیا کہ ایک نور آپ کی بیٹی فاطمہ ہے۔ ان کی شادی دوسرے نور کے ساتھ جو کہ علی بن ابیطالب ہیں۔ نبی کریمؐ نے فاطمہ کی شادی دوسرے نور جناب امیر کے ساتھ فرما دی۔ جبرائیل، میکائیل اور صرصائیل کو گواہ بنایا"۔

مذکورہ حدیث نے جناب فاطمہ زہرا کے شرف کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کیونکہ کسی نبی کی بیٹی کی شادی کی خاطر قدرت کی طرف سے خصوصی حکم نہیں آیا۔ اور جناب فاطمہ زہرہ بنت رسول کا رشتہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ حکم خدا سے ہوا ہے۔ بقول سنی بھائیوں کے کہ نبی پاک کی تین لڑکیاں اور بھی تھیں اگر تھیں تو ان کی شادی کے لیے وحی کیوں نہ اتری؟ ان کے نکاح کفار کے ساتھ کیوں ہوئے؟ معلوم ہوا کہ بیٹی حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف وہی ہے جس کی شادی کے لیے حکم خداوندی آیا اور یہ عذر کہ شان والی صرف فاطمہ ہے۔ اس سے جناب عثمان کی فضیلت ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب ان کی کوئی بیوی شان والی نہ تھی۔ تو خود ان کو بلند شان کیسے ملی؟ جناب فاطمہ کی شادی کے لیے حکم خداوندی جو آیا کہ اے حبیب تو خود نور کی نور سے شادی کر معلوم ہوا کہ جناب فاطمہ اور حضرت علی دونوں نور ہیں۔ اور لقب ذوالنورین دراصل جناب امیر کا ہے۔ حضرت علی خود بھی نور اور ان کی بیوی بھی نور پس آنجناب ہوئے ذوالنورین اور جناب عثمان کے خود نور ہونے کا ثبوت بھی نہیں ملتا۔ (قول مقبول ص ۹۰)

باقی صفحہ نمبر 49

پانچویں نمبر کی روایت سے خوارزمی دراصل یہ کہنا چاہتا ہے کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کتنا بڑا بدکار، شرابی، زانی اور بدعمل ہو لیکن اگر وہ شیعہ ہے تو پھر اس کی اخروی کامیابی یقینی ہے

شیعہ ٹارگٹ کلر ڈاکٹر علی دہشت گردی میں ملوث ہے

رپورٹ: عبدالستار قاسمی۔کراچی

گذشتہ پندرہ سالوں کے دوران کراچی میں سپاہ صحابہ کے درجنوں راہنما اور سینکڑوں کارکن دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں۔جس میں کئی جید علماء بھی شامل ہیں آج تک کوئی بھی حکومت کسی دہشت گرد کو سزا دینے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔ پہلے ادوار کی نسبت پیپلز پارٹی کے موجودہ دورِ حکومت میں سپاہ صحابہ کے علماء اور کارکنوں کی ٹارگٹ کلنگ کا گراف انتہائی بلندیوں تک پہنچ چکا ہے۔اس سلسلہ میں ایک مقامی روزنامے ''امت'' کی طرف سے ایک رپورٹ تیار کی گئی ہے جس کے چند مندرجات قارئین نظام خلافت راشدہ کی معلومات کے لیے شائع کئے جا رہے ہیں۔اس میں ثابت کیا گیا کہ سپاہ صحابہ کے قائدین اور کارکنوں کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ نشانہ بنایا جا تا رہا ہے۔اور تمام دہشت گرد مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں کا سہارا لے کر کاروائیاں کرتے ہیں۔

کئی دنوں سے کراچی شہر میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ میں تیزی آئی ہے۔اور شیعہ ٹارگٹ کلر ڈاکٹر علی فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث ہے۔بعض تحقیقاتی اداروں کی جانب سے دہشت گردوں کی تفصیلات بھی جمع کر لی گئی ہیں جو فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کرتے ہیں۔

تحقیقاتی اداروں کا دعوئی ہے کہ جنوبی افریقہ سے خصوصی مشن پر کراچی آیا ہوا بدنام شیعہ ٹارگٹ کلر ڈاکٹر علی اور نیو کراچی سیکٹر کا سابق سیکٹر انچارج علی رضا کالعدم سپاہ محمد کے دہشت گردوں سے رابطے میں ہے۔ جب کہ کالعدم سپاہ محمد کے ایران میں موجود مرکزی نیٹ ورک سے رابطے ہیں۔واضح رہے ایک لسانی جماعت کے قائد کی جانب سے اپنے سیکٹرز کے ذمہ داران کو دینی مدارس، مساجد اور علمائے کرام کے کوائف جمع کرنے کا حکم دیئے جانے کے بعد سے اب تک شہر میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ میں 170 افراد ہلاک کئے جا چکے ہیں۔

بعض تحقیقاتی اداروں کا دعوئی ہے کہ کراچی میں جاری فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ میں چند ماہ قبل لندن قیادت کی ہدایت پر جنوبی افریقہ سے خصوصی مشن پر آنے والا بدنام ٹارگٹ کلر ڈاکٹر علی ملوث ہے۔اس نے نیو کراچی سیکٹر کے سابق انچارج علی رضا کے ساتھ مل کر شہر میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کے لیے ایک ٹیم بنائی ہے۔جس کو کالعدم سپاہ محمد اور متحدہ کے سیکٹرز کی سرپرستی حاصل ہے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر علی اور علی رضا کے ایران میں موجود کالعدم سپاہ محمد کے بعض اہم ذمہ داروں سے بھی

عباس ٹاؤن میں کالعدم سپاہ محمد کا مضبوط نیٹ ورک کام کر رہا ہے اور وہاں ٹارگٹ کلرز ٹیم کی قیادت کرنے والے باقر علی عرف باقری کے ڈاکٹر علی اور علی رضا سے رابطے ہیں

رابطے ہیں۔ایک جانب وہ شہر میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کر رہے ہیں تو دوسری طرف متحدہ لندن قیادت کی ہدایت پر سیکٹرز کی سطح پر دیئے گئے ٹارگٹس کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں۔

ذرائع کے مطابق ٹارگٹ کلر ڈاکٹر علی نیو کراچی کے کسی علاقے میں رہائش پذیر ہے۔ چند روز قبل نیو کراچی میں اس کی موجودگی کی اطلاع پر رینجرز نے چھاپہ مارا تھا تاہم وہ ہاتھ نہیں آیا۔

ذرائع کے مطابق ڈاکٹر علی کے بارے میں تحقیقاتی اداروں کو ایسے شواہد ملے تھے کہ ابوالحسن اصفہانی روڈ پر ہونے والی فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کی وارداتوں میں عباس ٹاؤن میں کام کرنے والی کالعدم سپاہ محمد کی ٹیم کے ساتھ ڈاکٹر علی اور اس کے ساتھی ملوث ہیں۔عباس ٹاؤن میں کالعدم سپاہ محمد کا مضبوط نیٹ ورک کام کر رہا ہے اور وہاں ٹارگٹ کلرز ٹیم کی قیادت کرنے والے باقر علی عرف باقری کے ڈاکٹر علی اور علی رضا سے رابطے ہیں۔ باقر علی عرف باقری دو ماہ قبل ہی ایران سے آیا ہے۔

ذرائع کے مطابق شہر میں 3 ماہ کے دوران پکڑے گئے فرقہ وارانہ دہشت گردوں اور متحدہ کے ٹارگٹ کلرز نے جوائنٹ انٹروگیشن کے دوران بتایا تھا کہ شہر میں ہونے والی بڑی فرقہ وارانہ وارداتوں میں نیو کراچی سیکٹر کا سابق انچارج علی رضا اور ڈاکٹر علی قیادت کرتے رہے ہیں۔ مذکورہ اطلاعات ملنے کے بعد سیکورٹی ادارے ڈاکٹر علی اور علی رضا سمیت دیگر ٹارگٹ کلرز کی گرفتاری کے لیے شہر میں چھاپے مار رہے ہیں۔واضح رہے کہ شہر میں واقع مدارس اور مساجد پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے متحدہ قومی موومنٹ کافی عرصے سے سرگرم ہے۔تاہم مذہبی جماعتوں اور بعض علمائے کرام کی جانب سے شدید مزاحمت کے باعث متحدہ کے قائد الطاف حسین کا یہ خواب پورا نہیں ہو سکا ہے۔لیکن متحدہ قیادت اب بھی علمائے کرام کو تنقید کا نشانہ بنانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی ہے۔

واضح رہے 12 اکتوبر کو متحدہ کے قائد نے کراچی سمیت ملک بھر میں واقع مدارس، مساجد اور ان سے منسلک علمائے کرام کے کوائف جمع کرنے کے لیے اپنے رہنماؤں اور ذمہ داروں کو ہدایات جاری کی تھیں۔چونکہ ان دنوں سوات کی طالبہ ملالہ پر حملے کا ایشو گرم تھا اور الیکٹرونکس میڈیا کی جانب سے اس واقعے کی آڑ میں دینی حلقوں کو تنقید کا

کراچی میں ٹارگٹ کلرز اور بعض دہشت گردوں کی فہرستیں رینجرز سمیت دیگر اداروں کے اعلیٰ حکام کو دے دی گئی ہیں تا کہ ان کے خلاف کاروائی شروع کی جا سکے

امن وامان کے حوالے سے بلند دعوے کرنے والے سیکورٹی ادارے بھی شہر میں جاری فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ روکنے میں ناکام نظر آتے ہیں

نشانہ بنایا جا رہا تھا ایسے حالات میں متحدہ قومی موومنٹ کو اپنا دیرینہ منصوبہ پورا کرنے کا موقع مل گیا تھا۔ لندن قیادت کی جانب سے تمام سیکٹروں کو ہدایات جاری کی گئیں کہ اپنے علاقوں میں واقع مساجد، مدارس اور وہاں خطیبوں، موذن اور علماء کرام کا ڈیٹا اکٹھا کیا جائے، اور کوئی انکار کرے تو متحدہ کے مرکز نائن زیرو پر اطلاع دی جائے۔ تاہم ملک بھر سے دینی حلقوں کی جانب سے شدید ردعمل کے باعث متحدہ کا یہ منصوبہ فلاپ ہو گیا۔

ذرائع کے مطابق چونکہ متحدہ قیادت، علماء کو اپنی ڈکٹیشن پر چلانا چاہتی ہے اس لیے وہ مساجد و مدارس کا تمام ریکارڈ امریکی، برطانوی ایجنسیوں کو فراہم کرنا چاہتی تھی۔ تاہم اپنے اس منصوبے میں ناکامی کے بعد متحدہ کی لندن قیادت کی جانب سے شہر میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ بڑھانے کی ہدایات دی گئیں۔

اس کے بعد ایک جانب علمائے کرام، مدارس کے طلباء مساجد کے خطیب اور مؤذن حضرات کی ٹارگٹ کلنگ کی گئی تو دوسری طرف امام باڑوں کے ذمہ داروں، اہل تشیع تنظیموں کے سرگرم عہدیداروں سمیت عام اہل تشیع افراد کو نشانہ بنایا گیا، تاکہ شہر میں فرقہ وارانہ فسادات بھڑکائے جائیں۔

ملک بھر کے دینی حلقوں کی جانب سے شدید ردعمل کے باعث متحدہ کا کوائف جمع کرنے کا منصوبہ فلاپ ہوگیا ہے

واضح رہے کہ 15 اکتوبر سے 3 دسمبر تک شہر میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ میں 70 افراد ہلاک ہوئے، جن میں سے 33 کا تعلق مسلمان اور 27 کا تعلق اہل تشیع سے تھا۔ 15 اکتوبر مبینہ ٹاؤن تھانے کی حدود ابوالحسن اصفہانی روڈ پر دہشت گردوں کی فائرنگ سے اہلسنت والجماعت کے 4 کارکن قاری عبدالشکور، محمد عمر اسد اللہ اور عمر شہید کئے گئے۔ جب کہ گلبرگ کی حدود میں اہلسنت والجماعت کا کارکن عبدالحنان شہید کیا گیا۔

19 اکتوبر کو اورنگی ٹاؤن میں تبلیغی جماعت سے وابستہ مقامی مسجد کے ذمہ دار کو شہید کر دیا گیا۔ جب کہ مبینہ ٹاؤن تھانے کی حدود مسکن چورنگی کے قریب دہشت گردوں کی فائرنگ سے اہلسنت والجماعت کے 3 ذمہ دار مولانا محمد معاویہ، قاری عزیز الرحمٰن مجاہد اور عبدالرؤف کو شہید کیا گیا۔ 21 اکتوبر کو گلشن اقبال میں مولانا کمال الدین کو شہید کر دیا گیا۔ 23 اکتوبر کو تیموریہ کے علاقے میں قاری عبدالواحد شہید کر دیئے گئے۔ 24 اکتوبر کو پاک کالونی میں وقار شاہ کو شہید کیا گیا۔ جو اہلسنت والجماعت کا کارکن تھا۔ 25 اکتوبر کو فیڈرل بی ایریا ہوٹل پر فائرنگ کر کے اہلسنت والجماعت کے 5 کارکن شہید کئے گئے۔ جن کے نام خدائے نور، مولانا رفیق، امین، ساجد، جبرائیل ہیں۔

30 اکتوبر کو اورنگی ٹاؤن میں محمدی مسجد و مدرسہ کے مہتمم و پیش امام قاری احمد حسین کو شہید کر دیا گیا۔ 5 نومبر کو گارڈن میں جماعت اسلامی کے ذمہ دار محمد خالد کو شہید کر دیا۔ 8 نومبر کو منگھوپیر میں تبلیغی جماعت کے ذمہ دار وجیہہ اللہ کو شہید کر دیا گیا۔ 10 نومبر کو گلشن اقبال میں جامعہ ابوبکر اسلامیہ کے استاد مولانا محب اللہ اور جامع الحسن العلوم کے 5 طلباء عبدالخالق، محمد عمران، شمس الرحمٰن، حبیب احمد، حکیم سعید کو ہوٹل پر دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ حیدری تھانے کی حدود میں اہلسنت والجماعت کے علاقائی ذمہ دار قاری عرفان کو شہید کر دیا گیا۔

11 نومبر کو منگھوپیر کے علاقے میں مقامی مسجد کے پیش امام قاری ہارون کو شہید کر دیا گیا۔ 12 نومبر کو خواجہ اجمیر نگری میں اہلسنت والجماعت کے کارکن عمران کو شہید کر دیا گیا۔ 14 نومبر کو جمشید ٹاؤن میں قاری عمران کو شہید کیا گیا۔ جو مقامی مسجد کے مؤذن تھے۔ 3 دسمبر کو گلشن اقبال میں واقع جامعہ الحسن العلوم کے استاد مولانا اسماعیل کو ابوالحسن اصفہانی روڈ پر شہید کر دیا گیا۔

واضح رہے کہ شہر میں جہاں ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ جاری ہے، وہیں امن وامان کے حوالے سے بلند دعوے کرنے والے سیکورٹی ادارے بھی شہر میں جاری فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ روکنے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ شہر میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں اضافے کے بعد سی آئی ڈی اور رینجرز میں موجود چند ٹارگٹ کلرز پکڑے گئے تھے۔ جن میں اکثریت متحدہ قومی موومنٹ کے شیعہ ٹارگٹ کلرز کی تھی۔ جوائنٹ انٹروگیشن میں ان گرفتار ٹارگٹ کلرز نے بتایا کہ متحدہ کے شیعہ ٹارگٹ کلرز جہاں مخالفین کے قتل میں ملوث ہیں، وہیں شہر میں جاری فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ میں بھی ملوث ہیں۔ انہوں نے اپنے نیٹ ورک کے حوالے سے بھی آگاہ کیا اور بتایا تھا کہ متحدہ قیادت نے مدارس اور مساجد کے ذمہ داروں کی جانب سے کوائف فراہم نہ کرنے پر شہر میں مدارس کے طلباء اساتذہ اور علمائے کرام کو ٹارگٹ کرنے کا ٹاسک دینے کے ساتھ علاقوں کی مساجد کے خطیبوں اور مؤذن کو بھی نشانہ بنانے کی ہدایات دی تھیں۔ جب کہ فرقہ وارانہ فساد برپا کرنے کے لیے اہل تشیع افراد کو بھی نشانہ بنانے کی ہدایات دی تھیں۔

تحقیقاتی اداروں نے گرفتار ٹارگٹ کلرز سے حاصل کی گئی معلومات کی روشنی میں متحدہ کے ان شیعہ ٹارگٹ کلرز کے کوائف جمع کرنے شروع کر دیئے ہیں، جو متحدہ کے مختلف سیکٹرز سے تعلق رکھتے ہیں اور لندن قیادت کی ہدایات پر شہر میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کلنگ کر رہے ہیں۔ مذکورہ دہشت گردوں کے خلاف شہر میں ٹارگٹڈ آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ شہر میں متحدہ کے بعض سیکٹرز کی حدود میں کالعدم سپاہ محمد کا مضبوط نیٹ ورک موجود ہے۔ جن کو متحدہ کا مقامی سیکٹر اسلحہ اور سپورٹ فراہم کر رہا ہے۔ ان میں گلبہار، شاہ فیصل اور لیاری سیکٹرز سرفہرست ہیں۔ شہر میں فرقہ وارانہ ٹارگٹ کی وارداتوں میں ملوث دہشت گردوں کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا گیا ہے، جس کے بعد سیکٹروں کی سطح پر کام کرنے والی ٹارگٹ کلرز ٹیمیں روپوش ہو رہی ہیں۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ شہر میں ٹارگٹڈ آپریشن کے حوالے سے ٹارگٹ کلرز اور بعض دہشت گردوں کی فہرستیں رینجرز سمیت دیگر اداروں کے اعلیٰ حکام کو دے دی گئی ہیں تاکہ ان کے خلاف کارروائی شروع کی جاسکے۔

☆☆☆☆☆

ہم کامیاب کیسے ہوں......؟

تدوین: قاری زین العابدین حیدری ماڈل ٹاؤن، لاہور

اطاعت امیر:

"یا ایھا الذین امنو اطیعو اللہ و اطیعو الرسول واولی الا مرمنکم الخ"

گرامی قدر! چند بکھرے ہوئے موتیوں کو اگر سلیقہ کے ساتھ ایک لڑی میں پرو دیا جائے۔ اس کو نظم یا تنظیم کہا جاتا ہے۔ اس طرح چند احباب کو منظم کرنے سے جماعت تشکیل ہوتی ہے۔ کامیاب جماعت جس کا ہدف، مقصد اور امیر ایک ہو امیر کے دل میں سب کے لیے شفقت اور رفعت و محبت ہو اور کارکنان کے دل میں اطاعت امیر کا جذبہ اور خلوص و وفا ہو۔

گرامی قدر! جماعتی نظم و نسق میں اطاعت امیر کی وہی حیثیت ہے جو جسم انسانی میں ریڑھ کی ہڈی کی ہے، جس طرح ریڑھ کی ہڈی کے بغیر وجود انسانی قائم نہیں رہ سکتا اس طرح اطاعت امیر کے بغیر جماعت کا قیام ناممکن ہے۔ اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اطاعت امیر پر بڑا زور دیا ہے۔ قرآن مجید میں "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے"۔ ظاہر ہے اولی الامر انہی کو کہا جاتا ہے جن کے ہاتھ میں کسی چیز کا نظام اور انتظام ہو۔ چاہے وہ فقہاء علماء اور امراء ہوں تو اس آیت کی رو سے انتظامی امور میں اطاعت امیر کا وجوب ثابت ہو گیا۔ امیر کو چاہیے کہ اپنی کابینہ اور رعایا کو اعتماد میں لے کر چلے اور ہر معاملے میں ان سے

اطاعت امیر کی وجہ سے قومی وحدت قائم رہتی ہے۔ اختلاف رائے اور باہمی نزاع کا خدشہ باقی نہیں رہتا ہے۔ اور شیطانی حملے پسپا ہو جاتے ہیں تکبر و غرور کا خاتمہ ہو جاتا ہے خود رائی اور خود نمائی کا استیصال ہو جاتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی کارکن اطاعت امیر کو چھوڑ کر اپنی مرضی پر چلنے لگے تو گویا اس نے دو امیر بنا لیے۔ ایک امیر تو وہ ہے جو سامنے ہے اور ایک اپنی مرضی خواہش کو امیر بنا لیا۔ جب ایک امیر کی بجائے دو امیر بن گئے تو اس سے جماعت میں سراسر فساد پھیلے گا اور جماعت برباد ہو جائے گی۔

> **جس طرح ریڑھ کی ہڈی کے بغیر وجود انسانی قائم نہیں رہ سکتا اسی طرح اطاعت امیر کے بغیر جماعت کا قیام ناممکن ہے اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اطاعت امیر پر بڑا زور دیا ہے**

اس کی مثال بالکل اسی طرح ہے جیسے کسی ملک کے دو بادشاہ ہوں تو وہ ملک یقیناً برباد ہو جائے گا۔ کسی ادارے کے دو سربراہ ہوں تو وہ ادارہ برباد ہو جائے گا کسی غلام کے دو آقا ہوں تو وہ غلام بھی خستہ اور شکستہ ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ کائنات کے دو خدا ہوں تو کائنات تہہ و بالا ہو جائے گی۔ جب کہ ارشاد خاوندی ہے۔

لو کان فیھما الھۃ الا اللہ الخ

کائنات کا منظم رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ ایک ہی ہے پیغمبر ﷺ نے نہایت سختی سے حکم فرمایا کہ جماعت کے ساتھ جڑے رہو تبھی کامیاب رہو گے۔

علیکم بالجماعۃ فمن شذشذ فی النار

پیغمبر ﷺ کا واضح ارشاد ہے کہ اگر تمہارے اوپر کسی ایسے آدمی کو امیر بنا دیا جائے جو آزاد ہونے کی بجائے غلام ہو اور قوم اور قبیلے کے اعتبار سے عربی نہ ہو بلکہ حبشی ہو۔ رنگت کے اعتبار سے کالا ہو یعنی وہ معاشرے کی اعتبار سے کمتر شخص ہو بعض روایات میں ہے کہ کان راسہ زبیبۃ کہ اس کا سر انتہائی بھدا اور لبوترا ہی کیوں نہ ہو یا انگور کے دانے کی طرح کیوں نہ ہو۔ بعض روایات میں ہے کہ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے کیوں نہ ہوں لولا اور لنگڑا کیوں نہ ہو۔ شرط یہ ہے کہ یقود کم بکتاب اللہ وہ تمہیں اللہ کے مطابق چلائے تو اسمعو الہ واطیعوہ اس کی بات سننا بھی فرض اور ماننا بھی فرض ہے۔

احادیث کریمہ میں یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ اگر امیر کی کوئی بات یا ادا تمہیں ناپسند ہو تب بھی صبر کرو۔ بغاوت اور علیحدگی اختیار نہ کرو۔ جو آدمی بالشت بھر بھی جماعت سے علیحدہ ہوا اور مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

گرامی قدر! میں یہاں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ امیر کی اطاعت جائز امور میں ہی ہو گی۔ اگر وہ خلاف شرع امور کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرے۔ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ایک حدیث میں "فاذاامر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ" یعنی جب معصیت اور گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر امیر کی

کوئی کارکن اطاعت امیر چھوڑ کر اپنی مرضی پر چلنے لگے تو اس سے جماعت میں فساد پھیلے گا اور جماعت تباہ و برباد ہو جائے گی

مشورہ کرے کیونکہ مشورے میں خیر ہے۔ رعایا کو اختیار ہے کہ جب چاہے امیر سے سوال کر سکتے ہیں۔ اور امیر کو حوصلے کے ساتھ اس کا جواب دینا چاہیے نہ کہ اپنی رعایا کی دل شکنی کریں۔

کہ جماعت کو لازم پکڑو جو علیحدہ ہو گیا وہ جہنم کا ایندھن بنا علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا.....

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

اطاعت واجب نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں حدیث شریف میں ایک عجیب واقعہ مذکورہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک موقع پر صحابہ کرامؓ کو کسی مہم میں بھیجا اور ایک شخص کو ان کا امیر بنا دیا اور ارشاد فرمایا کہ

ہم میں بھیجا اور ایک شخص کو ان کا امیر بنا دیا اور ارشاد فرمایا کہ اس کی اطاعت کرنا۔ راستہ میں وہ صاحب کسی وجہ سے اپنے ساتھیوں پر ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ پیغمبر کریم ﷺ نے چونکہ میری اطاعت کا حکم دیا ہے اس لیے تم لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاؤ اور اس میں چھلانگ لگا کر اپنے آپ کو جلا دو۔ انکے حکم کے مطابق جب وہ آگ جلا کر اس میں داخل ہونے لگے تو سوچ میں پڑ گئے کہ اس آگ ہی کی وجہ سے تو ہم نے اسلام قبول کیا کہ جہنم کی آگ سے بچ جائیں اب خود اپنے آپ کو آگ کے حوالے کیوں کریں بالآخر اس کشمکش میں وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور ان صاحب کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ واپس آ کر جب پیغمبر اسلام ﷺ کی خدمت میں یہ سارا واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا......

لو دخلوھا فاخر جو امنھا ابدا انما الطاعۃ فی المعروف

"کہ اگر تم اپنے آپ کو آگ میں جلا دیتے تو پھر ہمیشہ ہمیشہ آگ (جہنم) میں ہی رہتے۔ اطاعت امیر کا حکم تو معروف کاموں میں دیا گیا ہے"۔

اطاعت امیر کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ اگر کسی موقع پر صحابہ کرام جیسی پاکیزہ جماعت سے بھی اس کی خلاف ورزی ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً انکو تنبیہ فرماتے ہوئے شدید نقصان سے دو چار کر دیا۔

دیکھیے غزوۂ احد میں مسلمانوں کو کتنا نقصان ہوا؟ ستر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ شہداء کا مثلہ کیا گیا۔ شکلیں بگاڑی گئیں۔ ہر ایک صحابی شدید زخمی ہوا۔ خود رسول اللہ ﷺ شدید زخمی ہوئے۔ آپ کا ماتھا زخمی ہو گیا۔ چہرہ مبارک زخمی ہو گیا۔ ہونٹ مبارک کٹ گیا۔ دانت مبارک شہید ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ غش کھا کر گر پڑے آپ زخموں سے نڈھال تھے اور چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے......

من یفلح قوم شجوراس نبیھم

"کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جنہوں نے اپنے نبی کا سر پھوڑ دیا"

وجہ کیا تھی؟ حضرت عبد اللہ بن جبیرؓ کی سرکردگی میں آپ نے جبل رماۃ پر جو پچاس تیر انداز متعین فرمائے تھے انہوں نے اطاعت امیر کی پروہ نہ کی اور اپنی مرضی پر چلنے لگے۔

اگر امیر خلافِ شرع امور کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کی جائے

حتی اذا فشلتم و تنازعتم فی الامر و عصیتم من بعد ما اراکم ما تحبون

یعنی باہمی منازعت اور اطاعت امیر کی خلاف ورزی کی وجہ سے تمہیں یہ نقصان اٹھانا پڑا۔

یقیناً اطاعت امیر میں اپنی انا اور مرضی ختم ہو جاتی ہے۔ من مانی باقی نہیں رہتی۔ دوسرے کی مرضی پر چلنا یقیناً آزاد طبیعت پر شاق گزرتا ہے۔ لیکن اگر مشن کے ساتھ سچی لگن ہو دل میں اخلاص ہو اللہ پاک کی رضا پیش نظر ہو تو یہ کوئی مشکل نہیں۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خالد بن ولیدؓ کا عمل ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ ایک بہت بڑے جرنیل اور عظیم سپہ سالار تھے۔ جنگی حکمت عملی اور منصوبہ بندی میں یکتا تھے تقریباً ۱۲۵ جنگوں میں حصہ لیا اور کبھی شکست نہ کھائی گویا اللہ پاک نے فتح ان کے مقدر میں لکھ دی تھی۔

امیر کو چاہیے کہ اپنی کابینہ اور رعایا کو اعتماد میں لے کر چلے اور ہر معاملے میں ان سے مشورہ کرے کیونکہ مشورے میں خیر ہے

پیغمبر اسلام ﷺ نے ان کی جرأت و عزیمت دیکھ کر انہیں سیف اللہ کا لقب عطا فرمایا کہ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

اطاعت امیر میں اپنی مرضی اور انا ختم ہو جاتی ہے، من مانی باقی نہیں رہتی

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی بڑی بڑی جنگوں میں حصہ لیا اور فتح سے سرفراز ہوئے عوام میں ان کے متعلق ایک اعتقاد سا بن گیا کہ یہ سب فتوحات خالدؓ ہی کی وجہ سے ہیں۔ یرموک کی لڑائی جاری تھی کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا انتقال ہو گیا اور حضرت سیدنا عمر فاروقؓ خلیفہ بن گئے۔ آپ نے فوری طور پر حضرت خالد بن ولیدؓ کی معزولی کے احکامات صادر فرما کر قاصد روانہ کیا کہ اب آپ کی جگہ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ امیر لشکر ہوں گے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ نے رقعہ پڑھا جس میں ان کی معزولی کا حکم بھی تھا اور سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی وفات کی خبر بھی تھی۔

آپ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی وفات کی خبر پڑھ کر اپنے آنسو ضبط کر لیے اور اسی انداز میں جہاد جاری رکھا اس دن آپ ایک تلوار کی بجائے دو تلواروں سے لڑ رہے تھے حتی کہ مسلمانوں کو اللہ پاک نے فتح عطا فرما دی۔ اس کے بعد فوراً حضرت خالد بن ولیدؓ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کا رقعہ ان تک پہنچایا اور خود ایک عام سپاہی کی طرح ان کی ماتحتی میں پورے خلوص اور وفاداری کے ساتھ کام کرنے لگے۔

بعد میں لوگوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ نے گویا آپ کو ایک بڑے منصب سے دست بردار کر کے ایک عام سپاہی کی حیثیت میں لا کھڑا کیا اور آپ پھر بھی انکے لشکر میں اسی طرح لڑ رہے ہیں۔

میرے عزیز دوستو! میں آپ کو انکا جواب سنانا چاہتا ہوں جو میرے لیے اور آپ کے لیے مشعل راہ ہے اور ایسا عظیم جواب ہے کہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمانے لگے......

انی لا اقاتل لاجل عمر ولکنی اقاتل لرب عمر

"میرا انتقال و جہاد عمرؓ کے لیے نہیں ہے میں تو رب عمرؓ کے لیے لڑ رہا ہوں"۔

قارئین کرام! ہمیں چاہیے کہ انکا یہ جملہ صفحہ دل پر نوٹ کر لیں اور اسی جذبہ اور خلوص کے ساتھ اپنی جماعت میں کام کریں اور اطاعت امیر پر کاربند رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

منجانب: اہلسنت والجماعت شعبہ نشر و اشاعت تحصیل ماڈل ٹاؤن لاہور۔ رابطہ نمبر 0306-2336244

زیر طبع
امت مسلمہ کو گمراہ کرنے والے فرقہ کی نقاب کشائی
قاتلان حسینؓ کی شناخت
مولانا عبد الشکور لکھنوی کے قلم سے
صبح 8 سے شام 5 بجے
0306-7610468

CamScanner

میری کہانی میری زبانی

کہانی......قمر الحسن شاہ

ترتیب......میاں ذوالفقار علی فیصل آباد

میں اس کو مارنا نہیں چاہتا تھا لیکن میجر شاہ کے غیض و غضب نے میرے ساتھیوں کو اس کی زندگی کا چراغ گل کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کا جسم تو پہلے ہی نیم مردہ تھا۔ پھر اسے گولیاں مارنے کے بعد ایک بوری میں بند کر کے امام باڑے کے پرانے سامان کے سٹور میں رکھ دیا تا کہ موقع پا کر اس کی لاش کو ٹھکانے لگایا جا سکے۔

اسی رات قریباً 4 بجے ہمیں ایک ہنگامی مشن پر ڈیرہ غازی خاں کے لیے روانہ ہونا پڑا۔ وہاں ہمارے دو ساتھی پکڑے گئے۔ میں موقع سے بھاگ کر قریبی گاؤں کے زمیندار کے ہاں چھپ گیا۔ قریباً دس دن بعد بس کے ذریعے لاہور پہنچا مجھے راستے میں بوری بند لاش کا خیال ستا رہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اتنے دنوں بعد تو اس مردہ کے تعفن کی وجہ سے پورے علاقے میں کہرام مچا ہو گا۔ پولیس نے اپنی کاروائی مکمل کر لی ہو گی۔ خیالات کے اسی بھنور میں گھر پہنچا تو وہاں ایسی کوئی بات نہ تھی۔ سٹور کے اندر بوری ایسے ہی پڑی تھی جیسے ہم چھوڑ کر گئے تھے۔ البتہ بوری سے خون رستا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

میں نے بوری کا منہ کھولا تو حیران رہ گیا کہ اتنے دن گزرنے کے باوجود میت صحیح سلامت ہے۔ اس کی چمکدار کھلی ہوئی آنکھیں دیکھ کر میں کانپ گیا۔ مجھے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے میرے جسم میں جان نہیں ہے۔ خوف کے مارے ایک قدم اٹھانا بھی میرے لیے محال ہو رہا تھا۔ میں نے ہمت کر کے سٹور کو تالا لگایا اور گھر آ گیا۔ گھر آ کر اپنے کمرے میں لیٹ گیا۔ پھر ساری کہانی میری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگی۔ کہ کس طرح قاسم نام کے اس آدمی کو سبزہ زار سے ہم نے اغوا کیا تھا۔

اس شخص کے بارے میں میجر شاہ کو اطلاع ملی تھی کہ یہ شخص شیعہ کے بارے میں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اس کے اعلیٰ حکام سے بھی اچھے تعلقات ہیں۔ جو افسر بھی اس کی بات سنتا تھا۔ اسکا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ یہ شیعہ کو کافر کہتا ہے۔

جب ہم نے اس کو اغوا کیا تھا۔ اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی میں نے بازو سے پکڑ کر اسے بڑی آسانی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا لیا تھا۔ ہم اسے اپنے ڈیرہ پر لے آئے۔ اس نے پوچھا تھا کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ آپ شیعہ کو کافر کہتے ہیں۔ اس نے کہا "چودہ سو سالہ تاریخ میں اسلام کا کوئی مفتی، کوئی عالم ایسا نہیں گزرا جس نے شیعہ مذہب کا مطالعہ کیا ہو اور اس کے پیروکاروں کو کافر نہ کہا ہو وہ کہتا تھا کہ "شیعہ مذہب اسلام سے بغاوت اور اسلامی تعلیمات کو ملیامیٹ کر دینے کا نام ہے"

شیعہ مذہب اسلام سے بغاوت اور اسلامی تعلیمات کو ملیامیٹ کر دینے کے مترادف ہے

میں نے اپنی تسلی کے لیے ایران سے تعلیم حاصل کر کے آئے ہوئے مجتہد باقر سبزواری سے اس کی مناظرہ گفتگو کروائی تھی جس میں اس نے ہمارے مجتہد کو لاجواب کر دیا تھا۔ اسے شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں کے بے شمار حوالہ جات زبانی یاد تھے۔

آنحضور ﷺ کی چار بیٹیوں کے رد میں ہمارے مجتہد نے جب یہ دلیل پیش کی کہ آنحضور ﷺ کی شادی 25 سال کی عمر میں ہوئی۔ پہلے 5 سال آپ ؐ کی اولاد نہ ہوئی۔ آپ ؐ کی ساری اولاد بعثت کے بعد کی ہے۔ اس طرح آپ ؐ کے 4 صاحبزادیاں، 3 صاحبزادے کل 7 بچے بعثت کے بعد کے ہوئے اس کے برعکس آپ کی کتابوں میں موجود ہے کہ دو صاحبزادیوں کی شادی بعثت سے پہلے ہو چکی تھی۔ میجر شاہ نے پوچھا کہ کیسے ممکن ہے کہ 10 سالوں میں آپ ؐ کے 7 بچے ہوں اور دو بیٹیوں کی شادی بھی ہو جائے۔ یہ ایسا سوال تھا جس میں بظاہر وہ لاجواب نظر آتا تھا لیکن جب اس نے ہمارے مجتہد کے سوال کا پورے دلائل کے ساتھ جواب دیا تو وہاں پر موجود سب لوگ اس کے علم اور معلومات پر ورطہ حیرت میں ڈوب گئے۔ قاسم نے شیعہ کی کتاب بحار الانوار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ آنحضور ﷺ کی شادی 20 سال کی عمر کے بعد ہوئی تھی اس نے کہا شیعہ کی کتابوں میں موجود ہے کہ آنحضور ﷺ کی عمر شادی کے وقت 20 سال 6 ماہ تھی اور پہلے 5 سال اولاد نہ ہونے کی کوئی مستند روایت نہیں ہے۔ بلکہ آپ کی بڑی دو بیٹیاں شادی سے پہلے تین سال میں پیدا ہو گئی تھیں۔ اس طرح اس نے شیعہ کتب سے ہی ثابت کر دیا کہ بعثت سے پہلے آپ کی دو بڑی بیٹیوں کی شادی ہونا حقائق کے عین مطابق ہے۔

اس نے کہا شیعہ مذہب تقیہ کے نام پر جھوٹ، منافقت، اور دجل کو فروغ دیتا ہے۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کی ولائت کے خود ساختہ نظریہ کو باقی رکھنے کے لیے قرآن مجید و احادیث رسول اور حقائق کا انکار کر دیتے ہیں۔ ایک روز قاسم، چوہدری کے ساتھ مرکزی امام باڑے کے ٹیرس پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھ لیا کہ اس حالت میں بھی آپ شیعہ کو کافر کہتے ہیں؟ جب کہ آپ ہماری حراست میں ہیں اس کا آپ کو کوئی خوف یا ڈر نہیں ہے؟ آپ یہ بتائیں کہ شیعہ اور اہل سنت میں بنیادی اختلاف کیا ہے؟ اس کے جواب میں اس نے لمبی چوڑی تقریر کر ڈالی تھی اس کے کچھ مندرجات جو میرے ذہن میں پیوست ہو چکے تھے یہاں بیان کر دیتا ہوں۔ اس نے کہا مسلمانوں اور شیعہ کے درمیان بنیادی اختلاف کلمہ کا ہے انہوں نے کلمہ طیبہ میں بھی تبدیلی کر دی ہے مسلمانوں کے نزدیک موجودہ قرآن پاک مکمل کتاب ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی نہ اس میں کسی آیت

میں نے باضابطہ طور پر علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے ہاتھ پر شیعہ مذہب چھوڑنے کا اعلان، لانڈھی کے ایک بڑے جلسہ کے اسٹیج پر کیا تھا

کا اضافہ اور نہ ہی کمی ہوئی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ قیامت تک قرآن پاک کے کسی حرف کو بھی تبدیل نہیں کیا جا سکے گا۔ یہ مقدس کتاب اسی حالت میں ہے جس حالت میں نبی آخر الزماں حضرت محمدؐ اپنی امت کے لیے چھوڑ کر گئے تھے۔ بخلاف دوسری آسمانی کتب اور صحائف کے کہ انہیں تبدیلی سے محفوظ نہ رکھا جا سکا۔ بلکہ بعد میں آنے والوں نے اپنی منشاء کے مطابق ان میں بتدیلی کر دی جب کہ قرآن پاک کی نسبت اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ

"ان نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون"

ترجمہ:....."ہم نے یہی ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں"

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ.....

"قرآن مجید کو جمع کرنے اور اس کی قرأت کی ذمہ داری ہماری ہے۔ جب ہم اس کی تلاوت کریں (تو اے نبیؐ) آپ بھی دہراتے جائیں پھر قرآن مجید کی تفسیر بھی ہماری ذمہ داری ہے"۔

ایک اور جگہ ارشاد پاک ہے۔ جس کا مفہوم ہے۔

"قرآن پاک ایسی کتاب ہے جس پر باطل اثر انداز نہیں ہو سکتا نہ سامنے آ کر نہ پیچھے چھپ کر، یہ اس ذات کا نازل کردہ ہے جو دانا اور تعریفوں کے لائق ہے"۔ اسی وجہ سے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک میں نہ تبدیلی کی گئی ہے اور نہ قیامت تک کوئی تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ یہ ہر لحاظ سے کامل و اکمل ہے اس میں کمی یا زیادتی کا کوئی احتمال نہیں ہے۔

جہاں تک شیعہ قوم کا تعلق ہے تو ان کے نزدیک قرآن مجید اصل شکل میں محفوظ نہیں بلکہ ان کے عقیدے کے مطابق اس کی بہت سی آیات میں تبدیلی کر دی گئی ہے

درحقیقت وہ قرآن و حدیث اور عقل و مشاہدہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ لوگ حق کو چھوڑ کر باطل کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔

چودہ سو سالہ تاریخ میں اسلام کا کوئی مفتی، کوئی عالم ایسا نہیں گزرا جس نے شیعہ مذہب کا مطالعہ کیا ہو اور اس کے پیروکاروں کو کافر نہ کہا ہو

میں نے کہا کہ ہم تو موجودہ قرآن کو مانتے ہیں اور پڑھتے ہیں بلکہ اس قرآن کو حفظ بھی کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں قاسم چوہدری نے کہا یہ بات شیعہ ذاکر اپنی قوم کو ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کو دھوکہ دینے کے لیے کہتے ہیں بلکہ ان کا یہ انکار تقیہ پر مبنی ہے۔ شیعہ کے جو مجتہد اس قرآن کو اصلی اور تحریف سے پاس ماننے کا اعلان کرتے ہیں۔ ان کے پاس اپنے موقف کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ شیعہ مذہب کی دو ہزار سے زائد روایات اس قرآن کے تحریف شدہ ہونے کے بارے میں ہیں ان کی سب سے معتبر کتاب "فصل الخطاب" جو نوری طبرسی کی تصنیف ہے۔ جس کی عظمت اور علمی فضیلت کا اعتراف موجودہ دور کے تمام شیعہ علمانے کیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے ایک مجتہد کلینی ہیں جس کا ان کے نزدیک وہی مقام و مرتبہ ہے جو مسلمانوں کے نزدیک امام بخاریؒ کا ہے۔ وہ اپنی کتاب "الکافی فی الاصول" میں حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ انہوں نے کہا" کہ وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے۔ اس کی سترہ ہزار آیات تھیں۔" جب کہ موجودہ قرآن کی آیات چھ ہزار سے کچھ اوپر ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شیعہ قوم کے نزدیک قرآن مجید کا ایک تہائی تو ہمارے پاس موجود ہے۔ جب کہ دو تہائی قرآن نعوذ باللہ ضائع ہو چکا ہے۔ ایک اور شیعی روایت سے بھی اس نظریے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اصول کافی میں ابو بصیر سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ......

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ کو ایک دروازے کی تعلیم دی کہ جس سے ہزار دروازے آپ پر کھلتے تھے۔ امام نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک ہزار دروازے کی تعلیم دی جن میں سے ہر ایک سے دو ہزار دروازے آپ پر کھلتے تھے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم بہت بڑا علم ہے"۔ امام صاحب نے ایک لمحہ کے لیے ہاتھ سے زمین کو کریدا پھر فرمایا بے شک یہ علم ہے اور وہ اس قدر نہیں جتنا تو نے خیال کیا۔ پھر آپ نے فرمایا ہمارے پاس جامعہ ہے اور مخالفین کو کیا علم کہ جامعہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں جامعہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے، وہ حضرت علی علیہ السلام کا لکھا ہوا ہے۔ اس جامعہ میں ہر حلال و حرام کی وضاحت کر دی ہے۔ اس میں ہر وہ چیز ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ خراش بدن کی دیت بھی اس میں ہے۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ مجھ پر مارا اور فرمایا کہ تو مجھے اجازت دیتا ہے؟ میں نے عرض کیا' میں آپ پر قربان ہو جاؤں میں تو آپ کے لیے ہوں۔ آپ کریں جو چاہیں پھر امام نے اپنے ہاتھ سے مجھے ٹٹولا اور فرمایا یہاں تک کہ اس کی دیت بھی اس میں ہے۔

میں نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم یہ علم ہے تو آپ نے فرمایا" بے شک یہ علم ہے۔ اور اس قدر نہیں جتنا تو نے خیال کیا پھر ایک لمحہ کے لیے خاموش رہے۔ اور فرمایا ہمارے پاس جفر ہے۔ اور مخالفین کو کیا خبر کہ جفر کیا ہے؟ ایک چمڑے کا صندوق ہے۔ جس میں نبیوں، وصیوں اور اسرائیل کے علماء کا علم ہے پھر فرمایا ہمارے پاس مصحف فاطمہؓ ہے اور مخالفین کو کیا خبر کہ مصحف فاطمہ کیا ہے؟ فرمایا وہ ایک مصحف ہے جو تمہارے قرآن کی مثل تین گنا ہے اللہ کی قسم اس میں

اگر کوئی شیعہ تحریف قرآن کا قائل نہیں تو وہ یقیناً تقیہ کر کے مسلمانوں کو دھوکا دے رہا ہے

اور قرآن مجید کا ایک بڑا حصہ حذف کر دیا گیا ہے ان کے نزدیک موجودہ قرآن اصلی قرآن نہیں ہے۔ یہ ہے وہ "بنیادی اور حقیقی اختلاف" جو مسلمانوں اور شیعہ کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اس لیے کوئی شخص قرآن مجید میں کمی یا زیادتی کا عقیدہ رکھے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن کا انکار دراصل اللہ کے رسول کا انکار ہے۔ تو شیعہ اس مسئلہ میں نہ صرف یہ کہ اہل سنت کے مخالف ہیں بلکہ

"میں امام جعفرؒ کے پاس گیا۔ میں نے کہا آپ پر قربان ہو جاؤں۔ میں آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں امام نے فرمایا" یہاں کوئی اور تو نہیں جو میری بات سنے؟ راوی کہتا ہے کہ امام حضرت جعفر نے وہ پردہ اٹھا کر دیکھا جو ان کے اور دوسرے کے درمیان تھا۔ پھر فرمایا جو تمہارے دل میں ہے بلا جھجک پوچھو۔ میں نے عرض کی "میں آپ پر قربان ہو جاؤں آپ کے شیعہ آپس میں گفتگو

تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں۔

قاسم چوہدری نے کہا قطع نظر باقی خرافات اور لایعنی امور کہ اس روایت میں یہ صراحت کی گئی ہے۔ کہ قرآن مجید تین چوتھائی حصہ غائب کر دیا گیا ہے۔ یعنی موجودہ قرآن اصلی قرآن کا چوتھائی حصہ ہے باقی تین حصے معاذ اللہ قرآن مجید سے صحابہ کرامؓ نے حذف کر دیئے ہیں۔

CamScanner

ان دو روایات کے بعد کسی کے لیے یہ گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کہے کہ شیعہ قوم قرآن مجید کو مکمل کتاب مانتی ہے۔ اگر کوئی شیعہ اپنے مذہب کو برحق بھی سمجھتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ وہ تحریف قرآن کا قائل نہیں تو وہ یقیناً تقیہ کر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں روایات شیعوں کی اس حدیث کی کتاب میں درج ہیں جس کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ یہ کتاب ان کے بارھویں مزعومہ غائب امام پر پیش کی گئی تھی۔ اور اس نے اس کتاب کی تصدیق کی تھی۔ اور اسے شیعوں کے لیے کافی و مکمل کتاب قرار دیا تھا۔ اس کتاب کے مصنف کا نام محمد بن یعقوب کلینی ہے اس کے متعلق شیعوں کا کہنا ہے کہ اس کے ان سفیروں کے ساتھ روابط تھے جو شیعہ عوام اور غار میں چھپے ہوئے بارہویں امام کے درمیان واسطہ کا کام دیتے تھے۔

دراصل قاسم کی یہ لمبی چوڑی تقریر ہی اس کے قتل کا سبب بنی تھی۔ اس کی یہ باتیں میرے دماغ کے پردہ پر آج بھی نقش ہیں اسکے بعد مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ بیداری کے بعد میں ہمت کر کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قاسم چوہدری کی بوری بند لاش کو سبزہ زار سے دریائے راوی کی طرف ایک ویران سڑک پر بڑی احتیاط کے ساتھ رکھ کر گھر آ گیا۔ اس دن کے بعد میں ذہنی طور پر شیعہ مذہب چھوڑ چکا تھا۔ لیکن اس کا اظہار مناسب نہیں سمجھتا تھا۔

میں نے اپنی زندگی میں جتنی قتل و غارت کی اس کے انجام کے خیال سے ہی میں لرز لرز جاتا تھا۔ میں نے اپنے عزیز و اقارب اور اپنے شہر سے قطع تعلقی کا فیصلہ کر کے کراچی میں سکونت اختیار کر لی۔ اپنا ماضی بالکل فراموش کر کے نئے نام اظہر سعید کے ساتھ زندگی کی گاڑی چلا رہا ہوں۔ میں نے باضابطہ طور پر علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے ہاتھ پر شیعہ مذہب چھوڑنے کا اعلان لانڈھی کے ایک بڑے جلسہ میں اسٹیج پر کیا تھا لیکن میرا ماضی کسی کو معلوم نہیں ہے۔ یہ راز قیامت کے دن ہی کھلے گا انشاء اللہ۔ والسلام۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ نمبر 42

لمحہ فکریہ:

ہمارا مقصد اس عبارت کے پیش کرنے سے یہ ہے کہ خوارزمی کے عقائد اور پھر اسے شیعہ علماء نے کس ڈھٹائی سے اہل سنت کا عالم بنا کر پیش کیا یہ بات واضح ہو جائے رہا یہ کہ حضور ﷺ کی صاحبزادیاں کتنی تھیں۔ ہم اس کی مفصل

خوارزمی نے وہی نظریات ذکر کیے جو اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین متنازع ہیں لیکن اس نے اہل تشیع کی نمائندگی کا حق ادا کر دیا ہے

بحث لکھ چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ ایک باپ کی اولاد بھی یکساں درجہ کی نہیں ہوتی۔ کچھ اسی طرح حضور ﷺ کی صاحبزادیوں میں سیدہ خاتون جنت افضل و اعلیٰ ہیں۔ دوسری درجہ میں ان سے کم ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہ وہ آپ کی صاحبزادیاں ہی نہیں تھیں۔ کتب شیعہ میں آپ کی چار صاحبزادیوں کا ثبوت موجود ہے مثلاً "ذبح عظیم" میں ہے کہ حسین وہ ہیں جس کے چچے جعفر طیار اور عقیل ہیں۔ اور خالائیں زینب اور ام کلثوم ہیں ان کے چچوں جیسے کسی کے چچے نہیں۔ ان کی خالاؤں جیسی کسی کی خالائیں نہیں۔ نجفی کا "ذوالنورین" کے بارے میں اپنا خیال ظاہر کرنا نری حماقت اور جہالت ہے۔ کیونکہ اس کا معنی ہے دو نوروں والا۔ اب حضرت علیؓ کو دو نور ملے ہیں۔ ایک فاطمہ زہرہ اور دوسرا اپنا نور ملا ہے۔ کیسی بے تکی سی بات ہے اپنا نور خود اپنے آپ کو ملے۔ کوئی شیعہ اپنی کسی کتاب میں ذوالنورین کا لقب حضرت علی المرتضیٰؓ کے لیے استعمال کردہ دکھا دے تو ہم مان جائیں گے کہ یہ لقب واقعی علی المرتضیٰؓ کا تھا۔ اور اگر نہ دکھا سکو۔ تو ہم تمہیں تمہاری کتابوں سے بھی لقب حضرت عثمانؓ کے لیے دکھاتے ہیں۔

منتخب التواریخ:

ترجمہ:...... یعنی پردہ نشین محترم ام کلثوم کہ جن کا نام آمنہ ہے رقیہ کے بعد حضرت عثمانؓ کے عقد میں آئیں۔ جس کی وجہ سے عثمان کو ذوالنورین کہتے ہیں۔

(منتخب التواریخ ص ۲۵ مطبوعہ تہران فصل پنجم ذکر اولاد آنحضرت مطبوعہ تہران ایران)

خلاصہ یہ کہ خوارزمی پکا شیعہ ہے۔ اور مناقب وغیرہ اس کی تصانیف اس کے مذہب کی آئینہ دار ہونے کی وجہ سے اہل سنت کی معتبر کتابیں ہرگز نہیں ہوسکتیں۔ اور ان کتب کی عبارات و روایات بیشتر موضوع اور من گھڑت ہیں جیسا کہ اہل تشیع کا وطیرہ ہے۔ اس لیے خوارزمی کی کسی کتاب کا حوالہ یا روایت ہم اہل سنت پر حجت اور دلیل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

(فاعتبر و ایا اولی الابصار)

کیا آپ چاہتے ہیں......؟

محترم مکرم جناب..........

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے ہم آپ کو "پیغام شہداء" ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام سلسلہ وار "نظام خلافت راشدہ" کی شکل میں آپ کے پاس موجود ہے اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں وہاں یہ نشان لگائیں۔

☆ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک

☆ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک

☆ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک

☆ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچرارز اور پروفیسروں تک

☆ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک

☆ ملک بھر کی سیاسی، مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کی فوٹو سٹیٹ کروا کر ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔

نظام خلافت راشدہ کا سالانہ ہدیہ فی کس -/500 روپے ہے آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہدا پہنچانا چاہتے ہیں؟

1 | 5 | 10 | 50 | 100

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے نظام خلافت راشدہ جاری کیا جائے گا۔

میں...........

پتہ..........

مبلغ............ روپے بذریعہ...........

دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ......... دستخط.........

رابطہ ایڈیٹر

نظام خلافت راشدہ

بخاری چوک قائم بازار سمندری

0306-7610468